خلد نشین نواب سکندر بیگم صاحبہ جی، سی، ایس، آئی فرمانروائے بھوپال اُن خواتین مین تھین جن کی زندگی تاریخ عالم نسوان کی زیب وزینت ہے اُن کے دوران حیات مین جو گوناگون انقلاب پیش آئے اور اُن مین اُنھون نے جس عزم، استقلال، فراست اور بیداری کا ثبوت دیا اور آخرالامر جیسی کامیابیان اُن کو حاصل ہوئین وہ اس بات کا بیّن ثبوت ہین کہ قادر مطلق کے فضل و انعام سے اُن کو کافی حصہ عطا ہوا تھا اور قدرت کو منظور تھا کہ اٹھارویں صدی عیسوی کی پرآشوب زمانہ اور ایک ایسے غیر متمدن ملک مین جہان آثار مدنیت کو مٹے ہوئے صدیان گذر چکی تھین اُن کے ہاتھوں سے عظیم الشان کام سر انجام پائین۔

اُن کی ذات مختلف النوع قابلیتون اور صفات کا مجموعہ تھی، وہ مدبر رئیس تھیں سپاہیانہ اور بہادرانہ حوصلہ رکھتی تھیں۔ مذہب کی پابند تھین، ساتھ ہی فراخ دل غیر متعصب تھیں۔ ہمدردی اور رحمدلی اگرچہ طبیعت ثانیہ تھی مگر سیاست کے وقت اِن جذبات سے کوئی اثر قبول نہ کرتی تھین۔ حُبِ وطن کا مقدس جذبہ اور اہل وطن کی ترقی کا خیال ہمیشہ اُن کے دل مین جاگزین رہتا تھا۔

وہ خود جنس ضعیف کی ایک فرد تھیں، اس لئے اپنی جنس کی صحیح عظمت مرکوز خاطر تھی۔ گھر کے باہر وہ ایک بارعب حکمران تھیں، گھر کے اندر ایک شفیق و کریم ربۃ البیت تھیں، اور اُن تمام خصوصیات سے ممتاز تھیں جو اس صنف ضعیف کا منشار خلقت ہیں۔

اگرچہ وہ خود عالم نہ تھیں مگر علم کی قدر دان تھیں اور باوجود عدیم الفرصتی اور فرائض حکومت کے وقت کا کچھ حصہ مطالعہ کتب کے لئے وقف تھا اور اُن کے مطالعہ میں مذہبی و اخلاقی کتابیں زیادہ رہتی تھیں، اُن کی تعلیمی زبان فارسی تھی جو اس عہد کے دفاتر کی عام زبان تھی۔ اس لئے اُنھوں نے بھی فارسی کی تعلیم حاصل کی تھی اور اس لٹریچر کے ساتھ خاص ذوق پیدا ہوگیا تھا اُن کے علمی ذوق اور مسٹر جوزف ڈوی کنگھم کی ترغیب نے اُن کو تاریخ بھوپال کی ترتیب وتدوین پر آمادہ کیا اور اگرچہ یہ کام چند قابل اشخاص کے ہاتھوں میں رہا لیکن اُن کے اصل مسودات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اُنھوں نے واقعات کی تحقیق اور حالات کی تنقید میں کس قدر محنت کی اور ایک مورخ کی حیثیت سے تاریخ نگاری کے فرض کو کس خوش اسلوبی سے انجام دیا چنانچہ اس کتاب کا ایک حصہ فارسی میں تاریخ سکندری کے نام سے شائع بھی ہوگیا تھا۔

حج کے بعد اُنھوں نے ایک سفرنامہ لکھا جو اردو میں شائع نہیں ہوا لیکن مسٹر ولیم ولبی اسبرن صاحب پولیٹکل ایجنٹ بھوپال کی خاتون محترم نے

مسوده سے انگریزی میں ترجمہ کر کے شایع کر دیا اُنہوں نے ملک کی تمدنی ترقی اور سیاسی و عدالتی اغراض کے لیئے قوانین نافذ کیئے اور اپنی ریاست کو جہاں پہلے کسی قانون اور ضابطہ کا نشان تک نہ تھا ایک حد تک آئینی و قانونی حکومت بنا دیا، اس مسئلہ میں اُن کا قانون ناظمی ایک مشہور قانون ہے۔ مگر سب سے پہلے اُنہوں نے خود اپنے اور اپنے آیندہ جانشینوں کے لیئے ایک قانون یا مجموعۂ اصول حکمرانی مرتب کیا۔

۱۲۶۳ھ مطابق ~~۱۸۴۷ء~~ ۱۹۴۷ء میں جب وہ اور میاں فوجدار محمد خاں دونوں مکرر خلدمکان نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ مرحوم و مغفور کے ریجنٹ کی حیثیت سے بالاشتراک حکومت کرتے تھے "آئین سکندری" کی تدوین کی اور جب وہ اپنی مسلمہ قابلیتوں کے امتحان کے بعد بلاشرکت غیرے ریجنٹ ہوئیں اور اُن کے بعد پھر استحقاقاً فرماں روا سے ملک تسلیم کی گئیں تو دم واپسین تک وہ اسی آئین پر کاربند رہیں۔ مجھے بے انتہا افسوس ہے کہ یہ مجموعہ غیر مکمل دستیاب ہوا اور باوجود تلاش و سعی بلیغ اس کے مسودات بھی نہ ملے پھر اس کی تصحیح میں بڑی دقتیں پیش آئیں۔ کیونکہ مبیضہ نہایت غلط لکھا ہوا تھا۔

بہر حال یہ ایک بیش قیمت چیز ہے اور اُس خاتون معظم کی یادگار ہے جس نے اپنے ملک اور وارثوں کے لئے نہایت سخت محنتیں کیں، اس لیئے میں اُس تعظیم و تشکر کے اظہار میں جو میرے دل میں اپنی جلیل الشان مورثہ اور جدہ معظمہ کی

نسبت ہے اس ناتمام کتاب کو جس حالت میں مجھے ملی ہے شائع کرتی ہوں۔

خدائے تعالیٰ نے چاہا تو عنقریب اُن کی مکمل و جامع سیر بھی شایع ہو کر ملک کے ہاتھوں میں پہونچے گی، جس کو نور العین نواب بریگیڈر جنرل حاجی حافظ محمد عبید اللہ خاں صاحب بہادر سی، ایس، آئی، آنریری کرنل افواج برطانیہ و کمانڈر انچیف افواج بھوپال نے بڑی محنت و کوشش اور تحقیق و تنقید کے ساتھ تالیف کیا ہے، اور وہ میرے اس اجمال کی تفصیل ہوگی جس کا سطور بالا میں مختصر تذکرہ ہے۔

مجھے امید ہے کہ جہاں سرکار خلد نشین کے اخلاف اور جانشین اس مجموعہ کو غور سے دیکھیں گے، وہاں اس ریاست کے عہدہ دار اور عمال بھی مستفید ہوں گے۔

آخر میں اس مجموعہ کے ناظرین کو اس طرف بھی توجہ دلانا ضرور ہے کہ اس مجموعہ کو ادبی حیثیت اور لٹریچر کے اس بلند معیار پر نہیں دیکھنا چاہئے کیونکہ یہ اس عہد کی دفتری زبان ہے۔ نقل و کتابت میں بھی کچھ نصرف ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ مجموعہ صرف اس نظر سے پڑھنے کے لائق ہے ؎

مشو مفتونِ صورت فیضِ معنی خواہ از سیرت ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ کہ می گوید بہ او منگر، چہ می گوید بہ او بنگر

اسی طرح بعض امور اس زمانہ کے مصالح اور حالات کے اقتضا پر مبنی ہیں اور موجودہ زمانہ میں ناقابل توجہ ہیں لیکن اُن کی اہمیت اور شان میں جو اس زمانہ کے لحاظ سے ہے۔ کچھ کمی نہیں ہوتی اور قدیم تاریخی دور کے اسرار معلوم ہوتے ہیں لہذا وہ بھی بجنسہ قایم رکھے گئے ہیں۔

چونکہ اس زمانہ میں فارسی زبان سے بالکل اجنبیت اور بیگانگی ہوتی جارہی ہے
اس لئے میں نے یہ بھی مناسب سمجھا کہ ساتھ ہی ساتھ اس کا ترجمہ بھی شایع کیا جائے
چنانچہ دفتر تاریخ کے ایک اہلکار منشی محمد عبدالوحید نے اس کا ترجمہ کیا اور اصل متن
کی تصحیح اور ترجمہ پر نظر ثانی مولوی محمد عبدالرزاق صاحب منتظم تاریخ نے کی ہے۔

اس کتاب میں جن مضامین پر بحث کی گئی وہ حسب ذیل ہیں۔

(الف) فرماں رواکے فرائض

(۱) عدل وانصاف، سیاست، خبروں کی تنقید۔
(۲) فیصلہ مقدمات میں غور وفکر، مستقل مزاجی
(۳) عمال کی نگرانی، اورتعمیل احکام
(۴) خلوص عمل، عبادت، توکل الی اللہ، اخلاقی جرأت۔
(۵) خودداری، خوداعتمادی، وقت کی قدروقیمت، باقاعدہ محنت
(۶) فوج اورقلعوں کی نگرانی۔
(۷) جانشینان ریاست کی تعلیم وتربیت۔
(۸) اخوان ریاست سے حسن مراعات، حقوق وراثت کا تحفظ، مسئلہ جانشینی
ضبطی جاگیر تہنیت وتعزیت۔

ب) عمال کی نگرانی

(۱) اعلیٰ عہدہ داران کا طرز عمل، فرائض و قانون کی پابندی

(۲) ماتحت نوازی کے طریقے۔

(۳) ملازمان ادنیٰ سے کام لینے کے اصول، خدمات کا صلہ

ج) مخلوق الٰہی کا تحفظ

(۱) حقوق العباد کا خیال، مظالم کا انسداد۔

(۲) خیرات کا مصرف، اور مستحقین خیرات

د) متفرقات

(۱) مذاق علمی، مطالعہ کتب، آثار قدیمہ کی تحقیقات، طیور و حیوانات کی پرورش زراعت، تجارت، عمارات، باغات اور دیگر امور نافعہ۔

بظاہر یہ چند عنوان جو بلا تسلسل ہیں، لیکن اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو سیاست اور حکمت عملی کے یہ مستقل ابواب ہیں جن سے کوئی شخص بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

یہ قانون در اصل نصائح کا ایک زرین مجموعہ اور اُن کے اصول حکمرانی کا

ایک مجلے آئینہ اور اُن کے اخلاق فاضلہ کا ایک دلکش مرقع ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہون نے علم اخلاق کا کس قدر وسیع مطالعہ کیا تھا اور فلسفۂ حکومت کو کس دقیق النظری سے دیکھا تھا۔ خداوند کریم اُن کے جانشینون کو اس قانون پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرماے۔ آمین۔

(قصر سلطانی) سلطان جہان بیگم

آئینِ سکندری

سیاست مدن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حضرت رب العالمین و نعمت سید المرسلین کہ تبئین آن کما حقہ امکان ہیچ حرف آفرین نیست بر ضمیر صیرفیان سخن و جوہر شناسان این فن منکشف می سازد کہ اکثر رئیسان بھوپال بسبب کم فرصتی از جدال و قتال رئیسان گرد و پیش و اقربایان کوتاہ اندیش نظم و نسق و رتق و فتق مہمات ریاست و احکام امور ملکی و مالی را بہ قید و صلاح آئین و دستور بر یک طرز کار فرمائی نشد پس درین صورت بند و بست ملک بر یک آئین و روش از عرصہ کثیر چنانکہ باید بوقوع نیامد۔ لہذا اے ناقص با اقتضای آن کرد کہ اگر بند و بست این ملک بر آئین و قاعدہ بر یک طریق بہ رشتہ شیرازہ بہ ہیئت مجموعی بستہ آید باصلاح اقرب است کہ بہ مستفیضان این فن منفعت کلی خواہد رسید۔ و انشاء اللہ تعالیٰ یقین است کہ تدبیر خام و کار ناتمام ہم بوقوع نخواہد انجامید۔ و سنہ یک ہزار و دو صد و شصت ہجری

مطابق یک ہزار دو صد و چہل و چہار فصلی ترکیب و ترتیب داده
آئین سکندری تام نهادم امید از دانش وران عالی فطرت آنست
که عیب و خطا را از اصلاح نیک دریغ نه فرمایند و بالله التوفیق
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ و دیگری فرماید وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ۔

باب اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصیحت۔ خداوندِ ملک را واجب است
که هر آں وقت که حادثه رو دهد و موجب
تشویش خاطر باشد، شباں گاہے
که خلق آرام گیرند استعانت به درگاہ حق
سبحانه تعالیٰ برد۔ و به دعاے زاری
قوت و نصرت خواهد پس آنگاه به زیارت
بقاع شریفه رفتن و از روان پاکان مدد
جستن پس آنگاه در حقِ ضعیفان و مسکینان
نظر کردن و تنے چند از زندانیان رهانیدن
و نیت خیرات کردن و لشکریان و حواشی
و سائر بندگان را نوازش فرمودن و به وعده
خیر امیدوار گردانیدن۔ و از روے عقل

فرماں روا پر واجب ہے کہ جب کوئی حادثہ
پیش آے اور دلی پریشانی کا باعث ہو تو
رات کے وقت جب کہ ساری خدائی
آرام سے سوتی ہے (وہ اُٹھے) اور حق
سبحانہ تعالیٰ سے مدد چاہے اور رقت آمیز
دعا کے ذریعہ طاقت و نصرت کا طالب ہو
اُس کے بعد مزارات مقدسہ کی زیارت کو جائے
اور بزرگان دین کی روح سے مدد چاہے
پھر ضعیفوں اور مسکینوں کے حال پر غور کرے
کچھ قیدی چھوڑے اور خیرات کی نیت کرے
سپاہی خدام اور جملہ نوکروں کے ساتھ نوازش
فرماے اور ان کو آیندہ کی بھلائی کی امید دلاے اور عقلمند

با مشاورت دوستان ہمدرد و یکدل
در دفع آن حادثہ سعی نمودن پس چون
مراد بر آید شکر فضل خداے تعالیٰ گفتن واز
قدرت و کفایت خویش ناد انستن۔
پس آنگاہ بہ نذرہا کہ کردہ وفا نمودن
شکرانہ مزید بجا آوردن تا نوبت دیگر چون
واقعہ پیدا گردد دلہا بجانب دے
مائل باشند چنانچہ نصیحت سعدی بہ گوش
دل شنود و بہ صدق بکار بندد کہ بہ توفیق
حق سبحانہ تعالیٰ مرادش حاصل باشد
باش و پسر زندہ بہ عافیت و دنیا و آخرت
بر مراد۔ واللہ رؤف بالعباد

نصیحت۔ خداوند ملک را لازم کہ
چون شب در آید لباس امرائی بدر کردہ
خرقہ درویشی در پوشیدہ بہ درگاہ حق سبحانہ
تعالیٰ سر طاعت بر زمین ذلت مالد و نالد و
بگوید یارب المالک ملک تست و بندہ

اور رازدار دوستوں کے مشورہ سے اس حادثہ کو
دفعیہ کی کوشش کرے۔ اسکے بعد جب مراد پوری
ہو جاے تو خدا کے فضل کا شکریہ ادا کرے
اور اُس کو اپنی قدرت اور کارسازی کا نتیجہ نہ سمجھے۔
اور جو نذریں مانی ہیں اون کو پورا کرے اور مزید
شکریہ ادا کرے تاکہ آیندہ اس قسم کا واقعہ
پیش آے تو اُس کی طرف لوگوں کے دل مائل ہوں
شیخ سعدی شیرازی کی نصیحت بھی گوش دل سے
سنے اور سچائی کے ساتھ اس پر کاربند ہو کہ حق
سبحانہ تعالیٰ کی توفیق سے اُس کی مراد حاصل ہو
اور وہ خود اور اُس کی اولاد آرام سے رہے اور دنیا
اور آخرت میں کامیابی ہو۔ واللہ رؤف بالعباد
فرمانروا پر لازم ہے کہ جب رات ہو جاے
امیرانہ لباس اُتار کر خرقہ درویشی پہنے
اور حق سبحانہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انتہائی
عاجزی سے سر جھکا کر عرض کرے۔
اے میرے رب! مالک ملک تو ہے اور میں تیرا غلام ہوں

بندۂ تو ملک بہ زور بازو و زخم شمشیر من
حاصل نشدہ تو بخشندہ و ہم تو خداوند
قوت و نصرتی"

موعظہ۔ علما و ائمہ دین را حرمت دار
و بالا دست مردمان نشان و بہ استصواب
رای ایشان حکم ران تا سلطنت مطیع شرع
باشد نہ شریعت در ذیل سلطنت

پند۔ عمارت جسر و مسجد و خانقاہ و
چاہات بر سر راہ از حسنات امور مملکت داند

تنبیہ۔ قومی کہ بہ طاعت حق مشغول است
ہمت بجانب ایشان مصروف دارد
و توفیق خدمت ایشان را فرصت شمارد
کہ ہمت پارسایان دولت و ملک را حمایت کنند
پادشاہان کہ مشفق درویشند نگہبان دولت و
ملک خویشند۔ بہ حکم آن کہ عدل و رافت
خداوند مملکت موجب امن و استقامت
رعیت است و عمارات و زراعت

یہ ملک میرے زور بازو اور تلوار کی کاٹ سے
حاصل نہیں ہوا ہے تو ہی داتا ہے اور تو ہی
قوت و نصرت دینے والا ہے۔

علمائے اور ائمہ دین کا احترام رکھے اور عوام
ان کو بالاتر سمجھائے اور ان کی رائے سے فائدہ
اٹھا کر حکم جاری کرے تا کہ سلطنت شریعت کی تابع ہو
نہ کہ شریعت سلطنت کے دامن میں پناہ لے۔

پل، مسجد، خانقاہ، اور کنوئیں راستے پر
بنانا حکومت کے عظیم الشان کام سمجھے،

جو گروہ خدا کی اطاعت میں مشغول ہے
اُن کی جانب اپنی توجہ رکھے اور
اُن کی خدمت کو غنیمت سمجھے کیونکہ
درویشوں کی توجہ سلطنت کی حامی ہوتی ہے
جو بادشاہ کہ درویشوں کے دوست ہیں وہ
حقیقت میں اپنی دولت اور ملک کے نگہبان ہیں
کیونکہ بادشاہوں کا عدل اور ان کی مہربانی رعیت کو
امن و استقامت کا سبب ہیں اور ملک کی آبادی و معمورا

بیش اتفاق افتد و نام نیکو و آوازۂ ارزانی
بہ اقصائے عالم رود و بازارگان و مسافران
رغبت نمایند۔ و قماش و غلہ و متاع دیگر
بیاورند۔ پس مملکت آبادان شود و خزائن
معمور۔ و لشکریان و حواشی فراخ دست،
و نعمت دنیا حاصل، و ثواب عقبیٰ واصل
و آنکہ طریق ظلم در زد بخلاف ایں فرد

خطا ہیں کہ از دستِ ظالم برفت
جہاں ماند و او بر مظالم برفت

از سیرت بادشاہان یکے آنکہ بہ شب
بہ درِ حق گدائی کنند و بہ روز بر سرِ خلق
بادشاہی

حکایت۔ یکے از خلفا بہلول را گفت
"مرا نصیحتے کن" گفت "از دنیا بہ آخرت
چیزے نتواں برد۔ مگر ثواب و عقاب۔
اکنوں در ایں ہر دو مخیّری"

نصیحت۔ صاحبِ دولت و فرماں را

اور نیک نامی اور ملک کی ارزانی کی شہرت
اطراف عالم میں پھیل جاتی ہے اور سوداگران
اور مسافروں کو رغبت پیدا ہوتی ہے کہ اس ملک میں سامان غلہ
اور طرح طرح کا مال لاویں جس سے ملک آباد اور خزانہ
معمور ہوتا ہے اور خادم مرفہ الحال ہو جاتے ہیں
اور دنیا کی نعمت اور عقبیٰ کا ثواب ملتا ہے،
اور جو ظالمانہ طریقہ اختیار کرتا ہے اسکا انجام اس بیت کے مضمون کے مانند ہوتا ہے

خطا ہیں کہ از دست ظالم برفت
جہاں ماند و او بر مظالم برفت

بادشاہوں کے عادت میں سے ایک یہی ہے کہ رات کو
خدا کے دروازہ پر جا کر بھیک مانگتے ہیں اور دن کو مخلوق پر
بادشاہی کرتے ہیں۔

کسی خلیفہ (مسلمان فرمانروا) نے بہلول (ایک دیوانہ فقیر) سے کہا
کہ مجھ کو کوئی نصیحت کیجئے کہا دنیا سے آخرت میں کوئی چیز
نہیں لے جا سکتے ہیں مگر ثواب اور عذاب
اب ان دونوں میں سے جسے چاہو پسند کر لو۔
فرمان روا پر واجب ہے کہ

در ملک و بقاے او خداوند تعالے
را ہمہ وقت تامل کردن واز دورِ زمان
اندیشیدن واز انتقال ملک از حق
بناحق نظر کردن و بر این پنجروزہ
ملک و مہلتِ دنیا دل نہ نہد و بہ جاہ
عاریتی مغرور نہ گردد

تنبیہ۔ فرداے قیامت ہمہ کس بترسند
مگر آن کس کہ امروز از خدا ترسیدہ
و آزار دلِ مردمان بے آزار نجستہ۔

تنبیہ۔ تو بر جاے آنہا ہستی کہ رفتند
و کسانے کہ خواہند آمد۔ پس وجود
میان دو عدم اعتماد را نشاید۔ **قطعہ**

شہے کہ پاسِ رعیت نگاہ میدارد
حلال باد خراجش کہ مزدِ چوپانیست
وگرنہ راعیِ خلقست زہر مارش باد
کہ ہرچہ میخورد از جزیۂ مسلمانیست

صاحب فرمان را لازم کہ از تیز آہ ،

ملک اور اُسکے بقا کے لئے ہردم خدا پر نظر رکھے
اور گردش زمانہ پر غور کرتا رہے۔ اور اُسپر بھی
لحاظ رکھے کہ بلا سبب کسی کی جاگیر
دوسرے کے قبضہ میں نہ چلی جائے۔ اور
دنیا کی پنجروزہ حکومت اور اس کی مہلت پر فریفتہ
نہ ہو اور اس مستعار عزت پر مغرور نہ ہو۔

قیامت کے دن سب خوف زدہ ہوں گے
اس کو کچھ خوف نہ ہوگا جو آج خدا سے ڈرا
اور جس نے غریب آدمیوں کے دلوں کو نہیں ستایا۔

تو اُن لوگوں کا جانشین ہے۔ جو چلے گئے اور جو اُنکے بعد
آئینگے لہذا دو عدم کے مابین جو وجود ہو وہ قابل
اعتماد نہیں۔

جو بادشاہ رعیت کا خیال رکھتا ہے اُسکو ملک کا
خراج حلال ہے کیونکہ خراج گلہ بانی کی مزدوری ہے
اور اگر بادشاہ مخلوق کا محافظ نہیں ہے تو اسکا خراج سانپ کا زہر ہو کیونکہ
جو کچھ وہ کھاتا پیتا ہے گویا مسلمانوں سے جزیہ لیکر صرف کرتا ہے

صاحب فرماں روا پر لازم ہے کہ جس طرح مردوں کے تیز

دل زنان یعنی از سوز سینه سوخته
ایشان چنان بترسد که از تیزهٔ
مردان۔

موعظه۔ تا توانند به طریقے که میسر شود
از معصیت پرهیزد و اگر عیاذاً بالله قضا
رفت و خطا آمد از پے آن به خیر و صدقات
کوشد که خدائے تعالیٰ عفو کند۔

پند۔ شکر بزرگان آنست که بر خُردان
بخشایند و همت عالی آنکه بر مال مسکینان
دست نیالایند

تربیت۔ چون دست یابی آن کن
که اگر برگردد تحمل مثل آن توانی کرد۔

تنبیه۔ آزار دل ضعیفان مهمل نگیرد که موران
به اتفاق شیر را عاجز کنند و پشه‌ها
پیل را از پا در اندازند۔

صاحب فرمان را لازم که بامداد برخاسته
بعد از اداے فریضهٔ حق و شکر و سپاس

ویسے ہی عورتوں کے تیر سے ڈرے۔ یہ تیر
ان کی دل کی وہ ہائے ہے جو جلے ہوئے
سینہ سے نکلتی ہے۔

جب تک ہو سکے اور جس طریق سے میسر ہو
معصیت سے بچتا رہے اور اگر خدانخواستہ
گناہ سرزد ہو جائے تو پھر اسکے بعد صدقات میں
کوشش کرے ممکن ہو کہ خداوند تعالیٰ معاف فرما دے

بزرگوں کی شکرگذاری یہ ہے کہ چھوٹوں پر
مہربانی کریں اور بلند ہمتی یہ ہے کہ مسکینوں کے مال میں
ہاتھ نہ ڈالیں۔

جب تجھکو قدرت ہو تو اس کا اس طرح استعمال کر
کہ اگر زمانہ پلٹ جائے تو تو بھی ویسا ہی تحمل کر سکے

کمزوروں کی دل آزاری خالی نہیں جاتی ہے کیونکہ چیونٹیاں
اتفاق سے شیر کو عاجز کر دیتی ہیں اور بہت سے
مچھر ملکر ہاتھی کو پچھاڑ دیتے ہیں۔

صاحب فرمان کو علی الصباح اٹھنا چاہئے
اور دوگانہ صبح ادا اور ادائے شکر و سپاس کے بعد

حضرت رب العالمین امن و استقامت
خلق از خداے عز و جل در خواستے و گفتے
یارب عهدهٔ کار عظیم بدست بندهٔ ضعیف
فرمودی و از جهد و کفالت من کارے
بر نیاید، بہ آبروے مرداں درگاہت و
بصدق معاملہ راستاں توفیق عدل
و انصافم دہ و از جور عدوان پرہیزم
و مرا از شر خلق و خلق را از شر من
نگاہ دار۔ و روزے مکن کہ دل بیگناہے
از من بیازارد۔ و نفرین مظلومے از
عقب من باشد۔
تنبیہ۔ عامل مردم آزار را حکم و عمل ندہد
کہ دعاے بد تنہا نہ بروے کنند۔
تنبیہ۔ از جملہ حقوق صاحب فرمان ماضی
(بہ وارث) یکے آنست کہ دوستان
و محبان پدر را حرمت دارد و ضائع نگذارد
نصیحت۔ حالے کہ نخواہد برا فتد با خواص

اوس کو لازم ہے کہ خداوند جل شانہ سے امن اور استقامت
خلق (یعنی رعیت بغاوت نہ کریں) کی دعا مانگو اور یوں عرض کرے
کہ خداوند تو نے مجھ ضعیف کی ذمہ عظیم الشان کام لگایا ہے
اور حقیقت یہ ہے کہ میری سعی اور کفالت سے کچھ بھی نہیں ہوتا
اب اپنے نیک بندوں اور سچے لوگوں کے معاملات کے
طفیل میں مجھے انصاف کی توفیق دے۔ ظلم
و ستم سے بچا۔ مجھے لوگوں کے شر سے
محفوظ رکھ۔ اور میرے شر سے مخلوق کو پناہ دے
اور میری زندگی کا کوئی ایسا دن نہ آئے
کہ میں کسی بے گناہ کو ستاؤں اور مظلوم کی ملامت
مجھ پر پڑتی رہے۔
مردم آزار عامل (حاکم با اختیار) کو حکومت نہ دی جائے کیونکہ
بری دعاؤں میں (صاحب فرمان) بھی شریک کیا جاتا ہے
رئیس سابق کو وارث پر ایک حق یہ بھی ہے کہ اپنے
باپ کے دوستوں کا ادب کرے اور اُن کو
بربادی سے بچائے۔
جس حال کو تم پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو خواص سے بھی

ہم نگوید اہر چند دوستان مخلص باشند کہ آن
دوست را ہمچنان دوستان باشند با چون قیاس مسلسل
پیند ہمہ حال با دوستان نہ گوید کہ
دوستی ہمہ وقت نماند۔

ترہیب روی از حکایت ارباب مہمات در ہم
نہ کشد و بہ لطف با ہمہ کس بگوید و بہ رغبت بشنود
کہ صاحب فرمان را تحمل فرمان بران باید کرد
تا مصلحتی کہ دارند فوت نشود

باید کہ مراد ہمہ جوید و حاجات ہمہ کس بہ حسب مصلحت
وی بر آرد کہ حاکم را ترش روئی نشاید۔

تنبیہ اہل قلم را از عمل بہ عمل و از جای بجائی
فرستد تا اگر تغلیطے کند پنہان نماند

پند۔ تبرک و پیشکش و تحفہ و نوباوہ کہ پیش صاحب
فرمان برند مروت آنست کہ برغبت
قبول کند و شکریہ گوید و بہ حسب توقع
آورندہ بہ نیکی پاداش کند و در ارسال
ہدایا تعجیل بکند و تاخیر روا ندارد۔

نہ کہنا چاہئے اگرچہ یہ خالص دوست ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ اس
دوست کے بھی دوست ہوں اسطرح یہ سلسلہ غیر تمناہی ہے
تمام حالات دوستوں سے نہ کہنا چاہئے
کیونکہ دوستی دوامی نہیں ہوا کرتی ہے

جو لوگ مشکلات میں مبتلا ہیں انکے حالات سن لینا چاہئے اغماض
مناسب نہیں اور سب کے ساتھ مہربانی سے بات چیت کیجائے
اور دلی ذوق سے گفتگو سنے کیونکہ رئیس کیلئے فرمانبرداروں کے
ساتھ تحمل کرنا ضروری ہے تاکہ مقصد فوت نہ ہو۔

رئیس کو سب کی حاجت روائی ان کی منشا کے مطابق کرنا چاہئے
کیونکہ حکمران کے لئے ترش روئی جائز نہیں ہے۔

اہل قلم کو ایک کام سے دوسرے کام پر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پر تبدیل
کرنا چاہئے اسطرح کرنے سے ان کی غلطیاں نہیں رہتی ہیں۔

فرمانروا کے سامنے جو تبرک اور میوے اور پھولوں کی ڈالیاں پیش کیجائیں
بمقتضائے مروت ان کو دلی رغبت سے قبول کرنا چاہئے اور پیش کنندہ
کی امید کے مطابق شکریہ کے ساتھ اس کا معاوضہ کیا جائے
اور تحف و ہدایا کے بھیجنے میں تاخیر نہ کرے
بلکہ جلد سے جلد بھیجدیا جائے۔

حکمت - در چشم غریباں روا باشد
بادشاہ را شوکت و ہیبت نمودن،
اما در خلوت با خاصان کشادہ روئی اولیٰ تر

باہر والوں کے سامنے بادشاہ کو شان و
شوکت کا اظہار کرنا چاہیئے لیکن خواص کی تنہا
خلوت میں کشادہ روئی برتنا چاہیئے۔

ترہیبت - دو کس را کہ باہم اُلفتے زیادہ
نباشد در عمل انباز گردانند تا با خیانت ہم
نہ سازند

ایسے دو آدمیوں کو جن میں زیادہ میل نہ ہو
کام میں شریک کرنا چاہیئے تاکہ خیانت
کرنے میں سازش نہ کریں۔

تنبیہ - بندہ را کہ بہ گناہ شنیع از نظر براند
حق خدمت دیرینش فراموش نہ کند۔

جس نوکر کو کسی فعل بد کے باعث نظری کیا جائے
اُس کی قدیمانہ خدمت کو فراموش نہ کرنا چاہیئے

پند - صد عیب و خطا بہ یکے از خدمتگاران
روا باشد بہ عزت آبا و اجداد او عفو کردن

ایک خدمت گار کے سو قصوروں کو اُسکے
بزرگوں کے طفیل میں معاف کر دینا جائز ہے۔

ترہیبت - پروردۂ نعمت را چوں بہ
جرمے کہ مستوجب ہلاک است خون
بریزد اہل و عیالش را معطل نگذارد

ایسا شخص جس کی حکومت نے پرورش کی ہو
جب کسی جرم میں قتل کیا جائے تو اُس کے
اہل و عیال کی پرورش کی جائے۔

پند - لشکریاں کہ در جنگ عدو کشتہ شوند
برگ و اسباب معاش بر فرزندان متعلقان او
دریغ ندارد۔

سپاہی جو غنیم کے مقابلہ میں مارے جائیں
اُن کی اولاد کے ساتھ سامان معاش میں
دریغ نہ کرنا چاہیئے۔

تنبیہ - چندانکہ تواند با شہری و غریب

البتہ در امکان اہل شہر و مسافر اور

با خاص و عام رفق و تواضع کند که
منصب به سزاواران شاید
در دل و چشم خلائق جا کرده شیرین گردد

حکمت۔ خداوند فرمان چون خواهد که
خطائے بخشد از عنایت فرا نماید در
لباس معاتبت تا بزرگان بفراست
معلوم به شفاعت در آیند پس آنگه
به عهد و توبه و صلاحیت گناهش
عفو کنند ۔

اور خاص و عام کے ساتھ نرمی و تواضع کرنا منصب
ریاست کے لئے مضر نہیں ہے بلکہ یہ طرز عمل
فرمانروا کو خلائق کی نظر میں محبوب بنا دیتا ہے۔

فرمانروا جب کسی کی خطا معاف کرنا چاہے تو
عتاب کی صورت میں اپنی عنایت ظاہر کرے
تاکہ سمجھدار اصحاب اُس کی سفارش کریں۔
اُس وقت خطاوار سے عہد لیکر اور توبہ کرا کے
اُس کا گناہ معاف کرے۔

پند۔ خداوندان شوکت را
بزندان فرستند حرمت و عزت و
ماکول و ملبوس و مشروب و منکوح
و ندیم و اسباب معاش او را مهیا دارد
یعنی همت همین است که الدهرُ
یومان یومٌ لک و یومٌ علیک

نصیحت۔ از جمله حسن تدبیر اصحاب
فرمان یکے آن است که با خصم قوی

جب بڑے آدمیوں کو قید میں بھیجے تو اُس کی
حرمت، عزت، کھانے پینے بی بی و مصاحب
وغیرہ کا خیال رکھے اور اسباب معاش اُسکے لئے
مہیا کر دے کیونکہ اسی کا نام ہمت ہے۔ مطابق
اس مثل کے "زمانہ میں دو دن ہوتے ہیں ایک
جسمیں تم حکومت کررہے ہو۔ دوسرا وہ جسمیں تمپر حکومت کیجائیگی"

بہترین تدبیروں میں صاحب فرمان کیواسطے ایک
یہی ہے کہ زبردست دشمن سے نہ اُلجھے

در نپیچد و بر دشمن ضعیف جور نکند
که پنجه با غالب انداختن نه مصلحت و پنجه
مغلوب شکستن نه مروت۔

فائده۔ دوستان را آزردن مراد
دشمنان برآوردن است

فائده۔ بر ظلم صریح از خاصگیان تن
زدن، عامیان را گردن زدن است

تنبیه۔ حاکم عادل دیوار مستحکم است
چون میل کند رو به خرابی دارد۔

موعظه۔ اول نصیحت نزدیکان گفته اند
آنگه ملامت دوران تا به گفتار خود عمل
نه کنی در دیگران اثر نه کند۔

حکمت۔ سلطان خردمند رعیت
نیازارد تا چون دشمن بیرونی زحمت دهد
از دشمن اندرونی ایمن باشد۔

فائده۔ دین نگاه داشتن نتوان الا به علم
و ملک را جز به حلم۔

اور نہ کمزور دشمن پر ظلم کرے کیونکہ زبردست
پنجہ لڑانا خلاف مصلحت اور کمزور کا پنجہ توڑنا
خلاف مروت ہے۔

دوستوں کا ستانا گویا دشمنوں کی
دلی مراد پورا کرنا ہے۔

خواص کے ظلم پر سکوت کرنا عوام کی گردن
مارنا ہے۔

منصف حاکم ایک مضبوط دیوار کے مشابہ ہے
جب ٹیڑھی ہو جائے گی تو خرابی لائے گی۔

پہلے پاس والوں کو نصیحت کرنا چاہیے پھر دور
والوں کو ملامت کیونکہ جب تک اپنا قول
و فعل درست نہ ہو دوسرے پر اسکا اثر نہیں پڑیگا

عقلمند بادشاہ رعیت کو نہیں ستاتا ہے۔
اور اس میں یہ حکمت ہے کہ جب بیرونی دشمن سے
تکلیف پہونچے تو اندرونی دشمن سے حفاظت رہے

مذہب کی حفاظت علم سے اور سلطنت کی
حلم سے حفاظت ہو سکتی ہے۔

پند۔ عفو از گناہ کسے کند کہ دعائے خیر همہ را گوید۔

حکایت۔ عالمے راست کار در پیش اسکندر بہ حجت زبان آوری میکرد اسکندر گفت "از من نمی ترسی"؟ گفت "چرا ترسم ہر کہ راستی کند از خدا نترسد و ترس بندہ از خیانت یا از ظلم خداوند گار است و من از این ہر دو ایمن"۔

حکایت۔ ہارون رشید یکے از متعلقان دیوان را بہ دینارے خیانت معزول کرد طائفہ بزرگان پس از چند روز شفاعت کردند کہ "بدین قدر خیانت بندگان را از خدمت درگاہ محروم نگردانند" گفت "غرض مقدار نیست آنکہ مالِ من برد خون رعیت بریزد۔

پند۔ این کہ گویند کلام الملوک ملوک الکلام اعتماد را نشاید۔ سخن اندیشیدہ گوئی و معنی دار

ایسے شخص کا قصور معاف کر دینا چاہیے کہ جو خلائق کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے۔

ایک راست باز عاقل اسکندر یونانی کے سامنے دلیل اور حجت کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا اسکندر نے کہا تو مجھ سے نہیں ڈرتا! اوس نے جواب دیا کہ ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جو شخص سچائی سے کام کرتا ہے وہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا اور نوکر دو باتوں سے ڈرتا ہے یا تو خود اُس نے خیانت کی ہو یا اُس کا آقا ظالم ہو۔ اور میں اِن دونوں سے محفوظ ہوں۔

خلیفہ ہارون رشید نے دفتر کے ایک ملازم کو ایک دینار کی خیانت پر معزول کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد بڑے لوگوں نے اُس کی خلیفہ سے سفارش کی کہ اتنی تھوڑی خیانت پر ملازم کو خدمت دربار سے محروم نہ کرنا چاہیے۔ خلیفہ نے جواب دیا کہ رقم کی مقدار سے مطلب نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جو میرا مال چُراتا ہے وہ رعایا کو قتل کرتا ہے۔

یہ ضرب المثل کہ "کلام الملوک ملوک الکلام" قابل اعتماد نہیں ہے معقول بات سوچ سمجھ کر کہنی چاہیے

که اگر جاے دگر گفته آید طاعنان را مداخلت نماند- واگر دیگرے ہمان سخن گوید ترا پسند آید-

کیونکہ اگر دوسری جگہہ وہ بات دُہرائی جائے تو طعنہ دینے والوں کو موقع نہ ملے اور اگر وہی بات دوسرا کہے تو تم کو پسند آئے-

نصیحت- قوتِ راے آنست که عمل فردا را امروز به کار نبرد و کار امروز فردا نیفگند-

قوت راے یہ ہے کہ کل کے کام کو آج نہ کرے اور آج کے کام کو کل پر ملتوی نہ کیا جاۓ-

پند- حق بزرگان بر زیر دستان شرط خدمت بجا آوردن است و کمالِ تفرس بر اسباب فراغ و مؤنت و فضل خداوندگار شکرِ خدمتِ بندگان گفتن است و منت نا نهادن-

بزرگوں کا چھوٹوں پر یہ حق ہے کہ ان کی خدمت کرتے رہیں اور کمال ہوشیاری سے انکے اسباب فراغ اور معیشت پر نظر رکھیں خدا کے فضل و کرم کا شکر یہ ہے کہ بندوں کی خدمت کی جاۓ اور ان پر احسان نہ رکھا جاۓ-

پند- خدمت گارانِ قدیم را که قوت خدمت نمانده است اسباب معاش مهیا دارد و خدمت نخواهد- که دعاے سحرگاه بهتر از خدمتِ درگاه-

جن پرانے نوکروں میں کام کرنے کی طاقت نہ ہے ان سے خدمت نہ لیجاۓ اور معاش قائم رکھی جاۓ کیونکہ دعاۓ سحرگاہ خدمت درگاہ سے بہتر ہے-

تنبیه- جلیس پادشاهان کسے باید که که شفقت بر دین پادشاه بیشتر از مال

بادشاہوں کا مصاحب اس شخص کو ہونا چاہیئے جس کو بادشاہ کے مال سے زیادہ

و تا ید و حیثیت رعیت بر سلطان آسان تر
فراگیرد کہ حیثیت سلطان بر رعیت

تنبیہ۔ بادشاہان پدر یتیمان اند۔ باید کہ بہتر
از پدران غم خورند تا فرق باشد میان
پدر درویش و پدر بادشاہ۔

نصیحت۔ دست عطا تا تواند کشادہ
دارد مگر آنکہ دخل بر اخراجات وفا کند
کہ اسراف و بخل ہر دو مذمومند۔

وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

تربیت۔ جوانمردی پسندیدہ است اما
نہ بہ حدے کہ دستگاہ ضعیف شود و نعمت
نگاہ داشتن مصلحت است اما نہ چندانکہ
خاصگیان و سپاہی سختی کشند۔

پند۔ عیش و طرب ناگزیر است چندانکہ
وظائف طاعات و مصالح رعیت در آن
مستغرق نشود۔

نصیحت۔ خشم و صلابت بادشاہ در کار است

اس کا مذہب عزیز ہو اسی طرح وہ رعایا کا ایسا ہمدرد ہو
کہ بادشاہ کی ظلم کو مقابلہ میں رعایا کی ظلم کو (بمقابلہ بادشاہ کے) آسان سمجھے

بادشاہ یتیموں کے باپ ہوتے ہیں اس لئے انکو یتیم کے
باپوں سے بڑھ کر غمخوار ہونا چاہیئے تاکہ فقیر باپ اور
بادشاہ باپ کے درمیان امتیاز رہے۔

فیاضی کے ہاتھ کو بقدر امکان کشادہ رکھنا چاہیئے
مگر شرط یہ ہے کہ آمدنی مصارف کو کافی ہو۔
کیونکہ فضول خرچی کنجوسی دونوں مذموم ہیں

فیاضی اچھی چیز ہے۔ لیکن نہ اس قدر کہ سرمایہ
گھٹ جاوے اور مال کا جمع رکھنا بھی
مصلحت ہے لیکن نہ اتنا کہ نوکر اور سپاہی
تکلیف اٹھائیں۔

عیش و طرب بھی ضروری ہے مگر
اس قدر افراط نہ ہو کہ یاد الٰہی و مصالح
رعایا کی خبر نہ رہے۔

خفگی اور سختی یعنی سیاست بادشاہ کیلئے ضروری ہے

ہر چند آنکہ ہر دم از خوے بدش نفرت گیرند
و بازی و ظرافت روا، اما نہ آن قدر کہ
بہ خفت عقل منسوب گردند۔

موعظہ۔ اخبار ملوک پیشین را بسیار مطالعہ کنند
کہ از چند فائدہ خالی نباشد۔ یکے آنکہ
بر سیرت خوب ایشاں اقتدا کنند۔ دیگر
آنکہ بر تقلب روزگار آگاہ شود و تامل کند
تا بہ جاہ و جمال و منصب فریفتہ نشود

تنبیہ۔ مطرب و شطرنج باز بگر و افسانہ
گوئے را ہمہ وقتے راہ نہ دہد کہ دل را
سیاہ گرداند مگر دفع ملال را ہر مدتے
نوبتے۔

حکایت۔ شبلی علیہ الرحمہ بہ یکے از
مجالس ملوک داخل شد، ملک را دید
کہ با وزیر بہ بازی شطرنج مشغول است
گفت اے احسنت! شمار ابرای راستی
نشاندہ اند، بازی می کنید، عہدہ

مگر اس قدر کہ لوگ اُس کی بُری عادت سے
نفرت کرنے لگیں اور تفریح و ظرافت بھی جائز ہے
لیکن نہ اتنی کہ کم عقلی پر محمول ہو۔

شاہان سلف کے حالات کو زیادہ دیکھنا
چند فائدوں سے خالی نہیں ہے۔ اول یہ ہے کہ انکی
بہترین خصائل کی پیروی کرے۔ دوسرے
یہ کہ انقلاب زمانہ سے آگاہ ہو کر فکر کرے اور
جاہ و جمال و منصب پر فریفتہ نہ ہووے

گوّیے، شطرنج باز، بازیگر، اور داستان گو کو
ہر وقت حضوری کی اجازت نہ دے کیونکہ انکی صحبت
قلب کو سیاہ کرتی ہے۔ البتہ رنج و ملال کے دفعیہ کیلئے
کبھی کبھی مضائقہ نہیں۔

شبلی علیہ الرحمۃ ایک بادشاہ کی مجلس میں گئے
بادشاہ کو وزیر کے ساتھ شطرنج کھیلتے ہوئے دیکھ کر
آپ نے فرمایا! شاباش تم انصاف کیواسطے بادشاہ
بنائے گئے ہو اور تم کھیل رہے ہو۔

ملک داری کاریست عظیم، بیدار باید بود
وہشیار، و ہمہ وقت با پروردگار در
مناجات تا بدست و زبان وقلم وقدم
وے آن راند کہ مصالحۂ ملک و دین
در آن باشد،،

تربیت۔ مردم متہم و نا پرہیزگار قرین خود
نہ گرداند کہ طبیعت ایشان در وے اثر کنند
از شنعت خالی نباشد و تادیب دیگران
کہ ہمین فعل و عمل داشتہ باشند از وے درست
نباید ۔ ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

گواہی بہ خیانت نشنود مگر آنکہ دیانت
گویندہ معلوم گرداند۔ و تا بہ عذر گناہ
نہ رسد عقوبت نہ فرماید۔ و از خطیۂ
دزدان بہ شفاعت دوستان درنگذارد

تنبیہ۔ دزدان دو گروہ اند اول آنکہ با تیر
و کمان در صحرا و بعضی بہ کیل و ترازو در بازارہا

ملک داری بہت بڑا عہدہ ہے۔ ہوشیار رہو
اور ہر وقت خدا سے دعا مانگو تا کہ وہ
تمہارے ہاتھ زبان، قلم، اور قدم سے ان امور کو
سرانجام کرائے جو حکومت مذہب کیلئے ضروری ہیں

جو شخص بدنام ہو اور پا عبادت شعار نہ ہو۔
اس کو اپنے پاس نہ آنے دے کیونکہ انکی طبیعت کا اثر پڑتا ہے
اور یہ برائی سے خالی نہیں ہے۔ اور دیگر اشخاص
جو ان افعال میں مبتلا ہیں، ان کی تادیب بھی بوجہ
احسن یہ شخص نہیں کر سکتا بقول شخصے ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

جس گواہی میں سچائی نہ ہو وہ قابل قبولیت نہیں ہے
ہر گواہ کی دیانت معلوم ہونا چاہیے جب تک مقدمہ کی
تہ پر نہ پہونچ جائے سزا نہ دینا چاہئے دوستوں کی
سفارش سے چوروں کی بداعمالی پر درگزر نہ کیجائے
چور دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو تیر و کمان کے ساتھ جنگل میں
رہتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو ترازو اور پیمانہ لیکر بازاروں میں بیٹھے ہیں

باید دفع ایشان را واجب داند

حکایت۔ نوشیرواں عادل درکفر بمُرد۔ بہ خوابش دیدند درجائگاہ خوش وخرم پرسیدند کہ این مقام از کجا یافتی گفت بر مجرمان شفقت نیاوردم و بیگناہان را نیازردم

نصیحت۔ ہرچہ از مصلحتِ ملک بہ خاطر آید بہ عمل در نیاورد نخست اندیشہ کند پس مشورت چون غالب ظنش صواب نماید۔ بنام خدا وتوکل بر او ابتدا کند ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

ترتیب۔ رائے وتدبیر از پیر جہاں دیدہ توقع دارد وجنگ از جوانانِ جاہل

پند۔ دادِ ستم دیدگان بدہ تا ستمگاران چیرہ نہ گردند کہ گفتہ اند

"اگر سلطان دفع دزدان نہ کند
بہ بازوے خود کاروان بزند"

ترتیب۔ دوست دشمن طریقہ

دونوں کے انسداد کو واجب جاننا چاہیئے

نوشیرواں عادل حالت کفر میں مرا اس کو خواب میں دیکھا کہ اچھی جگہہ ہے اور خوش اور خرم ہے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا اُس نے جواب دیا کہ مینے مجرموں پر شفقت نہیں کی اور بے گناہوں کو نہیں ستایا

مصلحت ملک کے متعلق جو بات دل میں آئے اس پر فوراً عمل نہ کرے پہلے سوچے پھر مشورہ کرے اور جب وہ بہ ظن غالب ٹھیک معلوم ہو تو خدا کا نام لیکر اور اس پر بھروسہ کر کے شروع کر دے۔ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

بوڑھے جہان دیدہ سے رائے اور تدبیر کی اور اور نوجوان جاہل سے جنگ کی امید رکھنا چاہیئے

مظلوم کا انصاف کرنا چاہیئے تاکہ ظالم دلیر نہ ہو جائیں جیسا کہ مشہور ہے۔

"اگر بادشاہ چوروں کا انسداد نہ کرے تو
گویا وہ خود ہی قافلہ لوٹتا ہے"

دوست و دشمن دونوں کے ساتھ

احسان پیش گیر که دوستان را مهر و محبت
بیفزاید و دشمنان را عداوت کم شود
تنبیه۔ خزانه باید که همه وقتے موفر باشد
و خرچ بسیار بے حساب روا ندارد
که دشمنان در کمین اند و حادثه ها در راه
موعظه۔ کاروان زده و کشتی شکسته
و مرد زیان رسیده را تفقد نماید
و حمایت کند که اعظم صدقات
است۔
نصیحت۔ مستاجر بستان ها
و ضامن مستغلات را که دخل به شروط
وفا نه کرده است در استیفاے آن
سخت نه گیرد و به آخر چیزے مسامحت کند
و نوبت دیگر عملے از آن به منفعت تر
ارزانی دارد تا منتفع گردد۔
ترغیب۔ هنرمندان را نیکو دارد تا
صاحب دوکان ها از بهر خانه که مالکانے کرایه آن منتفع شود

احسان کرنا چاہئے تاکہ دوستوں کی دلوں میں
محبت بڑہے اور دشمنوں کی عداوت کم ہو۔
خزانہ کو ہر وقت معمور رہنا چاہئے خرچ
اندھا دھند نہ ہو کیونکہ دشمن تاک میں ہیں اور
حوادث راہ میں۔
جس شخص کا قافلہ لوٹ لیا گیا ہو جسکی کشتی ٹوٹ گئی ہو
اور جو نقصان رسیدہ ہو اسکی امداد و حمایت
کرنا چاہئے کہ یہ جملہ امور سب سے بڑے صدقے
ہیں۔
باغات کا مستاجر اور کرایہ والی جائداد کا ضامن
اگر وقت مقررہ پر آمدنی داخل نہ کرے تو اسکی
بقایا میں سختی نہ کی جاوے اور خاتمہ پر اسکی ساتھ
نرمی کرنا چاہئے اور دوسری مرتبہ کوئی ایسا
کام دیدینا چاہئے جس سے اس کو پہلے کے
مقابلہ میں زیادہ فائدہ ہو جاوے۔
ہنرمندوں کی قدر کی جاوے

بے ہنراں راغب شوند وہنر پرورند ومملکت کمال گیرد

تاکہ بے ہنر راغب ہوں ہنر سیکھیں اور سلطنت کمال حاصل کرے

پند۔ لشکریاں را نیکو دارد و بہ انواع ملاطفت دل بدست آرد کہ اگر دشمنان در دشمنی متفق باشند دوستاں در دوستی مختلف نباشند۔

فوج کو اچھی طرح رکھے اور مختلف مہربانیوں سے ان کو اپنا بنائے تاکہ اگر دشمن دشمنی میں متفق ہو جائیں تو دوست دوستی میں مختلف نہ ہوں

فائدہ۔ ... سپاہی را سلطان نان مید ہد بہائے جان مید ہد پس اگر بگریزد شاید کہ خونش بریزد۔

.... سپاہی کو جو بادشاہ روٹی دیتا ہے وہ اس کی جان کی قیمت ہے پس اگر وہ مقابلہ سے بھاگ جائے تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے۔

موعظہ۔ بادشاہے کہ عدل نہ کند و نیک نامی توقع دارد دیداں ماند کہ جو کارد و امید گندم دارد۔

جو بادشاہ انصاف نہ کرے اور بہر نیک نامی کی امید رکھے اس کی ایسی مثال ہے کہ جو بوتا ہے اور گیہوں کاٹنے کی امید رکھتا ہے۔

تنبیہ۔ اے کہ مال از بہر جاہ دوست میداری کرم کن و تواضع پیش گیر کہ جاہ ازیں زیادت نیست کہ خلعت دوستاں پوشند و ثنا گویند۔

اگر مال کی محبت محض اعزاز کے لیئے ہے تو کرم و تواضع سے پیش آنا چاہیئے۔ کیونکہ جاہ و دولت کا مآل کار یہ ہے کہ دوست خلعت پہنیں اور تعریف کریں۔

موعظہ۔ مردی نہ جہانگیریست بلکہ

ملکوں کا فتح کرنا بہادری نہیں ہے بلکہ

جهانداری ست دانا جهان بگیرد و بدارد
و نادان جهان بر دارد

نصیحت۔ بادشاهان جائیکه نشینند
با خبر باشند که حاجبان و سرهنگان
نه هر وقتے مهمات رعیت به سمع بادشاه
رسانند۔

تربیت۔ هرکه کسے را نه رنجاند از کسے
نه ترسد کژدم که همے ترسد و گریزد از
فعل خبیث خویش بود۔ گربه در خانه
ایمن ست از بے آزاری و گرگ در صحرا
سرگردان از بدافعالی
گدایان در شهر آسوده از سلیمی، دزدان
در کوه و صحرا حیران از بدخصالی۔

پند۔ از دشمن ضعیف بترس و اندیشه کن
که در وقت بیچارگی بجان کوشد۔ گربه اگرچه
ضعیف، هرگاه با شیر در افتد به ضرورت
بر تدد به چنگال چشمانش بر کند۔

اس پر حکومت کرنا بہادری ہے۔ عقلمند ملک فتح
کرتا ہے اور اُس پر قبضہ کرتا ہے اور نادان اسکو تباہ کر دیتا ہے

بادشاہ جس جگہہ قیام کریں
ہوشیار رہیں۔ کیونکہ عرض بیگی اور دربان
رعایا کی مشکلات ہر وقت بادشاہ کے کانوں تک
نہیں پہونچاتے ہیں۔

جو کسی کو نہیں ستاتا وہ کسی سے
نہیں ڈرتا ہے۔ بچھو خوف زدہ ہو کر بھاگتا پھرتا ہے
یہ اس کی بدطینتی ہے۔ بلی اپنی بے آزاری کیوجہ سے گھر میں
بیخوف رہتی ہے اور بھیڑیا اپنی بدافعالی کی وجہ سے
جنگل میں مارا پھرتا ہے فقیر شہر میں اپنی سلیم الطبعی سے
مطمئن اور چور اپنی بدخصالی کی وجہ سے کوہ
وصحرا میں حیران رہتے ہیں۔

کمزور دشمن سے بھی ڈرتے رہنا چاہیئے
کیونکہ مجبوری کے عالم میں وہ جان پر کھیل جاتا ہے
بلی اگر ضعیف ہوتی ہے۔ لیکن جب شیر سے مقابلہ ہو جاتا ہے
تو وہ بھی پنجوں سے اُس کی آنکھیں نکال لیتی ہے

نصیحت ۔ با خرد و بزرگ دوستی کن
و بیخ محبت نشان و اعتماد بر آں مکن
کہ در حمایت بادشاہم و کسے را با من
مقاومت صورت نہ بندد ۔

چھوٹے اور بڑے کے ساتھہ دوستی کرو
اور اپنی محبت اس کے دلوں میں بٹھادو
اور اس پر اعتماد مت کرو کہ میں بادشاہ کی حمایت میں
ہوں اور کوئی میری ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتا ۔

و اگر پیادۂ ترا بہ نادانی کُشد
بادشاہ بکین تو اقلیمے را نہ کُشد
و نہ ترا زندہ تواند کرد ۔

اگر کوئی نڈر تجھہ کو نادانی سے مار ڈالے
تو تیرے قصاص میں بادشاہ ایک ملک کو
ہلاک نہ کریگا ۔ اور تجھہ کو بھی زندہ نہیں کرسکتا ۔

چناں کن کہ خیر تو در قضاے تو
گویند نہ کہ در نظر از بیم گویند
یا از طمع ۔

یہ طرز عمل ہونا چاہیئے کہ مرنے کے بعد تیرا ذکر
خیر کریں ۔ نہ یہ کہ سامنے خوف اور طمع سے
تعریف کریں ۔

موعظہ ۔ در زندگی سعی کن کہ بہ از دیگراں
باشی بہ فعل و صلاح و کرم کہ در مردن
گدایان و بادشاہان یکسانند
اگر مدفن سلطاں یا مسکیناں باز
کنند فرق نتواں کرد

زندگی میں کوشش کرنا چاہیئے کہ تم اعمال و
انسانیت اور فیاضی میں دوسروں سے بڑھ جاؤ
کیونکہ مرنے میں بادشاہ فقیر یکساں ہیں ۔ اگر
بادشاہ یا مسکینوں کی قبروں کو کھولیں تو ان میں
کوئی فرق نظر نہیں آئے گا ۔

تنبیہ ۔ دشمن بہ دشمن برانگیز تا ہر طرف کہ
غالب آید فتح از آنِ تو باشد ۔

دشمنوں کو آپس میں لڑانا چاہیئے کیونکہ
ان کی کامیابی عین تیری کامیابی ہے ۔

پند - دشمن از خردی مگذار کہ بزرگ شود
پیادہ شطرنج رہا مکن کہ بسر رود و
فرزین گردد۔

دشمن کو چھوٹا سمجھ کر مت چھوڑ کہ وہ بڑا ہو جائے
شطرنج کی پیادہ کو اس قدر مت بڑھا کہ وہ فرزین
بن جائے۔

تربیت - در حالتِ آسانی دلہا بدست آر
تا در حالتِ دشواری بکار آید۔

اطمینان کی حالت میں دلوں پر قبضہ کرنا چاہئے
کہ مشکل کے وقت کام آئیں۔

فائدہ - پادشاہان کہ بہ لہو ولعب و شراب
از مصالح مملکت غافل نشستند، تدبیر
امور بہ نویسندگان باز گذارند، ایشاں
نیز بہ جذب منفعتِ خویش از مہمات رعیت
فارغ باشند، لیس بہ نباید کہ مملکت
خراب گردد۔

جو بادشاہ کہ کھیل کود اور شراب خواری میں رہ کر
مصلحت سلطنت سے غافل ہو جاتی ہیں اور
سلطنت کے کاموں کو عمال پر چھوڑ دیتی ہیں اور وہ بھی
اپنے فائدہ کی بنا پر مہمات رعیت سے بے پروا
ہو جاتے ہیں زیادہ دن نہیں گزرنے پاتے
کہ ان کا ملک خراب ہو جاتا ہے۔

بہ ہلاکتِ دشمناں کسے شادمانی کند
کہ از ہلاک خویش ایمن باشد۔

دشمن کی ہلاکت سے وہ شخص خوش ہوتا ہے
جو اپنی ہلاکت سے بےخوف ہوتا ہے۔

حکمت - طعام آنگہ خورد کہ اشتہا غالب
شدہ باشد و سخن آنگہ گوید کہ ضرورتے
افتد و سر آنگہ بر بستر نہد کہ خواب غلبہ
کردہ باشد

کھانا اُس وقت کھائے کہ بھوک غالب ہو اور
بات اُس وقت کرے کہ جب ضرورت ہو
اور بستر پر اُس وقت لیٹے جب کہ خوب
نیند آ رہی ہو۔

نصیحت۔ در حکمرانی چناں زندگانی کنید که اگر وقتے باشد جفا و خجالت نبرد و ہمچو زنبور ناتواں که ہر کہ او را افتادہ بیند پاے بر سرش مالد۔

حکمرانی کے زمانہ میں اس طرح زندگی بسر کرنا چاہئے کہ اگر کوئی وقت پڑے تو شرمندگی نہ اٹھانا پڑے اور مثل اس کمزور بھڑ کے نہ ہونا چاہئے کہ جو کوئی اس کو پڑا دیکھے تو کچل ڈالے

موعظہ۔ عیب خود را از دوستانِ خود مپرس کہ بینند و نگویند از دشمنان تفحص کن تا بگویند۔

اپنے عیب کو دوستوں سے نہ دریافت کرو کیونکہ وہ دیکھتے ہیں اور نہیں کہتے ہیں بلکہ دشمنوں سے پوچھو کہ وہ کہدیں۔

نصیحت۔ جائیکہ تلطف باید کرد بہ درشتی سخن مگو کہ کمند از براے بہائم باشد و جائیکہ بہ قہر باید گفت تلطف مگوے کہ شکر بجاے سقمونیا فائدہ نہ دہد۔

مہربانی کی جگہ سختی نہ کرو اس لئے کہ کمند جانوروں کے واسطے ہوتی ہے اور سختی کی جگہ مہربانی نہ کرو کیونکہ شکر کے عوض سقمونیا (ایک تلخ عرق جو درخت کی چھال سے نکالا جاتا ہے) مفید نہیں ہے۔

پند۔ اگر از آں کس کہ فرمانده تست اندیشہ ناکی بر آں کس کہ فرمان بر تست لطف کن

اگر تو اپنے فرمانروا سے اندیشہ رکھتا ہے تو اپنے فرماں بردار پر مہربانی کر۔

پیوستہ چناں نشین کہ گوئی دشمن بر در است تا اگر ناگاہ از در درآید ناساختہ نباشی۔

ہمیشہ ایسا مستعد رہ کہ گویا دشمن دروازہ پر کھڑا ہے کیونکہ اگر وہ دفعتاً آجاے تو [illegible] تیار نہ ہونا پڑے

تنبیہ۔ تا کسے را در چند قضیہ نیازمائی

جب تک کسی کو چند معاملات میں آزمایا جائے

اعتماد مکن۔

رباعی

با بد منشین و باش بیگانۂ او
در دام اُفتی اگر خوری دانۂ او
تیر از سر راستی کماں را کج دید
دیدی کہ چگونہ جست از خانۂ او

صاحب قران را لازم است کہ
ہر کسے را ملازم دارد۔ تربیت و تدبیر
او شان را ملاحظہ فرمودہ باشد و خوب
بہ میزان امتحان سنجیدہ تفویض خدمت
نماید تا ساکنانِ قرب و جوار از آدم
شناسی او آفرین بر حسن تدبیر کنند
و صلاح سخن و تدبیر او قابل ثنائے
دانشوران گردد۔ واگر بر کار کثیر و عظیم
امور شود۔ خود ہم از آقائے خود و آقا
از حاکم بالائے خود استشارہ کنند
تا بہ عنایت قران و خلعت و شمشیر و سپر

اعتماد نہ کرنا چاہیے۔

رباعی

با بد منشیں و باش بے گانہ او
در دام اُفتی اگر خوری دانۂ او
تیر از سر راستی کماں را کج دید
دیدی کہ چگونہ جست از خانۂ او

صاحب قراں کو لازم ہے کہ جس شخص کو
ملازم رکھے اُس کی تعلیم و تدبیر کو پہلے ملاحظہ
کرے اور اچھی طرح امتحان کی ترازو میں
تول کر خدمت سپرد کرے تاکہ قرب و جوار کے
رہنے والے اُسکی مردم شناسی اور حسن
تدبیر کی تعریف کریں اور اُس کی نیکی،
بات اور تدبیر عقلمندوں کے نزدیک
قابل تعریف ہو۔ اور اگر کسی بڑے کام اور عظیم پر
مامور ہو تو وہ اپنے آقا سے اور آقا اپنے
حکام بالا سے صلاح کرے اِس
صورت میں قران، خلعت، شمشیر، سپر

ومنصب واضافه وخطاب سرفراز شوند
والا بر خلافِ آن۔

وصاحب فرماں را لازم است
که هرگاه که بر تخت کسے ولایت و یا در
ملک ملکِ بزرگان خویش فرماں فرما
شود مرتبه اولِ خود را فراموش نه کند
و برتر نه رود۔ و هرگاه بر ولایت مستولی
گردد حال همسائگان که قریب ملک تو اند
غافل نباشد۔ و همیشه متوجه احوال آنها
بوده از آمد و بود ایشاں خبردار شود
و از حالت روندگان مملکت باخبر باشد
و رعایا که ودائع بدائع حضرت آفریدگار اند
به دادرسی آں خود متوجه ماند۔ الله تعالی
ملک خود به همیں جهت به شما ارزانی داشته
است که از احوال بنده‌های او غافل نباشد
و از ترک سپاه غفلت نورزد و هرکسے
که نزد تو آید او را نگاه دار که الله تعالی برائ

منصب اور اضافہ سے سرفراز ہوں ورنہ
اس کے خلاف۔

اور صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جب وہ
کسی دوسری ولایت پر یا اپنے باپ کے کسی حصہ
ملک پر حکمراں ہو تو اپنے پہلے مرتبہ کو نہ بھولے
اور اُس سے آگے نہ بڑھے۔ اور جب
غیر ولایت پر قابض ہو جائے تو اپنے پڑوسیوں کا
(جو ملک کے قریب ہیں) خیال رکھو اور اُن کے
حالات دریافت کرتا رہے۔ اور اُن کے آنے
جانے سے خبردار رہے اور آنے جانے
والوں کی حالت سے بھی باخبر رہے۔ اور
رعایا کی دادرسی پر خود متوجہ رہے۔ کیونکہ
رعایا حقیقت میں خدا کی طرف سے ایک نادر
امانت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی واسطے
تم کو ملک عطا فرمایا ہے کہ اُس کے بندوں کی
حالت سے غافل نہ رہو اور فوج کی انتظام سے
غفلت نہ کرو اور جو شخص تمہارے پاس آئے اسکی خبرگیری کرو کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے

رزق او بر تو نوشته. و سپاهی را
دیده و دانسته زر بدهد و اگر رخصت طلبد
زود نه دهد که سپاهی کمیاب است و
جانِ خود را میفروشد و سر بر کف دست
گرفته میگردد. خزانه را صرف سپاه
باید کرد که خزانه را سپاه جمع می کنند
صاحب فرمان را لازم است که
پرورش هم وطنان نماید و حرف خبرلیفان
خود غرض در حقِ او نشنود
و اگر کسے امرا یا برادران وغیره
توپ هاے بخشیدهٔ زمانهٔ حاکمانِ پیشین
داشته باشند بغیر قصور در ضبطی
نیارد. و اگر مضاعف او کند منع نماید
و بنویسد که آنچه از سرکار به تعیین است
همین قدر باید. اگر مطابق تحریر عمل کنند
فبها و الا توپ خانه او ضبط شود
پدر و مادر پسر و دختر را از خود

اسکو رزق کی ہنڈی تمہاری نام لکھی ہے اور سپاہی کو
جان بوجھ کر انعام دینا چاہئے اور چھٹی مانگے
تو جلدی نہ دینا چاہئے۔ کیونکہ کمیاب ہے، اپنی جان
بیچتا ہے اور سر ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے۔ خزانہ کو
سپاہی پر صرف کرنا چاہئے۔ کیونکہ خزانہ
سپاہی ہی جمع کرتے ہیں۔
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ ملکیوں کی پرورش
کرے اور خود غرضوں کی باتیں ان کے
حق میں نہ سنے
اگر کوئی امیر یا بھائی بند اگلے زمانہ کی بادشاہوں کی
عطا کی ہوئی توپیں رکھتے ہوں تو بغیر کسی قصور کے
ضبط نہ کیجائیں۔ اور اگر تعداد بڑھانا چاہیں تو
اس کو منع کرے اور تحریری حکم دیا جاوے
کہ جس قدر سرکار سے مقرر ہیں اسی قدر
کافی ہے۔ اگر اس حکم کے مطابق عمل کرے تو
بہتر ہے ورنہ توپ خانہ ضبط کر لیا جاوے۔
والدین کو چاہئے کہ اولاد کو اپنے سے

بهتر و خوب تعلیم نماید و ضایع نه گذارد
و از تربیت آن غافل نباشد۔

هرگاه که فرمان برو از مقتدر بعض
اداهاے نامناسب متواتر نماید مصلحتاً
چندے معاتب داشته آخر نظر بر قدم
خدمت آنها ساخته عفو نماید

آدم کار راز کار بغیر تحقیقات
نه اندازد و بر قول ساعی و نمام عمل
نه نماید۔

رباعی

گر در پے قول و فعل سنجیده شوی
در دیدهٔ خلق مردم دیده شوی
با خلق چنان مکن که گر فعل ترا
هم با تو عمل کنند رنجیده شوی

هوشیاری و خبرداری مهتمان
و ارکان ریاست این است که
کارخانه جات خود را به ترتیب و اهتمام

زیادہ تعلیم دلائیں وقت کو ضائع نہ ہونے دیں
اور تربیت سے کسی وقت غفلت نہ کریں۔

اگر کسی بڑے فرمانبردار سے چند مرتبہ
حرکات ناشائستہ سرزد ہوں تو اوس کو مصلحتاً
چند دن زیر عتاب رکھکر اوس کی
خدمت دیرینہ کے صلہ میں معاف کر دینا چاہیے

کام والے آدمی کو (کسی شکایت پر)
اوس کی خدمت سے بلا تحقیق علیحدہ نہ کرو اور
چغل خوروں کے کہنے پر عمل نہ کرے۔

رباعی

گر در پے قول و فعل سنجیدہ شوی
در دیدۂ خلق مردم دیدہ شوی
با خلق چنان مکن کہ گر فعل ترا
ہم با تو عمل کنند رنجیدہ شوی

مہتموں اور ارکان ریاست کی
عقلمندی اور ہوشیاری یہ ہے
کہ اپنے کارخانہ جات کو ایسا

آراستہ دارد تا وقت کار ہرج نہ گردد
و مردمان درستی و آراستگی دیدہ دولت
خداداد معلوم نمایند و رونق و شکوہ او
ملاحظہ نمودہ پست شوند۔

علی ہذا القیاس ہمچنان خدمتگاران
و خانساماں را باورچی خانہ و آبدار خانہ
وغیرہ صاف و پاک داشتن مناسب
تا نفاست مزاج و پاکیزگی طبیعتش نیز
ظاہر گردد

اول آنکہ کار فرما را باید کہ اوسط باشد
در لطف و قہر۔ ہر کدام کہ دیگرے بیشتر
باشد۔ موجب انکسار سلطنت بشود
کہ در لطف زیادہ مردم جرأت پیدا
می کنند و در قہر افزودن از حد طبائع را
نفور ہمی رسد۔

دیگر آنکہ بادشاہ ہرگز آرام
طالب نباشد و فراغت شعاری

آراستہ کریں کہ کام کے وقت ہرج نہو
اور مخلوق درستی و آراستگی دیکھکر سمجھے کہ یہ دولت
خداداد ہے اور کارخانوں کی شان و شوکت
دیکھکر اُن کے حوصلے پست ہو جائیں۔

اور اسی طرح خدمتگاران اور خانساماں
کو بھی باورچی خانہ اور آبدار خانہ پاک و
صاف رکھنا مناسب ہے جن سے
مزاج و طبیعت کی نفاست کا حال
ظاہر ہوتا ہے۔

اول یہ کہ فرمانروا کو نرمی و سختی میں
اوسط درجہ اختیار کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان
مراتب میں جو درجہ بڑھ جائیگا وہی سلطنت کی
شکست کا باعث ہوگا اس لئے کہ انتہائی نرمی کی
لوگ نڈر ہو جاتے ہیں اور اسیطرح شدت قہر سے
طبیعتوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسرے یہ کہ بادشاہ کو ہرگز آرام طلب
نہ ہونا چاہئے اور راحت طلبی کی عادت نہ ڈالے

بر خود روا ندارد که خرابی ملک انهدام
دولت این شیوه نامرضیه است و
تا مقدور در حرکت باشد۔

ابیات

پادشاه و آب را در یک مکان بودن بد است
آب ساز د بو دنبودن شهر و کارش نه درست
در سفر باشند شهان را حرست و فرو وقار
فکر آرام و تنعم می کنند بے اعتبار

سوم آنکه در فکر نوکران
باشد هر کدام که لائق کار باشد۔
به آن منسوب سازد که آهنگران
دو ر دگران فرمودن از عاقلان دور است
و کار بزرگان را به خردان، و کار خردان
را به بزرگان نباید فرمود که بزرگان از
کار خردان تنگ کنند و خردان را
حوصله کار بزرگان نباشد بنا بران
خلل تمام در انتظام مهام ردهد۔

کیونکہ یہی ناپسندیدہ طریقہ ملک و دولت کی
تباہی اور زوال کا ہے اور جہانتک مقدور امکان
چلتا پھرتا رہے۔

ابیات

بادشاہ و آب را در یک مکان بودن بد است
آب ساز د بو نا بودن شہر و کارش نہ درست
در سفر باشند شہان را حرمت و قدر و وقار
فکر آرام و تنعم می کنند بے اعتبار

تیسرے بادشاہون کو نوکرون کی
فکر ہونا چاہیے جو جس کام کے لئے
موزون ہو اُس کو اُسی خدمت پر مقرر کرے کیونکہ بڑا
کام بڑے کو سپرد کرنا عقلمندون سے بعید ہے
اسی طرح بڑا کام چھوٹون کو اور چھوٹا کام بڑون کو
سپرد نہ کرنا چاہیے اسلیئے کہ بڑون کو
چھوٹا کام کرنے مین شرم آتی ہے اور چھوٹون کو
بڑا کام کرنے کا حوصلہ نہین ہوتا اسی جہہ سے
مہمات ریاست کے انتظام مین خلل واقع ہوتا ہے

چہارم آنکہ۔ آن قدر شور مباش کہ از
دہن دور اندازند و آن قدر بے نمک
مباش کہ فرو برند۔

چوتھے یہ کہ اس قدر کڑوے نہ ہو کہ ہر شخص
تھو تھو کرے اور نہ اس قدر پھیکا پن ہو کہ لوگ
نگل جائیں۔

کار فرما را لازم است کہ با امیران
و عزیزان و اقربایان دوستی دارد و تمام
حال دل خود را بر و ظاہر نہ نماید و سخن
خود را در دل اوشان قابل اعتماد دارد
و رضائے حاکم بالائے خود را از ہمہ
کار مقدم داند۔

فرمان روا کو لازم ہے کہ عزیز و اقربا
اور امیروں سے دوستی رکھے لیکن
اپنے دل کا حال اُن پر ظاہر نہ کرے
اپنی بات کو اُن کے دل میں باوقار رکھے
اور حاکم بالا کے حکم کو سب کاموں سے
مقدم جانے۔

عیب خود را در گوش ہوش حاکم
بالا و عزیزان و برادران افتادن نہ دہد
تا مردمان دانشوران افعال اوشان
شنیدہ و دریافتہ نفور نہ نمایند۔

اپنے عیب کو حاکم بالا، عزیزوں
اور بھائی بندوں کے کان تک نہ پہنچنے دو
تا کہ عقلا اُس کے اُس کی کرتوت
سن کر نفرت نہ کریں۔

کار فرما را لازم است ہر کرا خدمت
دہد مخفی تفحص احوالش نماید کہ ابنائے
دنیا در ابتدا از حسن خدمت فریفتہ
می نمایند و باز اغراض نفسانی بکار میفرمایند

فرمانروا کو لازم ہے کہ جس کسی کو کوئی خدمت سپرد کرے
تو پہلی مخفی طور پر اس کا حال بھی دریافت کرے کیونکہ
عوام شروع میں حسن خدمت سے فریفتہ کر لیتے ہیں
اس کے بعد نفسانی اغراض کام میں لاتے ہیں

مجالست دانایان بہ قلت عیش بہ از مصاحبت جاہلان بہ وسیلہ معاش عالم جاہل را شناسد و جاہل عالم را نہ شناسد کہ ہرگز بصفت عالم موصوف نبودہ۔

جاہلوں کی صحبت سے عقلمندوں کی ہم نشینی بہتر ہے۔ اگرچہ اس میں تفریح کم ہو۔ عالم جاہل کو بربنا ر معاشش پہچانتا ہے اور جاہل عالم کو نہیں پہچان سکتا کیونکہ وہ صفت علم سے کبھی بہرہ ور نہیں ہوا

میزبانان را بخل و عالمان را عُجب و نسوان را عدم شرم و مردان را دروغ تباہ کند۔

میزبانوں کو کنجوسی، عالموں کو غرور، عورتوں کو بے حیائی مردوں کو دروغ گوئی تباہ کرتی ہے۔

زشت رو را از افعال و اقوال قبیح اجتناب کردن فرض است کہ حامل دو قباحت نشود۔ و خوب چہرہ را ذیل از لوث قبائح نگاہ داشتن فرض عین تا جامع محاسن باشد۔

بدصورت کو برے کاموں اور بری باتوں سے بچنا چاہیئے کہ وہ برائیوں کا حامل ہو اور خوبصورت کو بری باتوں سے دامن بچانا سب سے بڑا فرض ہے تاکہ وہ مجموعۂ اوصاف ہو۔

مرد خائن و شریر را رفیق خود مکن کہ ترا بہ خیانت و شرارت اتہام کنند و بسیار گو و ہرزہ گو را نجود راہ مدہ کہ افشاے راز کند۔

خائن اور شریر آدمی کو دوست نہ بناؤ ورنہ وہ تم کو بھی خیانت و شرارت کا الزام لگائیگا۔ اور زٹل قافیہ ہانکنے والے کو بھی اپنے پاس نہ آنے دو کہ وہ راز کو ظاہر کر دے گا۔

صاحب فرمان را لازم که سلیقه درستی و فرمائش اشیاے لطیف و پاکیزه و صنعت و عجائبات که زینت افزای ملک و محل است در دل دارد۔ و اہل کسب و ہنر را به دلداری تمام در ملک و بلاد خود دارد تا زیب و زینت آن ملک و بلاد خود گردد و ناموری آن ملک در جوانب و اطراف دگر و پیش جاری شود۔

صاحب فرماں کے دل میں چیزوں کی سجاوٹ کا اشیائے لطیف کی فرمائش کا اور ایسے عجائبات کا جو باعث آرائش ریاست و عمارت ہوں خاص سلیقہ ہونا چاہئے پیشہ وروں اور ہنرمندوں کو خاطرداری سے اپنے شہروں میں رکھے تاکہ زینت و آرائش ہو اور اس ملک کی شہرت تمام اطراف و جوانب میں پھیل جائے۔

کار فرما را لازم که از خبرداری دور و نزدیک غافل نباشد و آدم معتبر را به عهدهٔ خبر رسانی مقرر نماید زیرا که جمله انتظام کار و بار ریاست موقوف و منحصر بر خبر است درین امر چندان کوشش شود دریغ نه نماید

فرماں روا کو لازم ہے کہ دور و نزدیک کے حالات سے باخبر رہے اور کسی معتبر شخص کو خبر رسانی کے عہدہ (مخفی پولس) پر مقرر کرے کیونکہ ریاست کا انتظام خبروں پر موقوف اور منحصر ہے لہذا جہاں تک ہوسکے کوشش کرے۔

نکته۔ نوکر خوب را به نوازش و امتیاز بخشیدن و بد را بکیفر عمل رسانیدن

اچھے نوکر کے ساتھ مہربانی اور اس کو ممتاز بنانا اور برے کو اس کے اعمال کی سزا دینا

عدالت است
به آدمِ خوب و مزاج دان صحبت
داشتن و به کمال احتیاج طلب نمودن
و جستجو کرده به دست آوردنِ ارباب
فضل و کمال را و صلاح جستن پیش از وقوع
واقعه بار ندادن جاهل و اهل فطرت
در خلوت و مشورت، و غنیمت
داشتن بیگانگان را که بیگانه از خلق باشند
و میل نکردن به اقوالِ غیر عقائد و مستقل
بودن در عین شدائد، کار دانشوران است

نکته - افزایشِ مال از خیر و احسان
و پیرائش اقبال از مستغنی نمودنِ
محتاجان و سیر کردن گرسنگان موجب
مزید نعمت و نفقه دادنِ برهنگان باعث
افزونی دولت و پروردن غربا
آئین ریاست و ساختن به اقربا
خاصه کیاست و طراوت گلستانِ

عین عدالت ہے۔
اچھے اور مزاج دان آدمیون کے ساتھ صحبت
رکھنا کمال احتیاج سے اُن کو طلب کرنا
اور جستجو کرکے ارباب فضل و کمال کا مہیا کرنا
واقعہ کے پیش آنے سے پہلے مشورہ کرنا
جاہل اور چالاک شخص کو تنہائی اور مشورہ مین
نہ آنے دینا۔ ایسے عزیز جو غیرون سے
میل جول نہین رکھتے ہین ان کو غنیمت سمجھنا
جو عقائد خلاف مذہب ہین اُنپر توجہ نہ کرنا مصیبت کے وقت
مستقل مزاج رہنا یہ جملہ امور عاقلانہ ہین۔

مال کی افزائش نیکی و احسان سے اقبال کی
آرائش محتاجون کے مستغنی کردینے سے
نعمت کی زیادتی بھوکون کا پیٹ بھرنے سے
دولت کا اضافہ ننگون کو کپڑہ پہنانے سے
ہوتا ہے اسی طرح غربا کا پالنا
قانون ریاست ہے۔ اور اقربا کی ساتھ
میل رکھنا قرابت کا خاصہ ہے۔ باغ

سلطنت بہ سحاب عدل و استقامت
ایمان بہ عزت اہل فضل دیر ماندن
خانمان از رحم، کاہش دل وجان
از ظلم، رونقِ ممالک بہ حسن تدبیر
قلع ظلم بہ ہمت عالمگیر نیک نامی
حاصل زندگانی و فیض رسانی واسطۂ
ثبات و کامرانی - آشنا پروری
رسم نجبا، دل شکنی وظیفۂ جہلا
نا قدر دانی آدم کار وثیقہ ادبار و
مہربانی بابست فطرتان حمق شعار

نکتہ - صاحب فرمان را لازم است
کہ آدم کار را آن قدر خدمت نہ سپارد
کہ خوب منمشی نتواند کرد - آدمی اگر از
عہدۂ یک خدمت ہم برآید غنیمت -

نکتہ - صاحب فرمان را لازم است
کہ اگر کدام قصور از فرمان برداران
بہ وقوع آید آن قدر مغضوب نہ کند

سلطنت کی سرسبزی انصاف کی بدلی سے
ہوتی ہے اور ایمان کی مستقلی علما کی عزت سے
رحم سے خاندان باقی رہتا ہے اور ظلم
کرنے سے دل اور روح کو صدمہ پہونچتا ہے
ملکوں کی رونق حسن تدبیر سے ہے اور ظلم کا
استیصال ہمت عالمگیر سے زندگی کا
مال کار نیکنامی ہے اور فیض رسانی باعث
استقلال حکومت و کامرانی ہے شرفا آشنا پرور
ہوتے ہیں اور جاہلوں کا کام دل شکنی ہے اور کارگزار آدمی کی
قدر نہ کرنا ادبار کی سند ہے اور پست ہمتوں کے ساتھ مہربانی کرنا بڑی حماقت ہے

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
کام کرنے والے آدمی کو اتنا زیادہ کام سپرد
نہ کرے کہ وہ اس کو اچھی طرح انجام نہ دے سکے کیونکہ
یہ بھی غنیمت ہے کہ آدمی ایک ہی کام عمدگی سے انجام دے

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
اگر فرماں بردار سے کوئی قصور ہو جائے تو اس پر
اس قدر غضبناک نہ ہو کہ اس کی

که عرق حمیتش جوشیده فساد عظیم
برپا کند یا مستعفی شده آمیزش
با مخالفان نموده فتنه و فساد برپا کند
بلکه هرگاه که معزول کند جوانب هر فتنه
و فساد دیده و فهمیده حکم برائے معزولی
آن نماید و در تعزیر و سزا تخفیف
نماید مطابق شعر

چو خدمت گزار تو گردد کهن
حق سالهایش فرامش مکن

قطعه

چه جرم دید خداوند سابق الانعام
که بنده در نظرِ خویش خوار می دارد
خدائے راست مسلم بزرگواری و حلم
که جرم بیند و نان برقرار می دارد

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که فرمان بردار قدیم اگر بعض ادا ہائے
نامناسب کند نظر بر حقوق دیرینہ

رگ حمیت جوش میں آجائے یا استعفا دیکر
مخالفون کی جماعت سے ملکر فتنہ و فساد برپا کرے
جب کسی کو معزول کرے تو فتنہ و فساد
اطراف و جوانب پر نظر ڈال کر
معزول کرنا چاہیئے۔ اور
جہاں تک ہو سکے سزا مین تخفیف کرے۔

شعر

چو خدمت گزار تو گردد کہن
حق سالہایش فرامش مکن

قطعہ

چہ جرم دید خداوند سابق الانعام
کہ بندہ در نظر خویش خوار می دارد
خدائے راست مسلم بزرگواری و حلم
کہ جرم بیند و نان برقرار می دارد

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
اگر کسی قدیم فرمان بردار سے کوئی نامناسب
فعل عمل مین آجائے تو اُسکے پرانی حقوق پہ

چشم پوشی بکند گفته اند کہ متلف
حق نہ باید شد۔ ملازم قدیم اگر
متدین با اخلاص باشد مثال
طلاے بے غش است و اگر این
دو وصف نداشتہ باشد کار نباید
داد و از نان و نفقہ محروم نباید ساخت

نکتہ کار فرمان را لازم کہ بر قول ساعی
و نمام تامل فرماید۔ کہ اطبا امراض
بدن را علاج می توانند کرد اما مرض
غرض را جز مقلب القلوب نمی کند۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم کہ
بر فرمان برداران لطف بیحد نہ نماید

بیت

لطف حق با تو موا سا ہا کند
چون کہ از حد بگذرد رسوا کند

نکتہ۔ فرمان بردار را لازم
کہ اگر کسے کار عظیم از دست خود

نظر کرے چشم پوشی کرے کہا گیا ہے کہ حق
تلف کرنے والا نہ ہونا چاہیئے۔ قدیم نوکر اگر
اگر دیانت دار اور با اخلاص ہو تو وہ خالص
سونیکے مشابہ ہے۔ اور جس میں یہ
اوصاف نہ ہوں اوس کو خدمت نہ دینا چاہیئے
لیکن پھر بھی نان نفقہ سے محروم نہ کرنا چاہیئے
فرمانروا کو لازم ہے کہ چغل خوروں کی شکایت پر
غور کرے۔ کیونکہ اطبا بدن کی بیماریوں کا
علاج کرسکتے ہیں اور غرض کی بیمار کا علاج
سواے مقلب القلوب (خدا تعالی) کے کوئی نہیں کرسکتا
صاحب فرماں روا کو لازم ہے فرمانبردار پر
حد سے زیادہ مہربانی نہ کرے (سیاست کے خلاف ہے)

بیت

لطف حق با تو موا سا ہا کند
چون کہ از حد بگذرد رسوا کند

ملازم کو چاہیئے کہ اگر کوئی بڑا کام اس سے
بانہہ یا تدبیر سے ہو جاے تو حاکم

یا از تدبیر خود نماید منت بر حاکم بالا نه نهد۔

بیت

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت

بہر تقدیر فرمان برداران را لازم است
کہ کار عظیم بہ وقت مصیبت رو بروے
حاکم خود از محنت و تدبیر خود بخوبی و حسن
انجام انصرام نماید عوض آن شکریہ
خلعت و عنایت نہ نماید بلکہ بعد
سرفرازی خلعت و عنایات اگر چنین
لفظ بزبان آرند موجب حسن خدمتی
و شایان مروت و سلیقہ است کہ
حق غلامی و نمکخوارگی بجا آوردم مزد
چرا گیرم و بر خلاف آن مطابق رسم
زمانہ حال نہ نمایند یعنی نوکران
حال کار نکردہ منت می نہند۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم کہ

بالا پر احسان نہ رکھے۔

بیت

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت

بہر حال فرماں برداروں کو لازم ہے
اگر کوئی بڑی خدمت مصیبت کے وقت حاکم کے سامنے
اپنی محنت و تدبیر سے بحسن و خوبی
انجام دیں تو اس کے عوض میں خلعت
و عنایت کا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت
نہیں ہے بلکہ عزت افزائی (عطای خلعت
و عنایت) کے اسی قسم کے چند لفظ کہے تو شایان
مروت و سلیقہ شعاری ہے کہ میں
معاوضہ کیوں لوں میں نے جو کچھ کیا ہے
وہ حق غلامی اور نمک خواری ادا کیا ہے
بخلاف آج کل کے نوکر کے کہ کام نہیں کرتے ہیں
اور اُلٹا احسان رکھتے ہیں۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ

بر قول ہم مرتبہ وہم رتبہ وہم عزت قدرے
تامل نمودہ بہ میزان امتحان سنجیدہ
وفہمیدہ مکلف جواب آن باشد۔
نکتہ۔ طالب علم را، طالب علم،
وحافظ را حافظ، وصالح را صالح
وصاحب فرمان را، صاحب فرمان
خوب می شناسد وہر کہ این صفت ندارد
چہ داند وچہ شناسد
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
ہر کہ بمقدمۂ خود عرض نماید از راہ توجہ
بہ گوش شنیدہ جواب آن ہرچہ
کہ مناسب داند بفرماید وباز اگر آن
مبالغہ نماید لازم کہ در شک افتند
مثل مشہور است کہ چون سخن گفتن
قبول کردیم مبالغہ کرد بہ شک افتادیم
چون قسم خورد دانستیم کہ دروغ است
نکتہ۔ گرسنہ را خدمت دادن غربا

کہ ہم مرتبہ یا ہم رتبہ، اور
ہم عزت کے قول پر غور کرے
اور سوچ سمجھ کر جواب دے۔
طالب علم کو طالب علم
حافظ کو حافظ اور صالح کو صالح اور
صاحب فرمان کو صاحب فرمان
خوب پہچانتا ہے اور جس میں یہ مادہ نہو
وہ کیا جانے اور پہچانے گا۔
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جو
جو شخص اپنے متعلق کہے تو اُس کو غور سے سنے
اور جو مناسب ہو جواب دے اور اگر
وہ مبالغہ کرے تو اُس میں
شک کرے
کیونکہ مثل مشہور ہے۔ کہ جب میں نے بات سنی
تو اس نے مبالغہ کیا میں شک میں پڑ گیا
اور جب قسم کھائی تو میں نے جان لیا کہ یہ جھوٹا ہے
بھوکون (حاجتمند) کو خدمت دینا غریبوں کا

کشتن است دیدہ و دانستہ از عہدۂ
خود باز پرس آخرت کہ در و شک نیست
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم کہ اگر
فرمان برداران بہ سبب حادثۂ روزگار
یا بہ سبب ضرورت کار سرکار
یا عدم فرصتی در مرض ملحق شوند و عذر
عدم اداے آداب مثل تعظیم
و استقبال وغیرہ نمایند مروت آنست
کہ قبول نمودہ معاف نماید۔
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم ہرگاہ
مہتمان کاغذات تیار نمودہ پیشکش
نمایند از چشم خود دیدہ و فہمیدہ
دستخط نماید، فقط بر اعتبار او نگذارد
زیرا کہ دریافت حق و باطل خاصۂ
ابنای ملوک است۔
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ملول ساختن ارکانان و محبان

مار ڈالنا ہے اور جان بوجھ کر آخرت میں
پرسش کرانا۔
فرمان روا کو لازم ہے کہ اگر
فرماں بردار گردش زمانہ یا
کسی ضرورت یا عدم فرصتی
یا مرض کے لاحق ہو جانے سے
آداب استقبال وغیرہ ادا نہ کر سکے
اور معذرت کرے تو مروت کا تقاضہ یہ ہے
کہ عذر قبول کر کے معاف کر دے۔
صاحب فرماں کو لازم ہے کہ جب
مہتمم صاحبان کاغذات تیار کر کے پیش کریں تو
اوس کو خود ملاحظہ کرے اور اچھی طرح دیکھہ کر
دستخط کرے محض اوسکے لکھنے پر اعتبار نہ کرے
کیونکہ سچ اور جھوٹ کا دریافت کرنا
بادشاہوں کا خاصہ ہے۔
صاحب فرماں کو لازم ہے کہ
ارکان ریاست، اعزہ اقربا، اور دوستوں کو رنجیدہ کرے

وعزیزان و اقربابان و دوست
و آشنایان بداست خصوص
ارکان عظیم راکہ مراد از وزیر
و نائب و مختار است و بہ دست
آوردن دل آنہا خوب

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
ہرگاہ کہ دل او بکدام امور کہ متعلق
از ریاست نباشد و دل از بس بروے
مائل گردد۔ و تدبیر انصرام او بہیچ وجہ
نگردد پس لازم است کہ از کار او بے غرضی
اختیار نماید۔ بہ قول شخصے کہ از حکیمے
پرسیدند" دارو ے مرض غرض بگو"
گفت کہ "بے غرضی"

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ظلم بر کسے نہ نماید۔ زیرا کہ ستمگاران
خبر مظلومان ، دعاے بیگانہ اثر ندارد۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است

خصوصاً بڑے رکن جیسے وزیر
اور نائب اور مختار کا رنجیدہ
کرنا بُرا ہے بلکہ بہتر یہ ہے
کہ ان کے دلون پر قبضہ
رکھے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
جب کبھی اس کا دل ایسے کام کی جانب مائل ہو
جس کا تعلق ریاست سے نہ ہو
اور اُس کے تکمیل کی کوئی تدبیر نہو سکے تو اُس سے
ہاتھ اُٹھانا لازم ہے۔
کسی کا قول ہے۔
ایک حکیم سے پوچھا جسکو غرض کی بیماری لاحق ہو
اس کی کیا دوا ہے؟ اُس نے کہا بے غرضی۔

صاحب فرماں کو لازم ہے کہ کسی پر
ظلم نہ کرے کیونکہ ظالمون کو صرف
مظلومان کی دعا لگتی ہے اور کسی کی دعا کا اثر نہیں ہوتا

صاحب فرماں کو لازم ہے

که نیکوکاران را عدو نه نماید و به اکل
و شرب دل تنگی نکرده شود و سیرچشمی
روا دارد۔

مصرع

مرد آخر بین مبارک بنده ایست
فهم و فراست و ذکا بدرجه مزید بر خود منظور نماید
نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که بر خود آرام روا ندارد بموجب۔

شعر

بهر نگهبانی خلق خدا
خواب نه کردیم بچشم آشنا
از پی آسودگی جمله تن
رنج رسانم به تن خویشتن
عادت خود چنان پیدا نماید
که در شبانه روزے بیش از
دو ساعت نجوم نقد وقت تاراج ندهد
خود را بیدار نماید درین ضمن بسیار

که اچھے آدمیوں کو اپنا دشمن نہ بناوے اور انکی کھانے
پینے مین بخل نہ کرے بلکہ سیر چشمی
جائز رکھے

مصرع

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
زیادہ تر سمجھداری اور عقلمندی سے کام لے
صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ وہ آرام طلب نہ ہو جاوے بموجب

شعر

بہر نگہبانیِ خلق خدا
خواب نہ کردیم بچشم آشنا
از پے آسودگی جملہ تن
رنج رسانم بہ تن خویشتن
ایسی عادت پیدا کرے
کہ رات دن مین اپنے قیمتی اوقات
میں سے دو گھنٹہ بیدار رہے
اسمیں بہت فائدہ ہین ایک

فائدہ اندیکے آگاہی از احوال ملک

دوم بیدار دلی بیاد حق و اگر برخلاف

آن خواہد کرد حیف است کہ این

عمر چندروزہ ناقص بہ غفلت رود

چون خواب گرانے در پیش است

وقت موجودہ غنیمت شمردہ خود را از

یاد حق و جستن احوال ملک غافل نہ نماید

فرد

میل راحت نہ کند ہر کہ سفر اندیش است

باش بیدار کہ خوابی عجبے در پیش است

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است

کہ بہ روز دربار اول بہ چوکی و پہرہ

و سپاہیان خاص و مشیران و ارکان

بہ اخلاق پیش آید یعنی تواضع پان و عطر

و چار و قہوہ و حقہ و طعام موافق مرتبہ

و حیثیت او بوجہ مناسب نماید و با مردم

خانہ نیز طعام گاہ گاہ می فرستادہ باشد

ملک کے حالات سے آگاہی

دوسرے یاد الٰہی میں بیداری اور اسکے خلاف

کرے تو اس پر افسوس ہے کہ یہ

چندروزہ زندگی غفلت میں گذارے

کیونکہ وہ زمانہ قریب ہے جب اس کو

ایک گہری نیند میں سونا پڑیگا۔ لہٰذا موجودہ وقت کو

غنیمت سمجھکر یاد الٰہی اور حالات رعایا کی تفتیش سے غافل نہ رہنا چاہئے

فرد

میل راحت نہ کند ہر کہ سفر اندیش است

باش بیدار خوابی عجبے در پیش است

صاحب فرماں کو لازم ہے

کہ دربار میں اول ملازمان فوج اور

مشیروں اور ارکان دولت سے

بہ اخلاق پیش آئے۔ یعنی پان اور عطر

چار، قہوہ، حقہ، اور کہانے سے

حسب حیثیت تواضع کرے اور عزیزوں کو

بھی کبھی کبھی خوان بھیجتا رہے کہ

کہ نسوان و طفلان آنہا بر تنہا خوری
و بے ہمتی آقاے خود حسرت نخورند۔
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ہرگاہ بہ کسے مصاحبان و ارکان
و عزیزان و برادران و اقربایان و
آشنایان کدام حادثہ مرض یا بسبب
حادثہ روزگار مصیبتے رسد و یا کدام
تقریب شادی و جشن پیش آید۔
براے تہنیت و تعزیت و عیادت
مروت آنست کہ بجانہ مذکور بالا خود
رسانیدہ شریک رنج و راحت شود اگر رفتن خود
بسبب کدام ضرورت یا مصلحت مناسب ندانند نائبے
کسے را بخانہ او فرستند و سلوک شمع رنج بدینا
ر و زر و پارچہ و عمامہ مطابق مصلحت دریغ ندارد
دنیا گذشتنی و گذاشتنیست لہذا
باہمہ ساختنیست۔
نکتہ صاحب فرمان را لازم است

کہ ان کی عورتیں اور بچے اپنے آقا کی تنہا
خوری پر حسرت نہ کریں۔
صاحب فرماں کو لازم ہے کہ
جب کوئی مصاحبوں، ارکان دولت
عزیزوں، بھائی بندوں، اور
دوستوں میں سے بیماری کی وجہ سے
یا حادثہ روزگار سے مبتلائے مصیبت ہو جاوے یا
کوئی تقریب شادی اور جشن کی ہو تو
تہنیت تقریب اور عیادت کے لئے
اُن کے گھر جاوے اور رنج و راحت کا
شریک ہو اور اگر کسی ضرورت یا مصلحت سے
خود نہ جا سکے تو اپنے کسی نائب کو ان کے گھر بھیجے
اور اپنے عدم شرکت کا معاوضہ، روپیہ، کپڑے
اور عمامے سے مطابق مصلحت کر دے
کیونکہ دنیا فانی ہے۔ لہذا سب سے
میل ملاپ رکھنا چاہئے۔
صاحب فرماں کو لازم ہے

وقت سفر یا جنگ در عمل خود یا غیر
بے موقع نہ نماید و برائے تدبیر این
کار خود متوجہ بودہ باشد و یا کسے را
از بندگان رکاب فہمیدہ و سنجیدہ
تجویز کند۔

سفر یا جنگ میں اپنی ذات یا
دوسروں کے ساتھ کوئی بے موقع کام
نہ کرے اور خود انصرام کے لئے متوجہ ہو
یا ہمراہیان میں سے کوئی ہوشیار شخص کو
تجویز کرے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ دوستی با کسے نہ نماید کہ از سبب
بدی مردمان آنرا بدگویند۔ زیرا کہ
نفس امارہ نمی گذارد کہ آدم عمل صالح
بکند و زاد راہ عقبیٰ بردارد و گرنہ
ہمہ می دانند کہ ظلم و کار بد کردن بد است

صاحب فرماں کو لازم ہے
کہ ایسے شخص سے دوستی نہ کرے جو اپنے اعمال کی وجہ سے
بدنام ہو، کیونکہ نفس امارہ
انسان کو نیک عمل کی اجازت
نہیں دیتا ہے اور توشہ آخرت سے روکتا ہے
ورنہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ ظلم اور بدکاری معیوب ہے

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ تا تواند در نیک نامی و نظم و نسق
ریاست خود را مصروف دارد ۵

صاحب فرماں کو لازم ہے
کہ بقدر امکان نیک نامی اور انتظام
ریاست میں متوجہ رہے۔

اگر بہ سیر چمن می روی قدم بردار
کہ ہمچو رنگ حنا می رود بہار از دست

اگر بہ سیر چمن می روی قدم بردار
کہ ہمچو رنگ حنا می رود بہار از دست

نکتہ۔ مال محبوب خلائق است

دولت محبوب خلائق ہے

نزد هر کسے که باشد تعظیمش کند
و بفرادان قیل وقال فریفته
خود می سازند چون از دست او
برود پیرامونش نگردد۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که کار امروز را بر فردا نگذارد و فردا را
امروز بعمل نه آرد۔ امروز همان به که
فردا بکار آید که امروز بعمل آید۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که عمر خود در اشتکار مصروف نه نماید
زیرا که سیر و شکار کار بیکاران است
اگر فکر عقبیٰ باشد فهو المراد۔

بے خبران را ذوق صید افگنی
و عالی همتان را فکر قلعه شکنی هر که دامو
دنیوی عمر خود بلهو و لعب می گذارد
و کارے نمی آید فردا خدا را
چه جواب باید داد۔

هر شخص اس کی عزت کرتا ہے
دولتمند لمبی چوڑی باتوں سے اپنا گرویدہ
بناتے ہیں لیکن جب ہاتھ سے نکل جائے تو
پھر اس کے گرد نہ بھٹکنا چاہیئے۔

صاحب فرماں کو لازم ہے
کہ آج کے کام کو کل پر نہ اُٹھا رکھے اور کل کے کام کو
آج نہ کرے آج کے لیئے وہی بہتر ہے کہ کل کام آئے
اور جو آج کر لیا جائے گا وہی کل کام آئے گا۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
اپنی عمر کو شکار میں صرف نہ کرے
کیونکہ شکار نکموں کا کام ہے اگر بجائے اسکو
آخرت کی فکر ہو تو سبحان اللہ۔

بے خبر شکار کی دھن میں رہتے ہیں اور
بلند ہمت قلعہ شکنی کی تدبیر میں جو فرمانروا
دنیا میں اپنی عمر لہو و لعب میں گذارتا ہے
اور اس سے کچھ نہیں ہو سکتا معلوم نہیں کہ وہ کل خدا کو
کیا جواب دے گا۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ نزدیک پینٹھ (لفظ ہندی) قدیم کہ تمام اجناس
ہمان جا آمدہ باشد بازار دیگر آباد نہ نماید
کہ درین امر موجب بدانتظامی است
باید کہ بدستور قدیم تمام رسد۔ ہمان جا کہ
از قدیم آمدہ باشد برساند فکر دیگر
جا ضرورت ندارد۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جس قدیم بازار میں ہر قسم کا مال آتا ہے
اُس کے قریب دوسرا نیا بازار نہ لگاوُ
کیونکہ یہ امر باعث بدانتظامی ہے
لہذا دستور قدیم کے مطابق تمام رسد اُسی بازار میں
جمع ہو جدید بازار کی ضرورت
نہیں ہے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ خبر تھانہ داران و قلعہ داران چہ دور
نزدیک داشتہ باشد و ہر گاہ کہ کسے
از عادت بد خلل در انتظام اندازد
فی الفور در تدارک آن سعی بلیغ نماید
و چشم پوشی از بدکرداران موجب
بے ہمتی است۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ تھانے داروں اور قلعہ داروں کی خواہ
نزدیک ہو یا دور خبر رکھے اور جو اون میں
اپنی خراب عادت کی وجہ سے انتظام میں
رخنہ اندازی کرے اس کے تدارک میں
فوراً پوری کوشش کی جاے بداعمالوں سے چشم
پوشی بے ہمتی کی دلیل ہے

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ قمار بازان و مخنثان و نسوان بد افعال
را در ملک خود باعزت و وقار ندارد۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جواریوں، ہیجڑوں اور بدچلن عورتوں کو
ملک میں عزت و وقار سے نہ رکھے

در محفل خود دخل نه دهد و تا تواند در بدر
کنانیدن مخنثان و اخراج قمار
بازان دریغ نه نماید۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که رحم بر احوال خلائق کند که پامال نشود

نکته صاحب فرمان را لازم است
که خدمت سوانح نگاری به کسے سپارد
که در حقیقت سوانح نگار باشد و بعد تفویض
خدمت از تجسس حال و غافل نه باشد
و تمام امور سلطنت را بر تحریر سوانح نگار
نگذارد زیرا که احوال اخبار مشتمل بر کذب
و صدق باشد۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که بیت المال را در صرف مسلمانان نماید
و مشکوک داخل خزانه نه شود۔ و اگر باشد
بجاے صرف مسلمانان در خرچ دیگر آید
یعنی در یک خزانه نماند۔

نہ اپنی محفل میں اِن کو آنے دے
اور جہاں تک ہو سکے ہیجڑوں اور جواریوں کو
شہر بدر کرے۔

صاحب فرماں کو لازم ہے کہ مخلوق کے
حال پر رحم کرے اور اُن کو پامالی سے بچائے

صاحب فرماں کو لازم ہے کہ خدمت
وقائع نگاری ایسے شخص کو سپرد کرے
جو فی الحقیقت سوانح نگار ہو اور تفویض
خدمت کے بعد اُسکے چال چلن کی بھی تفتیش سے غافل نہ رہے
اور وقائع نگار کی تحریر پر جملہ امور ریاست
منحصر نہ رکھے کیونکہ تمام چیزوں میں جھوٹ
اور سچ کا احتمال رہتا ہے۔

صاحب فرماں کو لازم ہے کہ
بیت المال کا روپیہ مسلمانوں پر صرف کرے
اور ناجائز آمدنی (محصول شراب وغیرہ) خزانہ میں
داخل نہ ہو اور آمدنی دوسری مدات میں خرچ ہو
اور الگ رکھی جاے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
ہر گاہ کہ خبر بیجک[۵۱] آید بتجسس و تلاشی
و حروف و عبارت آن بخوبی نماید و ہر کہ
عبارت او خواند یا خبر او رساند تحسین
و آفرین و عنایت دریغ نہ نماید۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ قدیمانہ را باندک شکایت بر انداختن
و از جدید آن توقع کار داشتن
محض بے معنی۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ فسق و فجور۔ و بخل و کذب، و غمازی
و حسد، بر خود گوارا نہ نماید و اگر کسے
این شیوہ اختیار کند بر قول و فعل او
عمل در انتظام مہام تا مقدور نشود
نہ نماید و در مصاحبت و محفل بار او دخل
او نباشد تنسیق مہام و خیر خواہی و انتظام

صاحب فرماں کو لازم ہے کہ
جب کوئی قدیم کتبہ بر آمد ہو تو کامل
تحقیقات سے اُسکی عبارت پڑہوائی جائے اور جو شخص
کتبہ کی عبارت پڑہے یا اُس کی خبر لائے
اس کی تعریف کیجائے اور انعام دیا جائے

صاحب فرماں کو لازم ہے
کہ ملازمان قدیم کو ادنیٰ شکایت پر اپنے درجہ سے
گرانا اور نئے نوکروں سے کام کی توقع رکھنا
ایک بے معنی سی بات ہے۔

صاحب فرماں کو لازم ہے
کہ فسق و فجور۔ کنجوسی، جھوٹ، و چغل خوری
اور حسد سے اپنی ذات کو محفوظ رکھے اور جسمیں
یہ باتیں ہوں اُس کے قول فعل پر انتظام ریاست
میں حتی الوسع عمل نہ کرے اور اپنی مصاحبت
اور محفل میں اس کو دخل نہ دے
انتظام حکومت اور نظام

[۵۱] بیجک در اصلاح بھوپال ب آثار قدیمہ را گویند۔

سلطنت ورفاه خلق آلہی ذمہ مردان
صالح است ومال چون قارون جمع
ساختنی نہ وخیرات مبرات
موجب خیر جان ومال است مطابق
بیت۔

این نہ مردانند این ہا صورتند
کشتہ مال اند محو شہوتند

نکتہ۔ یاد دار خدارا، نگہدار وفارا
سخت دار دین راگرو کن علم را بجو خشم را
بیزار باش ہمنشین بدہوش عیب آشنارا
بردار جور ضعیفان، بدہ داد مظلومان،
بستان تہنیت جاودان۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ در اکل وشرب تمیز دارد راحت تن
در قلت طعام است وراحت دل
در قلت انتقام وراحت روح در قلت کلام

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است

سلطنت اور مخلوق الہی کی رفاہیت نیک لوگونکے
ذمہ ہے۔ اور قارون کے مال جمع کرنیکے
لائق نہین ہے۔ خیرات اور نیکیان کرنا
باعث سلامتی جان ومال کی ہے۔

بیت

این نہ مردانند این ہا صورتند
کشتہ مال اند محو شہوتند

خدا کو یاد رکہہ، وفا کو نگاہ رکہہ
دین پر سختی سے عمل کر، علم کا بندہ ہو جا غصہ کو کہا
ہمنشین غافل عیب آشنا سے
بیزار رہ، ضعیفون کا انصاف کر مظلومون کا
انصاف دے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ کہانے پینے مین امتیاز رکہے جسمانی
راحت کمی کہانے مین ہے اور دل کی راحت
کمی انتقام مین اور راحت نفس قلت کلام مین

صاحب فرمان کو لازم ہے

که از تنگ دستی نه نالد و صبر پیش گیرد چنانچه از لذت دنیا درگذشت از لذت آخر هم محروم نه ماند۔

که تنگ دستی کی شکایت نه کرے اور صبر اختیار کرے۔ کیونکہ جب دنیا کی لذت کو چھوڑ دیا تو لذت آخرت سے محروم نه رہے۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است که آدم شناسی نماید آدم شناسی صفت انسان است و فیض پاشی کفارهٔ کافری

صاحب فرمان کو لازم ہے مردم شناسی کرے اور مردم شناسی آدمی کیلئے ایک وصف ہے اور فیاضی مقصدوری کا کفارہ ہے

نکته۔ امرا و وزرا و ارکان ریاست را لازم که باهم موافقت دارند و از اغراض نفس خود کار ولینعمت خود که در حقیقت کار خدا است بسبب منافقت باهم دیگر خراب و ابتر نه نمایند۔

امرا، وزرا، اور ارکان ریاست کو لازم ہے که باہم متفق رہین اور اپنی ذاتی اغراض سے ولی نعمت کے کام کو جو حقیقت مین خدا کا کام ہے باہمی جھگڑون سے خراب اور ابتر نه کرین۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است که احتیاط در هر باب از ماکولات و مشروبات لازم داند۔

صاحب فرمان کو لازم ہے که کھانے پینے مین ہر قسم کی احتیاط رکھے۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است که هرگاه که کسے از امرا و یا وزرا انتقضا سپارند خلعت ماتمی برائے پسر و یا دیگر

صاحب فرمان کو لازم ہے که جب کوئی امیر یا وزیر انتقال کر جائے تو خلعت ماتمی اس کے بیٹے یا رشتہ دارون مین سے

لواحقین باقی ماندہ را حسب لیاقت
وحوصلہ عطا نماید زیراکہ دنیا قافلہ ایست
کلان پیش وپس روان واگر از وارثان
باقی ماندہ متوفی مذکور قابل عہدہ باشند
از عنایت عہدہ ہم دریغ نہ نماید والا
صرف روزگار وغیرہ۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم
کہ جاگیرداران علاقہ خود را آن قدر
دوست نداند کہ محل تمام اعتماد برآید
بگذارد وآن قدر دشمنی از و پیدا نماید
کہ ہر فتنہ وفساد از ذات شان بوقوع آید
ودر عنایت نمودن جاگیر ہر بار تامل
وفکر ومشورہ نمودہ عنایت نماید چنان نشود
کہ در عنایت جاگیر حصہ چہارم یا نصف
از مقدار ریاست در قبضہ وتصرف
جاگیرداران آید۔ زیراکہ اکثر فساد در ریاست
از جاگیرداران وبرادران بوقوع می آید

جو باقی رہا ہو حسب لیاقت وحوصلہ
عطا کرے کیونکہ دنیا ایک بڑا چلتا ہوا قافلہ ہے
اور اگر وارثان متوفی میں سے کوئی شخص
قابل خدمت ہو تو عطائے خدمت سے بھی
دریغ نہ کرے ورنہ معمولی نوکری
تو ضرور ہی دیدے۔

صاحب فرماں کو لازم ہے
کہ اپنے علاقہ کے جاگیرداروں کو اس قدر
دوست نہ سمجھے کہ جن پر اعتماد کیا جائے
اور اس قدر دشمنی بھی ظاہر نہ کرے
کہ اُن کی ذات سے فتنہ وفساد اُٹھ کھڑے ہوں
عطائے جاگیر میں ہر مرتبہ فکر، غور، تامل
اور مشورہ کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ عطائے
جاگیر میں بقدر چہارم یا نصف کے
قبضہ وتصرف جاگیرداروں میں
چلی جائے۔ کیونکہ اکثر ریاست میں فساد
جاگیرداروں اور بھائی بندوں سے کھڑا ہوا ہے

نکتہ۔ صاحب فرماں را لازم است
کہ در وجہ سپاہ پرگنات و محال ندارد
بلکہ تنخواہ جمیع ملازماں را در خزانہ وارد
و دستور تقسیم تنخواہ ماہانہ وارد دراں فرق
نہ نماید کہ از رسیدن تنخواہ ماہ بماہ
سپاہیان خوش می باشند و کار سرکار را
بہ چستی و چالاکی می نمایند، و اگرچہ خدا
نخواستہ درین تقسیم فرقے برود پس
ہماں قدر کار سرکار بہ سستی و خرابی رود
و قطع نظر ازیں طریقہ سپاہ رنگے
دیگر خواہد گرفت و از نیافتن تنخواہ
ماہ بماہ بہ سبب کار ضروری ہر سپاہی
از مہاجنان قرض گرفتہ کار روائی خواہند
نمود، تا دراں قباحت دیگر پیدا خواہد
گردید کہ یکے رعایائے سرکار کہ بنافع
سود ہزارہا مبلغان حسب درخواست
غرض مندی دہند و ازو بروقت ضرورت

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ فوج کی تنخواہ مین پرگنہ اور تحصیل کو مکفول نہ کرے
بلکہ تمام تنخواہ ملازمان کی خزانہ مین رکھے
اور تنخواہ ماہانہ تقسیم کرتا رہے اس مین فرق نہو
کیونکہ ماہ بماہ تنخواہ پانے سے سپاہی
خوش رہتے ہین اور خدمات سرکاری کو
اچھی طرح انجام دیتے ہین اور اگر خدا
نخواستہ تقسیم تنخواہ مین فرق پڑ جاے
تو اسی قدر سرکاری کام مین خرابی پیدا ہوتی ہے
قطع نظر اس کے خدا جانے فوج کیا
طرز اختیار کرے اور تنخواہ نہ ملنے پر
ضروری کاموں کی وجہ سے ہر سپاہی
مہاجنوں سے قرض لیکر کام چلاتا ہے
اس مین دوسری قباحت پیدا ہوتی ہے
اور رعایا سود کے لالچ سے ہزارہا
روپیہ حاجتمندون کو دیتی ہے
اور ان سے ضرورت کے وقت

قطع نظر سود اصل ہم نمی یابند۔
و انتظام عدالت ہم چنان باید بوقوع
نخواہد آمد و کثرت مستغیثان بسیار و حاکم
از حکم عدل پریشان و در فہمیدن حساب
از سپاہیان یا مہاجنان وغیرہ نظر مروت
نہ نماید زیرا کہ حساب حساب است
و برائے فہمیدن آدم معتمد و حق شناس
بے غرض مقرر نماید۔ اگر بذاتہ این امر را
بر خود اختیار نماید انسب و اولیٰ است
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ خواجہ سرائے و یا مخنث وغیرہ کہ
رعب آن بر خلائق نباشد بجائے
عامل نہ باید کرد
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ پیران را کدام خدمت نسپارد
و خدمت او برخود دارد زیرا کہ
پیری و صد عیب چنین گفتہ اند۔

سود کیا اصل ہی نہیں ملتا۔
اور انتظام عدالت کا بھی درست نہیں ہوتا
مدعیوں کی کثرت ہوتی ہے اور حاکم
منصفانہ حکم دینے میں پریشان ہوتا ہے
اور سپاہیوں اور مہاجنوں سے حساب
فہمی میں مروت نہ کرنا چاہیئے۔
اور حساب فہمی کے لئے حق شناس
اور معتمد اور بے غرض آدمی مقرر کرنا چاہیئے
اور اگر بذات خاص یہ کام کرے اور بھی بہتر ہے
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
خواجہ سرایان ہجڑے وغیرہ کو
عامل نہ مقرر کرے۔ کیونکہ اُن کا اثر رعایا پر
نہیں پڑتا۔
صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ ضعیفوں کو کوئی خدمت نہ سپرد کرے
بلکہ رئیس کو خود اُن کی خدمت کرنا چاہیئے کیونکہ
یہ مثل مشہور ہے ”پیری و صد عیب“

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ از کسے کہ کار برائے خود بگیرد۔ او را ایذا
و رنج نہ رساند و از خود ناخوشنود نہ دارد
و کلام بدیعنی کہ سراسر مطلب فوت از و شود
بر زبان نیارد و الا کار خود را خراب
و برباد کردن است۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جس شخص سے کوئی کام اپنا نکالنا ہو تو
اس کو تکلیف نہ دے اور ناراض نہ کرے
اور کوئی ایسی بری بات نہ کہے جس سے
مطلب فوت ہوتا ہو۔ اور اگر ایسا کیا جائے
تو اپنے ہی کام کا خراب اور برباد کرنا ہے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ اسپان و شتران چست و چالاک را
مرغوب و مطلوب دارد و در تجسس و تلاش
آن سعی بلیغ نماید کہ بروقت کار۔ کار آمدنی است
و نام اسپان و شتران بہتر و خوب موسوم نماید

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ گھوڑے اور اونٹ تیز رفتار رکھے
اور حتے الوسع اُن کی تلاش میں
سعی بلیغ کرے کہ بوقت پر کام آنے والے ہیں
گھوڑوں اور اونٹوں کی نام بھی اچھے رکھنا چاہئے

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ در تمام ملک خبر مال دفینہ داشتہ باشد
و از تغلب زمینداران خبردار و آگاہ
بودہ باشد و بعد تحقیق در اخذ آن اغماض
و تغافل نہ برد۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ تمام ملک میں برآمدگی دفینہ کی خبر رکھے
اور زمینداروں کے تغلب سے آگاہ رہے
اور جب تغلب ثابت ہو جائے تو اوس کی
وصولی میں چشم پوشی اور غفلت نہ کرے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است

صاحب فرمان کو لازم ہے

که نزد اولاد خود شخصے را بگذارد که انجام کار
به خبردار واز فتنه وفساد مفسده عظیم
دست آنها را کوتاه دارد ودر تربیت
وصلاح سعی بلیغ نماید، نه باشد که از تعلیم
وتلقین او کار خلل بوقوع آید۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که در محاصرهٔ قلعهٔ غنیم لئیم یا در میدان جنگ
هر گاه که رود اول بندوبست رسد
سامان جنگ مثال توپ بندوق وبارود
وغیره مهیا ودرست دارد وصرف خود را
بر جنگ مصروف نسازد۔

انشاء الله تعالیٰ یقین که زود بران غالب آید
وکارش از شدت بآسانی رسد۔ زیرا که
کار جنگیدن دیگر، ودر دعوی صادق
بر آمدن دیگر مقدور از جنگ احتراز
واغماض کند وحرف لاف زنی
بزبان لشکریان خود آوردن نه دهد۔

کہ اپنی اولاد کے پاس ایسے شخص کو نگران مقرر کرے
جو تجربہ کار اور فتنہ اور فساد اور بڑے جھگڑوں سے
اُن کو باز رکھے تربیت، صلاحیت میں
بڑی کوشش کرے ایسا نہ ہو کہ اس کی تعلیم
وتربیت سے کام میں خلل پڑے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جب کسی دشمن کے قلعہ کا محاصرہ کرے
یا میدان جنگ میں جاے تو سب سے پہلے رسد
اور سامان جنگ کا بندوبست کرے جیسے توپ بندوق کیلئے
بارود وغیرہ۔ اور ذاتی صرفہ کو اصراف
جنگ پر مقدم نہ رکھے۔

اس تدبیر سے انشاء اللہ یقین ہے کہ جلد دشمن پر غالب ہو
اور کام آسانی سے ہو جاے کیونکہ کسی
دعوے کا پورا ہونا امر دیگر ہے۔
اور جنگ کار دیگر ہے حتی الوسع
جنگ سے پرہیز اور چشم پوشی کرنا چاہئے
اور اپنے سپاہیوں کو بدزبانی سے روکے

ولطف بیحد بوقت جنگ بر لشکریان خود نماید
چنانچه بنده‌ها را فریفته کردن بکدام چیز نیست
الا بلطف۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که کسے که باو حاجت دارد۔ یاد دارد
و بخاطر آرد که از کجا آمده و از کجا خواهی رفت
دنیا چو رباط و ما دران مهمانیم۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که بحرکات و سکنات خود انهماک دارد
که نزد عام و خاص سودا که عبارت است
از جنون محض ظاهر نشود۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که تلاش مجرمان با نام و نشان خوب
دریافته و تحقیق نموده باشد و بر گفته اهل
غرض گوش ندارد۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که جواسیس متواتر جابجا دارد

اور لڑائی کے موقع پر سپاہیوں پر از حد مہربانی کرے
کیونکہ انسان صرف مہربانی سے فریفتہ
و شیفتہ ہو سکتے ہیں۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جو شخص اس کے پاس بحیثیت حاجتمند آئے
اسکو یاد رکھے اور خیال کرے کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔
اور کہاں جائیگا کیونکہ دنیا ایک مہمان خانہ ہے جسکے اندر ہم مہمان ہیں

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
اپنی حرکات پر توجہ رکھے
کہ عوام و خواص کے نزدیک دیوانہ
محض نہ سمجھا جاوے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ مجرموں کی تلاش اون کے نام اور
پتہ کے ساتھ اچھی طرح کرے کسی اہل
غرض کی بات سماعت نہ کرے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ مخبروں کو جابجا تعینات کرے

وازو اخبار مردمان آواره غافل نباشد
تیر از کمان جسته و وقت از دست رفته
را علاج نیست۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که هر بار در قهر و خشم تامل نه کند۔

گفت عیسی را یکے هشیار مرد
چیست در هستی ز جمله صعب تر
گفت اے جان صعب تر خشم خدا است
که ازو دوزخ همه لرزد چو مار
گفت از خشم خدا چه بود امان
گفت ترک خشم خویش اندر زمان

نکته۔ حسنات العارفین بر اصحاب فرمان
این است که عیادت بیمار نماید۔ و گرسنه
را طعام و برهنه را پارچه بدهد۔ زیرا که
گرسنه را خورانیدن و برهنه را
پوشانیدن موجب رضاے خدا است
اسباب خوشی خالق در خوشنودی

آوارہ گرد لوگون سے غافل نہ رہے
کیونکہ جب تیر کمان سے اور وقت ہاتھ سے گذر جاے
تو اس کا علاج نہین ہے۔

صاحب فرمان کو لازم ہی کہ قہر
وغصہ کے موقع پہ ہر مرتبہ تامل ہی کا کام لے جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہی

گفت عیسی را یکے هشیار مرد
چیست در هستی ز جمله صعب تر
گفت اے جان صعب تر خشم خدا است
که ازو دوزخ همه لرزد چو مار
گفت از خشم خدا چه بود امان
گفت ترک خشم خویش اندر زمان

صاحب فرمان کے لیے بیمار کی عیادت کرنا بھی داخل
حسنات ہے اسی طرح بھوکے کو کھانا
اور ننگے کو کپڑا دینا یہ دونون
باتین خدا کی رضامندی کا
باعث ہین مخلوق کے راضی
رہنے سے خدا بھی راضی رہتا ہے اور

خلائق وخیر عافیت عقبیٰ در عدالت است

نکتہ ـ صاحب فرمان را لازم کہ تلاش آدم خوب دارد ـ وبہر جا کہ مسموع شود از رابطہ تحریر یا بہ حکمت عملی طلب نماید وگوش بر اہل غرض ندارد و صاحب خرد باید کہ دریابد وبآنہا پردازد وکار خود را بسازد ومقصدی خوب را تا تواند با آسودگی تمام نزد خود دارد وتفحص آن نماید و در رشد و رفاہ مساعی نماید

نکتہ ـ صاحب فرمان را لازم کہ اضافہ عمل کہ وصول شدنی نباشد وعمل آن کاغذی باشد وپرگنہ از جمع می افتد ورعایا ویران شود اگر بجاے یک روپیہ دہ لکھہ بیارد منظور نہ دارد ـ

نکتہ ـ صاحب فرمان را لازم کہ در عمل خود چوکی جای کہ خطر باشد ـ براے حفاظت مسافران وگذربانان قائم نماید تا از حمایت آن غربا بسلامتی راہ برند

نکتہ صاحب فرمان را لازم است کہ ہرگاہ کسے را خدمت سپارد بر قول اہل حسد او را نہ بر اندازد

آخرت کی خیریت عدالت مین ہے ـ

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ ہمیشہ اچھے آدمی کی تلاش مین رہے اور جہان کہین سنا جاے وہان سے ذریعہ تحریر یا حکمت عملی سے طلب کرنا چاہیے اور طلبی سے پہلے خود ہی انکا حال دریافت کرے اور کسی اہل غرض کی بات نہ سنے عقلمند آدمی کو چاہیئے کہ ان امور کو سمجھے اور اسپر عمل کرے اور اپنا کام نکالے متصدی کو جہانتک ہو سکے اپنے پاس آرام سے رکھے اور اُسکی فکر کرتا رہے اور اسکی بھلائی کی کوشش کرے

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ ایسے اضافہ جمع کو جو وصول نہ ہو سکے اور محض کاغذی ہو اور جس سے پرگنہ اپنے درجہ سے گر جاے اور رعایا تباہ ہو جاے اگر بجاے ایک روپیہ کے دس لاکھہ بھی ہو تو منظور نہ کرے ـ

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ اپنے علاقہ مین جو مقامات مخدوش ہون تو وہان مسافرون اور راہ گیرون کے لیئے چوکی قائم کرے تاکہ اُن کی حمایت مین غربا بسلامتی سے راہ طے کرین ـ

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جب کسیکو کوئی خدمت سپرد کرے تو اوسکو اہل حسد کے کہنے سے الگ نہ کرے

نکتہ۔ دیوان را باید کہ برادر وخویش را کار نفرماید۔

دیوان ریاست کو چاہئے کہ وہ اپنے بھائی اور عزیز کو کسی خدمت پر مقرر نہ کرے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است کہ آدم ہر صفت را طلب نمودہ برائے تفحص وامتحان وے تفویض ارکان نماید تا بعد تحقیق وتلاش کامل خدمت لائق تجویز کنند

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ ہر قابلیت کے لوگوں کو طلب کرکے ارکان دولت کی سپرد کرے اور امتحان کے بعد انکو حسب حال خدمت سپرد کی جائے

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است کہ ہرگاہ کسے از وزرا یا امرا وارکان بمیرد تا برائے مقرر نمودن بجایش اول چند اسم نوشتہ نزد خود دارد ومشاورت با مشیران وارکان نماید کہ این خدمت کردن می تواند یا نہ۔ زیرا کہ کار سرکار بہ کسے سپارد کہ جوہر کاردانی ودماغ معاملہ دانی داشتہ باشد وبعلیل غرض ومائل بطرف بود۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جب کوئی وزیر یا امیر کا انتقال ہو جائے تو اس کے قائم مقام کے لئے چند نام لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان کی نسبت مشیروں سے پوچھے کہ اس خدمت کے اہل ہیں یا نہیں کیونکہ کار سرکار ایسے شخص کو سپرد کرنا چاہئے کہ جن میں کام کرنے کا جوہر اور معاملہ فہمی کا دماغ ہو اور مبتلائے غرض نہ ہو اور کسی کی جانب مائل نہ ہو۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است

صاحب فرمان کو لازم ہے

که نوکران را به دل دارد و دلداری
آن نماید - و هرگاه که ازان ها کار تحسین
بوقوع آید الفاظ متین کرده کار آن
روبروی شان بگوید و آفرین باو نماید
که چنین می باید نوکران پر دل در هر
کار جان می دهند و بی جوهران مغرور
کاری نمی کنند کارها را کار
فرما آب و تاب می دهند -

نکته - صاحب فرمان را لازم است
که اگر امرا و وزرا کدام افعال بد که موجب
بدنامی رئیس باشد بر خود روا دارد
او را طلبیده بگوید و یا حکم رساند که قدم
از حد نگذارد - و مکافات را حاضر باشد -

نکته - صاحب فرمان را لازم است
هرگاه که قلعه را فتح نماید بعد آن چنان
انتظام نماید که بار دیگر چنان فتنه
از باغیان که فرار شده اند پیدا نشود

نوکرون کو مطمئن رکھے اور اُن کی دلداری
کرتا رہے - اور جب اُن سے قابل تعریف
کام انجام پاسے تو متین الفاظ مین اُن کی
خدمت دہرائی جاے اور تحسین کیجاے
ایسے نوکر ہر کام مین جان لڑا دیتے ہین
اور مغرور بے ہنرون سے کچھ
نہین ہو سکتا - بلکہ کامون کو اُن کے
کرنے والے رونق دیتے ہین -

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کسی امیر اور وزیر سے ایسا فعل بد صادر
ہو جاے جس سے رئیس کی بدنامی ہو تو
اُس کو بلا کر سمجھا دے یا حکم بھیجدے کہ دیکھو صاحب
اپنی حد سے قدم باہر نہ رکھو ورنہ سزا کیلئے تیار رہو

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جب کوئی قلعہ فتح کرے تو اوس کا
ایسا انتظام کرے کہ دوبارہ فرار
شدہ باغی بھی فساد نہ کرسکین

وچنان دست بندد که سر به فساد نه کشند
ع مرد آخر بین مبارک بنده ایست
نکته۔ صاحب قربان را لازم است
که هر بار تامل در نشیب و فراز زمانه نماید
وچنان نه فهمد که زمانه از ما وفا خواهد نمود
از گردش روزگار چنان می شود که دانا
و شریف حیران و نادان و اجلاف
شادان و فرحان می باشد به مصداق
این داستان (نقل) در زمانه سلف
چند کلاغ در صفت کیگان جمع شدند
کیگے معترض گردید که در صفت خوبان
بر و چه زاغ بخندید که زمانه حال در ما و
شما فرقے نمی کند کیکے از ان میان
بر زبان خود گفت نے در زمان
مستقبل شما را از شهر به صحرا خواهند
راند و ما را در بلاد و امصار جا خواهند
داد بر محاسن خود نه نازید۔

اور اُنکو ایسا بیکار کر دیا جاے کہ پھر سر نہ اُٹھا سکین
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
صاحب قربان کو لازم ہے
کہ نشیب و فراز زمانہ مین ہر مرتبہ غور کرے
اور یہ نہ سمجھے کہ زمانہ ہم سے وفا کریگا
گردش زمانہ سے ایسا ہوتا ہے کہ
عقلمند و شریف آدمی حیران پھرتے ہین
اور کمینے خوش و خرم رہتے ہین چنانچہ
مثل مشہور ہے۔ کہ اگلے زمانہ مین کچھ کوے
ہنسون کے غول مین جا ملے ایک ہنس نے کہا کہ اپنے
غول مین چلے جاو کوے نے ہنسکر کہا کہ موجودہ زمانہ نے
ہم مین اور تم مین کوئی فرق
نہین رکھا ہے یہ سن کر ہنس
بولا کہ آیندہ زمانہ مین تم کو شہر سے
جنگل مین بھگا دینگے اور ہم کو جنگل سے
شہرون مین لاکر بسا دینگے لہذا اپنی
خوبیون پر نہ اتراو۔

نکتہ - صاحب فرمان را لازم است	صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ لباس خود مطابق رواج خود دارد	کہ اپنا لباس ملک کے رواج کی مطابق رکھے
و اگر کسے از امرا و وزرا خلاف رواج	اگر کوئی امیر و وزیر خلاف رواج
ملک پوشش دیگر اختیار نماید آن را	ملک کے دوسرا لباس پہنے تو اون کو
ممانعت نماید کہ مطابق رواج خود	منع کر دے ملکی لباس کا استعمال
پوشیدن مناسب است	بہتر ہے۔
نکتہ - صاحب فرمان را لازم است	صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
کہ اگر کدام از امرا و وزرا در حضوری	ایسے وقت مین کہ کوئی امیر یا وزیر
حاضر نہ باشند و کدام مہم مالی و ملکی	موجود نہ ہوا اور کوئی مالی یا ملکی مہم
پیش آید تا آن امرا از و بہ طلبید	در پیش ہو تو اول اون کو طلب کرے
و بعد رسیدن آن صلاح از و گرفتہ	اور جب وہ آجائین تو اون سے صلاح لیکر
مہم در پیش را کار فرما شود۔	مہم موجودہ کا بندوبست کرے۔
نکتہ - صاحب فرمان را لازم است	صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ سوداگران برائے قوت پروری	کہ سوداگرون کو جو اپنی شکم پری کیلئے
در شہر او می آیند خبردار دکہ ساکنان	اس کے ملک مین آتے ہین اونکی خبر رکھے
شہر از و اشیا و اسپان وغیرہ خریدہ	ایسا نہ ہو کہ گھوڑے وغیرہ خرید
چنان نہ نمایند کہ قیمت آن ندہند	کرکے دام دین اور وہ بیچارے

واو بیچاره سرگردان و پریشان باند
نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که اگر کدام مهم در امور مالی یا جنگ
پیش آید و آن بسبب بداعتدالی
و یا بےندهی ملازمان و مشیران و ارکان
و برادران و یا بسبب نا آزموده کاری
یا بسوء تدبیر انصرام آن بخوبی رو نه دهد
و گوهر مراد بکف نه آید۔ تدبیر را یک قلم
از دل فرو نه گذارد۔ عجلت را هم روا نه
دارد بتدریج و آهسته برای درستی
آن متفکر باند و تا مقدور فکر سلیم در انصرام
آن امر نموده مراد را بدست در آرد
ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔
نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که بر دین خود برقرار ماند و احکام دین
از علمای اهل سنت مطابق قرآن و تفسیر
و احادیث صحیح بخوبی دریافت نموده

پریشان و سرگردان پھرین۔
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
کہ اگر کوئی مہم امور مالی مین یا جنگ
در پیش ہو اور اس کا باعث نوکرون کی
بے اعتدالی یا عدم توجہی مشیرون
اور بھائی بندون کی ہو یا ناتجربہ کاری
اور بے تدبیری سے اُس کا اچھا
انتظام نہ ہوسکتا ہو۔ اور مطلب براری
نہ ہوتی ہو تو یک لخت تدبیر کو نہ چھوڑ بیٹھے
اور جلدی بھی نہ کرے اور آہستگی کی ساتھ
اسکی تدبیر سوچتا رہے اور فکر سلیم کے
ساتھ انتظام کرکے کامیابی حاصل کرے
اگر پدر نتواند پسر تمام کند
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
اپنے مذہب پر قائم رہے اور دین کے احکام
علمائے اہل سنت سے مطابق قرآن و تفسیر
اور صحیح حدیث کے دریافت کرے۔

بر آن عمل نماید و کدام بدعت مثلاً
حاضری دستر خوان و نیاز منت وغیرہ
کہ مذموات از دین است بسبب
ہم نشینی دوستان بد دین عمل نماید
استغفروا اللہ ربی من کل
ذنب واتوب الیہ ط
نکتہ - صاحب فرمان را لازم است
کہ مہر خود را بہ خطاب طول و طویل
کندہ نہ نماید صرف نام یا خطاب بادشاہی
کہ باد عنایت شود کندانیدن مضائقہ نیست
دانی کہ بر نگین سلیمان چہ نقش بود
اے خواجہ دل مبند کہ آن نیز بگذرد
نکتہ - صاحب فرمان را لازم است
کہ با فقیران اخلاق صحبت و ملت
نہ دارد - زیرا کہ درویشان حال بر

اور اُس کا پابند ہوا اور کوئی بدعت مثل
حاضری[1] دستر خوان و نذر نیاز وغیرہ نہ کرے
کہ یہ مذموات مذہب سے ہے اور غیر
مذہب دوستون کی صحبت سے یہ عمل نہ کرے
استغفروا اللہ ربی من کل
ذنب واتوب الیہ ط
صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ مہر مین طول طویل نام نہ نقش
نہ کرائے صرف نام یا وہ خطاب جو بادشاہ
کی طرف سے مرحمت ہوا ہو کھودنا کافی ہے
دانی کہ بر نگین سلیمان چہ نقش بود
اے خواجہ دل مبند کہ آن نیز بگذرد
صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ ایسے فقیرون سے جو شہدے ہون
میل ملاپ نہ رکھے کیونکہ اس زمانہ کی فقیر

[1] محرم کی آٹھوین تاریخ کی فاتحہ جس مین شہید کربلا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی نذر دلائی جاتی ہے۔

روشن ضمی نه مانده اند- هر جا که فقیر اجلاف مانده باشد
برای ماندن او همان جا اختیار دارد لیکن باو
ملاقات نمودن و صحبت داشتن بهتر نیست البته وظائف
انچه مقرر نماید- نزد او بفرستند- و هر جا که
فقیر کرامت اختصاص عابد و زاهد آید
دعاے خیر و عافیت و رهائی یافتن از بندگی
نفس به کنانند و خدمت او موافق مقدور
خود نماید- اللهم احیینی مسکینا
واحشرنی فی زمرة المساکین آمین
نکته- صاحب فرمان لازم است
که خیرات برآنها روا دارد- که محتاج
از پیدا کردن نان باشند یعنی از
پا و دست و چشم و بدن معزول باشند
یعنی نابینا، و بیمار، و پاے لنگ
و دست شکسته و مصیبت زده قواے
شکسته آن را بدهد- و هر شخص که آفت رسیده
ناگهانی است آن هم قابل دادن

پرانے چلن کے نہین ہین جہان کہین ایسے
فقیر رہتے ہون اِن کو اُسی جگہہ رہنے دی اُن سے
ملنا اور صحبت رکہنا اچہا نہین ہے- البتہ اُنکا
جو وظیفہ مقرر ہو وہ برابر بہیجا جای- اور جب کہین
کوئی درویش کامل اور عابد زاہد ملے تو اس سے
یہ دعا کرانا چاہیے کہ خدا نفس کی غلامی سے نجات دے
اور ایسے فقیر کی خدمت حسب
حیثیت کرے- اللهم احیینی مسکینا
واحشرنی فی زمرة المساکین آمین
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
خیرات اُن لوگون کو دے جو روٹی پیدا
کرنے سے محتاج ہون- یعنی ہاتہہ پیر
آنکہہ اور جسم سے معذور ہون جیسے
لنگڑا، لولا، اندہا، بیمار اور وہ
مصیبت زدہ جو شکستہ قویٰ ہون اور
ایسے تمام اشخاص جو ناگہانی آفت مین
مبتلا ہون وہ بہی خیرات

خیرات وسخاوت است وسوای آن
مثال نجار یا فقیر تن درست که به هزار
طرح معاش پیدا کردن می تواند علے
ہذا القیاس ہم چنان قسم مردان و زنان
که باشند سخاوت وخیرات را برا وروا
ندارد بلکه دادن آن با خطا است
وموجب رنج ومصیبت خلق خدا است
زیرا که سخاوت وخیرات حق محتاجان
ومسکینان ومصیبت زده که بالا شرح
آن مرقوم است ہمان است ومحروم
نہادن مستحقان سخاوت نیست پس اگر
کسے شخص سخاوت بیجا خواہد نمود گویا
محتاجان را حق تلف کردن است
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
که اگر کسے شخص لیاقت نداشته باشد
و درخواست منصب زیاده نماید تا بقدر
ضابطہ نیست که منظور نشود۔ واگر

وسخاوت کے مستحق ہین اوران لوگون کے سوا
ایک بڑہئی یا تندرست فقیر
جو ہرطرح پر معاش پیدا کر سکتا ہی اور علی
ہذا القیاس اسی قسم کے مرد اور عورتون پر
سخاوت اور خیرات کو جائز نہ رکھے
بلکہ ایسے لوگون کو دینا غلطی ہے
اور مخلوق الہی کو رنج پہچانا ہے۔
کیونکہ سخاوت اور خیرات محتاجون
اور مسکینون اور اُن مصیبت زدہ لوگون کا حق ہے
جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور مستحقین کا
محروم رکھنا سخاوت نہین ہے
اس لئے بیجا سخاوت کرنا یا محتاجونکا
حق تلف کرنا ہے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کوئی شخص لیاقت نہ رکھتا ہو
اور اپنی حیثیت سے زیادہ عہدہ کی درخواست کرے
تو اُس کو جواب دیدے کہ ایسا کوئی قاعدہ نہین ہے

او مثال کسے دیگر ظاہر کند جواب دہد
کہ اگر برای یکے ہم تو تدبیر شد، شد لیکن
ہر بار تجویز بے موقع برائے ہر کسے
نہ خواہد شد،

نکتہ ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ اگر کسے سردار برائے کدام مہم
روانہ نماید و او سرانجام آن بحسن تدبیر
نمودہ، مہم را سر نماید، و غنیم را شکست
فاش دہد یا از جان کشتہ نماید یا گرفتار
نمودہ حاضر آرد۔ لازم کہ از حق المحنت
دریغ نہ نمودہ بہ عنایات خلعت و شمشیر
و فیل و نقد سرفراز کند و اگر از چیزے
فوج درخواست باروت گولہ و توپ
وغیرہ قبل از انصرام مہم مذکور کند
مطابق درخواست وے کسے معتمد دیگر را
با فوج مطلوبہ شان نمودہ نزدش رساند
و کلمات تسلی آمیز بوے نویسد۔

اور اگر کسی شخص کی مثال دی تو اُس کا یہ جواب دے
اگر ایک کے واسطے ایسا ہوا ! ہو
لیکن ہر وقت بے موقع تجویز ہر شخص
کے لئے نہ چاہئے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کسی سردار کو کسی مہم کے
سر کرنے کے لئے روانہ کرے اور
وہ اس مہم کو بحسن وخوبی سر کرے اور دشمن کو کامل
شکست دے یا جان سے مارے یا گرفتار کرکے
حاضر لائے تو لازم ہے کہ اُسکی حق المحنت سے
دریغ نہ کرے، خلعت، شمشیر،
اور ہاتھی، اور نقد سے سرفراز کرے
اور اگر فوج اور بارود گولہ اور توپ
وغیرہ قبل انصرام جنگ طلب کرے
تو اُسکی درخواست کے مطابق کسی دوسرے
معتمد آدمی کو ہمراہ اُس کے بھیجے اور
کلمات تسلی آمیز بھی تحریر کرے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ اگر کسے رکن ریاست درخواست
رخصت کند ندہد و اگر حسب مصلحت
باکدام کار ضروری کند دیگر شخص معتمد
و سر انجام کار صاحب عز و وقار قائم
مقام را بجایش بگذارد تا کار سلطنت
ضائع نشود۔ زیرا کہ کارہا را کارفرما
آب و تاب می دہند۔ و قائم مقام را
بفرماید کہ ازین دفتر خبردار شود۔

ہر کس بہ ضمیر خود صفا خواہد داد
آئینہ خویش را جلا خواہد داد
ہر کاسہ شکست نخواہد انداخت
شاید کہ ہمین کاسہ صدا خواہد داد

و از رخصت یک دو ماہ قائم مقام را
بفرماید کہ روبروے ارکان کہ بجایش
ترا قائم مقام نمودہ کار بکند تا از دستور
کار روائی آگاہ شود۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کوئی رکن ریاست رخصت کی درخواست
کرے تو اوس کو رخصت نہ دے اور اگر کوئی
ضروری کام ہو تو دوسرے شخص کو جو معتمد
اور معزز ہو اُس کے عوض مقرر کرے
تاکہ سلطنت کے کام میں کوئی ہرج
واقع نہ ہو۔ کیونکہ اہلکار کاموں کو نمائشی
طریقہ سے کرتے ہیں اور قائم مقام کو
حکم دے کہ دفتر سے خبردار رہے۔

ہر کس بہ ضمیر خود صفا خواہد داد
آئینہ خویش را جلا خواہد داد
ہر کاسہ شکستہ نخواہد انداخت
شاید کہ ہمین کاسہ صدا خواہد داد

اور ایک دو مہینہ کے قائم مقام کے لئے
کہے کہ جس رکن کے قائم مقام ہو کر تم گئے ہو
اُس کے سامنے کام کرو تاکہ کارروائی سے
واقف ہو جاؤ۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ خبر ارکانان خود خوب بجا داشتہ باشد
کہ کسے ظلم بر خلق کہ ودیعت خالق است
کردن نتواند و اگر کدام این شیوہ
نامرضیہ اختیار نماید او را بفر باید۔
و بنویسد کہ ایذا رسانی خلق خدا خوب نیست
و جزائے امر حق است حق را ہموارہ
در نظر باید داشت و ہر ساعت خود را
رفتنی ہا باید شمرد۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ کسے برادران و عزیزان عرض
نماید کہ مشیران و ارکانان دشمن جانی
ما اند و نام او ظاہر کند تا قول و شان را
بغور و توجہ سنجیدہ و فہمیدہ جواب شائستہ
او شان را بفر باید و بعد آن جست و جو
خفیہ کند کہ قول شان راست است
یا مائل بغرض اگر راست است باشد از تدبیر

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
اپنے ارکان کی اچھی طرح خبر رکھے
کہ وہ مخلوق پر ظلم نہ کریں کیونکہ رعایا خدا کی
امانت ہے اور کوئی رکن یہ ناپسندیدہ طریقہ
اختیار کرے تو اس سے کہدے
اور لکھدے کہ مخلوق الٰہی کو ایذا پہنچانا اچھا نہیں ہے
اور چونکہ ہر کام کا بدلہ یقینی ہے لہذا
سچ کو ہمیشہ نظر میں رکھنا چاہئے اور ہر وقت
یہ سمجھے کہ میں مسافر ہوں۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کوئی شخص عزیزوں میں سے عرض کریں
کہ فلان مشیر یا رکن میرا جانی دشمن ہے
اور اس کا نام بھی ظاہر کر دیں تو ان کی بات کو
غور اور توجہ سے سنکر معقول جواب دینا چاہئے
اور اس کے بعد خفیہ طور پر تحقیق
کرے ان کا قول صحیح ہے یا کسی
غرض پر مبنی ہے اگر سچ ہے تو اوسکی تدبیر سے

غافل نشده تدارکش نماید چرا که موت قریب است
گہے از دست گہ از دل گہے از پا ہی می نالم
بسرعت می روی ای عمر می ترسم که وا مانم
و اگر مناسب داند تدارکش دو صورت
نماید یکے صفائی کنانیدن باہم و دیگر
اگر کدورتے باشد صفا دہد تا خللے
در سلطنتے روے ندہد۔

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که اگر کسے از برادران و مشیران و
ارکانان اسپان یا فیلان یا تحفه جات
عجائبات پیشکش رساند آن را قبول
فرماید و بعد آن معاوضه وبه دیگر عنایات
اوشان را سرفراز نماید

نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
که خبرے که قابل تحریر نه باشد با مشیران
و برادران تحریر نه نماید اگر ضرورت باشد
پیش خود طلب اشنفته زبانی فرماید

غافل نہ رہے اور مناسب تدارک کرے کیونکہ موت قریب ہے
گہے از دست گہ از دل گہے از پا ہی می نالم
بسرعت می روی ای عمر می ترسم که وا مانم
اور اگر مناسب ہو تو اس کا تدارک دو صورت سے
کر دے کہ ایک یہ کہ دونون مین میل کرا دے
دوسری یہ کہ اگر کدورت ہو تو صفائی کرا دے تا کہ
سلطنت کے کام مین کوئی خلل نہ واقع ہو۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کوئی شخص بھائیون مشیرون
اور ارکان مین سے گھوڑا یا ہاتھی یا کوئی اور تحفہ
جو عجائبات مین سے ہو پیش کرے تو اوس کو
قبول کرے اور اُس کے بعد اس کا معاوضہ
دیگر عنایات سے کر دے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کوئی خبر قابل تحریر نہ ہو تو اوسکو مشیرون
اور برادران کو تحریر نہ کرے بلکہ اگر ضرورت ہو تو
اپنے سامنے طلب کر کے زبانی کہے۔

اگر مشیران حاضر نہ باشند تا او شان را
نویسد بعضے خبرہا زبانی گفتنہ شود ہر گاہ
خواہد آمد گفتہ خواہد شد۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ مصیبتے کہ آخر دارد مصیبتے نتوان گفت
واز جادۂ مستقیم عبودیت پاے بیرون
نہ گذارد اگرچہ بے اختیاریست۔ بندگانِ
خدا روز واقعہ سررشتہ مصابرت از دست
ندادہ اند و شاکی از حق و فراموش کن
نعماے ماسبق نگشتہ

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ اگر درویشے سادہ دل از در آمدہ
چیزے براے عیال سوال نماید۔ بداند
کہ فقیر نیست، فقیر را با عیال چہ کار، فقیر را
دل بریدہ و گریبان دریدہ باید صرد
فقیر را فقیر می گویند نمی دانند کہ فقیر چیست

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است

اسی طرح اگر مشیر حاضر نہ ہوں تو اُن کو
لکھے کہ کچھ زبانی کہنا ہے جب آوُگے تو
اطلاع دی جاے گی۔

صاحب فرمان کو سمجھنا چاہیے
کہ جس مصیبت کی انتہا ہو اوس کو مصیبت نہ کہنا
چاہیے اور عبودیت کی سیدھی پگڈنڈی سے
تجاوز نہ کرے کیونکہ انسان یہاں بے اختیار ہے
بندگان خدا نے مصیبت کے وقت صبر کو نہیں چھوڑا ہے
نہ اُنہوں نے خدا کی شکایت کی ہے اور نہ پچھلی
نعمتوں کو بھلایا ہے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کوئی فقیر دروازہ پر آکر اپنے
عیال کے واسطے سوال کرے تو جانو
کہ وہ فقیر نہیں ہے فقیر کو مطلب سے کیا کام
فقیر کو دل بریدہ اور گریبان دریدہ ہونا چاہیے لوگ مرد فقیر کو
فقیر کہتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ فقیر حقیقت میں کیا ہے

صاحب فرمان کو لازم ہے

که هر کسے راکه بر عهدهٔ کلان مثل مدار المهام
و ناظم و نظامت و نیابت خود علے
هذا القیاس دیگر عهده وغیره سرفراز
نماید درو شروط چند مناسب وقت
نویساند۔ اول آنکه جمع پرگنه زیاده نماید
دوم آنکه بر کسے ظلم نه شود و دیهه ویران
نه گردد۔ سوم آنکه بند و بست حدود
فوجداری علاقه خود چنان از قطاع
الطریق خالی و از امن پر کند که مسافران و مترددین
بلا وسواس آمد و رفت کنند چهارم آنکه حاجب بر درگاه
ندارد تا مردم بے تکلف احتیاج خود برآورد و رفع توانند نمود پنجم
آنکه اوقات خویش را مصروف کار خدا
و خلق خدا دارد ششم آنکه سواری مرکب اختیار کند
هفتم آنکه برائے خود و عیال خود چیزی
از مال از راه خیانت نه گیرد هشتم آنکه
سوائے حق خود که از روبروے حاکم
مقرر شده است همان قدر برائے خود

کہ جس شخص کو کسی بڑے عہدے پر مثلاً مدار المہام
و ناظم اور اپنی نیابت مین اور علی
ہذا القیاس دوسرے عہدہ پر مقرر کرے
تو اُس وقت چند شرطین مناسب وقت
تحریر کرے اول یہ کہ علاقہ کی آمدنی مین اضافہ کرے
دوسرے یہ کہ کسی پر نہ ظلم ہو اور نہ گاؤن
ویران ہو۔ تیسرے یہ کہ اپنے ملک کا جوڈیشیل انتظام
اس طرح کرے کہ لیٹرون کا انسداد کرکے
امن و امان قائم کرے تاکہ مسافر اور راہ گیر بلا کھٹکے آتے جاتے رہین
چوتھے یہ کہ دربان دروازہ پر مقرر نہ کرے تاکہ آدمی بلا تکلف
اپنی مطلب براری کرین پانچوین یہ کہ اپنا
وقت خدا اور اوس کی مخلوق کے کام
مین صرف کرے چھٹے یہ کہ گھوڑے کی سواری اختیار کرے
ساتوین یہ کہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے
خیانت سے مال جمع نہ کرے۔ آٹھوین یہ کہ
جو حقوق (نذرانے) حاکم کی طرف سے مقرر
ہین صرف اسی قدر وصول کرے زیادہ

گرفتہ دست حرص را دراز نہ نماید و سوائے
محنت خود از وجہ حلال طعمۂ حرام نہ خورد
در کبرسنی محنت نہ تواند کرد تا عرض حال
خود بہ خدمت حاکم بالا نماید حاکم وقت
بہ نظر پرورش برائے قوت ہرچہ مناسب
خواہد دانست براو مقرر خواہد نمود و از عہدہ
معزول۔ نہم آنکہ ہمت مصروف بر عدل
دارد۔ و در فصل قضایا رعایت قبیل داری
و آشنائی نہ نماید۔
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ نوشتن و گفتن ارکان وحی نیست
کہ خواہ مخواہ براو عمل باید کرد۔ یعنی در ہر
امرے کہ جزو کل شک باشد خود متوجہ
شدہ تحقیق نماید و اگر رکن از خود بیزار شدہ
خود بخود استعفا دہد۔ آن وقت بندوبست
از این امر بہر حال ضرور است و شخص
دیگر لائق را کہ بار آن عہدۂ جلیل القدر

حرص نہ کرے اور سوائے
اپنی محنت سے جو کہ حلال ہے لقمہ حرام نہ کھائے
اگر بڑھاپے کی وجہ سے محنت نہ کرسکتا ہو
تو اپنے حاکم کے سامنے عرض کرے اور حاکم وقت
جو مناسب سمجھے بہ نظر پرورش
مقرر کرکے عہدہ سے
معزول کردے نویں یہ کہ ہمت کو مصروف بہ انصاف
رکھے اور فیصلہ مقدمات میں قومیت اور
رشتہ داری کی رعایت نہ کرے
صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ ارکان ریاست کے کہنے اور لکھنے پر عمل نہ کرے
کیونکہ (ان کا کہنا اور لکھنا) وحی نہیں ہے کہ جس پر
خواہ مخواہ عمل کیا جائے ہر چھوٹے بڑے کام میں جس میں
شک ہو خود توجہ کرکے تحقیقات کرے اور اگر
رکن ریاست خود بیزار ہو کر مستعفی ہو جائے تو اس وقت اس کا
بندوبست کرنا ضروری ہے اور کسی دوسرے لائق شخص کو
جو اس بڑے عہدہ کو لائق ہو مقرر کرے کہ

تو اند بر داشت مقرر کردہ بہ نویسد کہ بر عہدہ
شان شخصے فلان می آید۔ کاغذات متعلقہ
خود را فہمانیدہ بسپارید و دست از امور
متعلقہ خود بردارید۔ ہرگاہ کہ کسے رکن
ریاست وقت جنگ بہ مقابلہ غنیم
مستعفی گردد و یا قریب ملک او مقیم
شدہ با مداد و اشارہ والی آن جا طرف
نہ می رود و انتظار قضیہ نا مرضیہ کند
تدبیرش غیر ازین کہ پسر یا برادر یا
عزیزان معتبر یا ارکان ریاست
کہ بر او اعتبار کلی باشد گذاشتن با فوج
بہ رنگ مناسب است و اگر مناسب
وقت باشد تا انفصال مقدمہ برائے
مدد آن کہ بالا مرقوم شد شخصے دیگر را
با سامان سترگ بگذارد۔
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ اگر کسے رکن ریاست افراد باقلام

تحریر کرے کہ تمہاری جگہ پر فلان شخص
آتا ہے اپنے متعلقہ کام کا اس کو
چارج دیدو اور تم اپنے کام سے سبکدوش
اور جب کوئی رکن ریاست عین معرکہ
کارزار کے وقت استعفا
پیش کرے یا دشمن کے علاقہ کے
قریب ٹھہرے یا اوس دشمن کی مدد اور
اشارہ سے اپنی جگہہ سے نہ ہٹے اور بُرے
وقت کا انتظار کرتا رہے تو اُس کی
تدبیر بجز اُس کے اور کوئی نہیں ہے
کہ اپنے بیٹے یا بھائی یا کسی معتبر عزیز اور رکن
ریاست کو جس پر اعتماد ہو ایک بڑی فوج
دیکر مقابلہ کو بھیجے اور اگر مناسب وقت ہو تو
معاملہ کے ختم ہونے تک ایک دوسرے شخص کو بطور مددگار بڑے
سامان کے ساتھ بھیجدے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے
صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر کوئی رکن ریاست دوسرے رکن کی

متضمن بے اعتدالی کسے رکن لفظ بستند
آن ہارا دررو بروئے خود یا معتمد خود
فرستادہ تحقیق کند۔ واگر براو ثابت
گردد۔ اورا حسب حیثیت جرم قید
یا موقوفی نوکری یا از عہدہ معزول نماید
تا مفسدان آیندہ تغافل نکنند
ازین امر ضروری دنیوی کہ درحقیقت
دین است عبرت گیرند۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ اگر از کسے از معتمدان و ارکان ریاست
کارے بزرگ برآید دادن خلعت
ومنصب وفیل ونوبت مصلحت وقت
نباشد عنایت نہ فرماید و اورا بنویسد
کہ از نہ شدن منصب ہاے امروز
دل گران نکردہ راضی بہ رضاے
ما باشد سرمایہ خوبہاے ملازم از
راضی بودن صاحب است۔

بداعمالیون کی فہرست مرتب کرکے بھیجے
تو اُن امور کو اپنے سامنے یا کسی معتمد کو
بھیج کر تحقیقات کرے۔ اگر جرم ثابت
ہو تو باندازہ قصور قید یا موقوفی
ملازمت یا معزولی عہدہ کی سزا دے
تاکہ آیندہ کے لئے مفسد غفلت نہ کریں
اور دنیا کی اس ضروری معاملہ سے جو درحقیقت
مسئلہ دینی ہے عبرت پکڑین۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اگر ریاست کے کسی معتمد یا رکن سے
کوئی بڑی خدمت انجام پذیر ہو اور خلعت
منصب ہاتھی اور نوبت سے سرفراز
کرنا خلاف مصلحت ہو تو اوس کو تحریر کرے
کہ اگر ہم نے آج تم کو کوئی منصب
عنایت نہیں کیا تو تم کو رنجیدہ نہ ہونا چاہئے
ہماری مرضی پر رہنا چاہئے۔ ملازم کی خوبیوں کا
سرمایہ یہ ہے کہ آقا رضامند رہے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ارا کین خود را ہر کہ بر عہدۂ جلیل القدر
مامور شوند خطاب موافق عہدہ بر مُہر ہا
کندا نیدہ عنایت کند۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ در ملک خود برائے خبر رسیدن ہر
جہ وکل چوکی ڈاک نشاند و انتظام جوانان
چوکی ہا چنان نماید کہ بدعت در راہ چوکیات
نہ نمایند و مسافران بے خوف و خطر راہ برند
و افراد وقائع و دیگر کاغذ سرکاری بحفاظت
تمام رسانیدہ باشند و مہتمم چوکیات
اگر بندوبست چوکیات بہ خوبی نہ نماید
او را معزول کردہ دیگرے را رساند
و چند اقلام بندوبست چوکیات کہ تعلق
آن داشتہ باشد بہ مہتمم بسپارد و باوجود
چنین آموختن اگر مہتمم دماغ بندوبست
نہ داشتہ باشد در مقدمات ریاست

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ اپنے ارا کین میں سے جس کو کسی عہدہ پر
مقرر کریں تو درجہ کے مطابق اس کا خطاب بھی
مہر پر منقش کرا کر عنایت کریں۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ تمام ملک میں عام خبریں معلوم کرنیکے لئے
ڈاک چوکی مقرر کرے اور ایسا انتظام کرے
کہ چوکی کے سپاہی راستہ میں بے عنوانی نہ کریں
اور خبروں کے پرچے حفاظت سے
پہونچتے ہیں اور اگر مہتمم چوکیات
معقول انتظام نہ کرے تو اس کو
معزول کر کے دوسرا
مقرر کر دیا جائے اور دستور العمل
تحریری مہتمم کو دیا جائے اور اگر
باوجود ایسی تعلیم و ہدایت کے بھی
وہ بندوبست نہ کر سکے تو
موقوف کیا جائے کیونکہ ریاست کی مقدمات بھی

که هرچه از معاملات الٰهی است به اندازه
وبتوسید که بدعت خانگی در راه چیده است
بر دارد و اگر رئیس دیگرے را بغیر اطلاع
مالکِ ملک بر ڈاک چوکی نشانده است ازو
ممانعت کند و سبب نشانیدن چوکی
بپرسد بعد دریافت آں ہرچہ مناسب
وقت بیند کند۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
که هرکسے ارکانان یا برادران وغیرہ بمیرد
و صاحب ملک درجاے صدر نہ باشد
خطے برائے مقید داشتن اسباب متوفی
ہرچہ ہر جا باشد بنام شخصے متدین از
ارکان ریاست یا کوتوال شہر بنویسد
و احوال آن مسرور و مفقود تمام و کمال دریافت نماید بعد آں
صلاح علماء و فضلاء و قاضی از راہ شریعت برائے
تقسیم ورثا او حکم دہد اگر مال سرکار بذمہ او ثابت شود
بقدر ثبوت از ملک او خود بگیرد چراکہ

معاملات الٰہی سے کے ہوتے ہیں اور
لکھا جاے کہ تم نے جو نیا پھیلایا ہے
وہ اٹھا دیجائیں اور اگر کوئی دوسرا رئیس (دہم روانہ)
بغیر اطلاع مالک ریاست کے کوئی افسر مقرر کرے
تو ممانعت کرنا چاہئے اور سبب نا مقرری چوکی کا
دریافت کرے اس کے بعد جو مناسب
وقت ہو کرے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جب کوئی شخص ارکان ریاست یا اعزا میں مرجاے
اور رئیس دارالحکومت میں نہ ہو تو
اوس کے سامان کو محفوظ رکھنے کیلئے
متدین شخص کو ارکان ریاست
سے یا کوتوال شہر کو مامور کرے
تاکہ وہ اس کا تمام وکمال حال ورثا کی
دریافت کرکے لکھے اسکے بعد علماء و قاضی سے
فتوی لیکر شریعت کے مطابق مال متروکہ ورثا کو تقسیم کرے
اور اگر سرکاری مطالبہ اوسکے ذمہ باقی ہو تو
جس قدر ثابت ہو وصول کرلے کیونکہ

حق مومنین است داو پائمال کردہ است
در ایام حیات او این معصیت بر خود
گرفته عوض آن اکنون چرا نه گیرد۔
نکته۔ صاحب فرمان را لازم که اگر کسے
از ملازمان و فرمان برداران وغیرہ
حرمزدگی نمودہ بے اجازت برخاسته
رود از نوکری برطرف وکمی منصب و جاگیرش
ضبط باید نمود تا دیگران را عبرت شود
واگر کسے از ملازمان و فرمان برداران
با کارپردازان ریاست حرمزدگی
نمودہ برخاسته نزد اصل مالک خود
بیاید مثل سبب برخاست شان طیار کنند
وهرچه از روے مثل جرم وے ثابت شود
موافق جرم حکم از موقوفی و برطرفی او بدهد
واگر منصب یا جاگیر داشته باشد کمی
منصب و ضبطی جاگیرش نباید لیکن ضبطی
جاگیر وکمی منصب بعد دریافت جرم

مال مومن کا حق تھا جس کو اُس نے اپنی زندگی میں
پامال کیا ہے اور اس کا گناہ اپنے ذمہ لیا ہے تو
پھر کیا وجہ ہے کہ اب وصول نہ کیا جائے۔
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ ملازموں اور
اور فرمان برداروں میں سے جب کوئی
شرارت کر کے بلا اجازت کام چھوڑ کر چلا جائے
تو اوسکو نوکری سے برطرف کیا جائے منصب میں
کمی کیجائے اور جاگیر ضبط کر لی جائے تاکہ دوسروں کو عبرت
ہو اور اگر کوئی ملازموں اور فرمان برداروں میں
منتظمان ریاست سے شرارت کر کے
اپنے اصلی مالک کے پاس جا کر عرض حال کرے
تو اُس کی علحدگی کی مثل مرتب کرے اور
جو کچھ مثل سے ثابت ہو جرم کی حیثیت سے
موقوفی و برطرفی کا حکم دے
اور اگر مجرم منصب دار یا جاگیردار ہو تو کمی منصب
اور ضبطی کا حکم دیا جائے لیکن امور مندرجہ بالا کی نسبت
جو کچھ بھی کیا جائے تحقیقات کے بعد کیا جائے

واستحقاق شان دهند بنا براکه در این ریاست
اکثر جاگیرداران از برادران گراسیان[۱]
وغیره هستند ملک بهوپال سابق در قبضه
گراسیان بود بعده نواب دوست محمد خان
تیراه وطن خود را گذاشته در جلال آباد
(ضلع مظفرنگر) واز جلال آباد در بهوپال
رسید وبا اوشان جنگیده ملک را از قبضه
شان در گرفت۔
نکته۔ اگر کسے از ملازمان وفرمان برداران
وغیره حرمزدگی نموده بے اجازت برخواسته
نزد حاکم بالا رود وازان جا به پیروی

کیونکہ اس ریاست میں
اکثر جاگیردار گراسیان کے بھائی بندوں
میں سے ہیں جنکے قبضہ میں پہلے ریاست بھوپال تھی
اس کے بعد نواب دوست محمد خان
اپنے وطن تیراہ سے جلال آباد
(ضلع مظفرنگر) ہوتے ہوئے بھوپال
آئے اور اُن گراسیوں سے لڑکر
بھوپال پر اپنا قبضہ کرلیا۔
اگر بلا اجازت ملازمون و فرمانبرداروں میں سے
کوئی شرارت کرکے بلا اجازت نوکری چھوڑ کر
حاکم بالا کے پاس جاے اور حاکم بالا اُسکو

لہ۔ سردار دوست محمد خان کے قبضہ سے پہلے چھوٹے چھوٹے جاگیردار از قوم راجپوت
وٹھاکر وغیرہ اندرون ملک میں ڈکیتی کیا کرتے تھے اور یہی لوگ گراسی کہلاتے تھے
اُن کی جاگیریں مرہٹوں نے ضبط کرلی تھیں جب انگریزی انتظام ہوا تو اُن کی
نقد تنخواہیں ریاست سے کرا دی گئیں اور اقرارنامے لئے گئے کہ آیندہ
بدامنی نہ کرین گے چنانچہ ریاست بھوپال کے قدیم گراسی ذریعہ ایجنسی سیہور ہنوز
نقد ماہانہ پاتے ہین۔

سخن او تحریر برای بحالی نوکری یا جاگیر
و منصب او شود آن وقت صاحب
فرمان غور و تامل کند. و تا تواند ملازم
مذکور را نوکر نه دارد و جاگیر و منصب ندهد
و اگر بیند که از نوکر نه داشتن او حاکم بالا برهم
می شود و آینده نیز قباحت خواهد شد
تا اگر به پاس خاطرش ملازم مذکور را
در زمرهٔ سالانه داران و اگر قدیم و ضعیف باشد
در انگلشیان[1] نوکر بدارد و تا تواند جاگیر
و منصب ندهد و دخل او در صلاح و کار ریاست
نه دارد و او را مصاحب و صلاح کار خود
نه گرداند و همیشه از مکر و فریبش بی خوف
و بیم نه باشد.
نکته. صاحب فرمان را لازم است
اگرچه ضابطه نیست هیچ به شخصی که
سه چهار هزاری منصب یافته باشد مرحمت شود

قول پر اعتماد کرکے اوس کی نوکری یا جاگیر
اور منصب کی بحالی کی سفارش کرے او سوقت صاحب
فرمان کو غور و فکر کرنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے
ایسے شخص کو دوبارہ نوکر نہ رکھے اور جاگیر و منصب نہ دے
اور اگر دیکھے کہ اوس کی نوکر نہ رکھنے سے حاکم بالا
ناراض ہوتا ہے اور آیندہ کی بھی قباحت ہو
تو حاکم بالا کی خاطر سے سالانہ داروں کے
زمرہ میں نوکر رکھے اور اگر وہ ضعیف ہو تو
پنشن داروں میں نوکر رکھے اور حتی الامکان جاگیر
اور منصب نہ دے اور ریاست کے کام میں
اوس سے مشورہ نہ لے اور اپنا مصاحب
و صلاح کار بھی نہ بنائے اور اوسکی مکر و فریب سے
کبھی غافل نہ رہے۔
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
کہ جس شخص کا تین یا چار ہزار کا منصب ہو اوس کو ایک
پیچ مرحمت کرے (اگرچہ ایسا قاعدہ نہیں ہے)

[1] پنشن یابان۔

اگر صاحب فرمان برائے دل جوئی پسر
را دختر ے را نتھ یا دو مروارید و چینی و پتّہ
گوش و کرتی گریبان چاک کہ در قوم افغان
دختران ناکتخدا می پوشند بسبب طفولیت
شان بدہد مضائقہ نیست جناب نواب
قدسیہ بیگم صاحبہ ہم بعض پسران و دختران
را ہم چو عطا بخشیدہ بودہ وقتے کہ سن تمیز
رسیدند از استعمالش منع فرمودہ۔
نکتہ۔ اولاد صاحب فرمان را لازم است
کہ ہر عہدہ و منصب کہ برائے او صاحب
فرمان تجویز کند منظور نمودہ سر انجام آن
بحسن اسلوب بہ تمامہ دہد و اگر منظورش
نباشد و قباحتے کہ در آن یابد حال آن
بہ صاحب فرمان اظہار کند و بعد از رفع
قباحت در نظم و نسق آن بکوشد و میل خاطر را
ہمیشہ بہ آراستگی مہمات مامور بہ دارد
زیرا کہ صاحب فرمان و اولادش

اگر صاحب فرمان بنظر دلجوئی کسی لڑکے اور
لڑکی کو دو موتیوں کی نتھ اور چینی اور کان کے پتے
اور گریبان چاک کرتی جو افغانوں کی
لڑکیاں پہنتی ہیں انکے بچپن کے لحاظ سے
عنایت کرے تو کوئی حرج نہیں ہے
نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے بھی بعض لڑکوں یا لڑکیوں
کو ایسی چیزیں عطا فرمائی تھیں لیکن جب وہ بڑے
ہو جائیں تو ان چیزوں کی استعمال[۱] سے منع کردے
صاحب فرمان کی اولاد کو لازم ہے
کہ جو منصب اور عہدہ اُس کے لئے صاحب
فرمان تجویز کرے قبول کر کے اچھی طرح
اُس کے فرائض انجام دے اور اگر کسی
قباحت کی وجہ سے منظور نہ ہو تو
صاحب فرمان سے اُس کا اظہار کرے
اور بعد رفع قباحت اُس کے انتظام میں کوشش کرے
اور اپنی طبیعت کو ہمیشہ مہمات کی
آراستگی میں مامور رکھے کیونکہ صاحب فرمان اور انکی اولاد کا

[۱] یہ ہدایت صرف خاندان والوں کے لئے ہے۔

ہماں شعار است وخلاف آن بداقبالی ست
وازنہ بودن میل شان کار ملک و مالی و دیوانی
و فوجداری و فوج ابتر وخراب و آرام طلب
خواہد شد۔ و آبروے صاحب فرمان
و اولاد و اتباعش ہر کہ شعار آرام طلبی بر
خود گوارا خواہد نمود۔ در نظر منتظمان و سرداران
عالی حوصلہ و بلند ہمت نہ خواہد ماند و ملک
از دست خواہد رفت و مثل خیراتیان و
محتاجان عمرش بسر خواہد نمود۔ و زندگی
بہ دشواری کار خواہد گذشت و بعد از رفتن
ملک اگر خواہد کہ بہ آسودگی و آرام عمر را
بسر آرد شدنی نیست۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
اگر کسے از فرمان برداران از سر انجام
کاری و حسن انتظامی خود خیلے بر خود نازد
و از مزاجِ آقاے خود نارسائی داشتہ باشد
صاحب فرمان را لازم است

یہی طریقہ ہے اور اس کے خلاف بداقبالی ہی
رمثل مال، دیوانی، فوجداری اور
فوج کیطرف متوجہ نہ ہونے سے ملک مین ابتری و خرابی
ہوگئی اور وہ خود آرام طلب ہو جائینگے اور جو صاحب فرمان
اور اُن کی اولاد اور ماتحت آرام طلب ہو جائین
تو وہ منتظموں اور سرداروں کی نظر مین
بلند حوصلہ اور عالی ہمت خیال نہین کیے جاتے اور ملک
ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور اُن کی عمر خیرات خوار اور
محتاجوں کی طرح بسر ہوگی اور زندگی کاٹنا
دشوار ہو جائے گی۔ اگر وہ یہ چاہین
کہ ملک کے زوال کے بعد آرام سے عمر بسر کرین تو
یہ غیر ممکن ہے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
اگر اُس کی فرمانبرداروں میں سے کوئی شخص اپنی
کارگذاری اور حسن انتظام پر اترتا ہو اور اپنے
آقا کے مزاج سے ناواقف ہو۔
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ

که باو بسازد و به تهذیبش بپردازد که
عاقلان گفته اند۔ ع
زمانه با تو نه سازد تو با زمانه بساز
ورنه خود را نشانه ساختن است خدا
گوش شنوا و چشم بینا دهاد۔
نکته۔ صاحب فرمان را لازم است
هرگاه که صاحب فرمان اولاد را بکدام
عهده و منصب مامور نماید و او جاگیر
و یا منصب و نوکری وغیره برای معتمد
خود درخواست کند آن را جا و بیجا
سنجیده حکم منظوریش بدهد تا آینده
دلش تازه گردد و سلیقهٔ عزل و نصب
و تغیر و تبدل که خاصهٔ ابنای رؤساست
در مزاج او پیدا شود والا اولاد که فتنه
هاست برای بهتری ذات و معتمدانش
با حاکم وقت رسوخ پیدا کرده کار خود
خواهد کرد۔

اس کے ساتھ موافقت کرے اور اسکو مہذب بنائے
کہ عقلا کا قول ہے۔
زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز
اگر اسپر عمل نہ کیا تو اپنی ذات کو نشانہ بنانا ہے خدا
گوش شنوا اور چشم بینا مرحمت فرمائے
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
جب کبھی اپنی اولاد کو کسی عہدہ
اور منصب پر مامور کرے اور وہ اپنے کسی معتمد
کے لئے جاگیر یا منصب کی
درخواست کریں تو جا و بیجا دیکھ کر
منظوری کا حکم دے تاکہ اس کا
دل خوش ہو اور آئندہ عزل و نصب
اور تغیر و تبدل کا سلیقہ جو کہ روسا کی اولاد کا خاصہ ہے
طبیعت میں پیدا ہو ورنہ اولاد کہ جو سراپا
فتنہ ہیں اپنی اور اپنے بے ہنروں کی بہتری
کیواسطے حاکم وقت کے ساتھ رسوخ پیدا
کرکے اپنا کام نکالیں گے

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ از آمد خرچ کم دارد و قرض نہ نماید
اگر آمد یک لاکھ روپیہ باشد تکملہ خرچ
سال تمام ہفتاد و پنج ہزار روپیہ بند و بست
و پنج ہزار روپیہ کہ باقی خواہد ماند وقت
ضرورت ہمان بکار خواہد آمد نہ آنکہ
قرض بگیرد و صرف کند و بعد سال تمام
اگر از ان ہم باقی ماند در ہر صرفے کہ خواہد
در یک ساعت خرچ نماید و تنخواہ سپاہ
گاہے نزد خود ندارد و عنایات و انعامات
از جاگیرداد سے کہ برائے سپاہ مقرر شود
و خرچ نہ کند کہ از نہ یافتن تنخواہ سپاہ
بے دل می شود۔ و صاحب فرمان نیز
از ملازمان خود ہمیشہ خائف و ترسان
می ماند و کارخانہ ریاست ہمہ ابتر و خراب
و مادہ تغلب در ذات ماموران کارخانہ
انداختن است۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ آمدنی سے خرچ ہمیشہ کم رکھے اور قرض نہ لے
اگر آمدنی ایک لاکھ ہو تو سالانہ خرچ
پچھتر ہزار رکھے اور بقیہ
پچیس ہزار کو ضرورت کیلئے اٹھا رکھے
اور قرض لیکر صرف نہ کرے
اور اگر سال تمام پر توفیر
ہو تو جہان چاہے ایک دم صرف کرے
اور سپاہیون کی تنخواہ اپنے پاس
نہ رکھے اور جو جائداد مختص پرگنے کہ سپاہیون کے
کے لئے ہو اوس کو انعامات مین
خرچ نہ کرے کیونکہ سپاہی تنخواہ
نہ پانے سے بے دل ہو جاتی ہین اور صاحب فرمان بھی
اپنے نوکرون سے ڈرتا رہتا ہے۔
اور ریاست کا کام خراب ہو جاتا ہے
اور یہ وہ طرز عمل ہے جس کی بدولت ملازمون مین
تغلب کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ہرگاہ مہتمم توشک خانہ و یا مہتمم شاگرد پیشہ
و یا مہتمم مساجد برائے اسباب جانماز
مساجد و عیدگاہ عرض نماید کہ مستعمل
و فرسودہ شدہ است طیار شود لازم کہ
مندرس را خیرات نمودہ جانماز و اسباب
وغیرہ از سر نو طیار و درست کند کہ از
مسلمانی بعید است کہ ہزارہا روپیہ برائے
اسباب و آرائش در خانۂ خود دارد
و پوشش مساجد و عیدگاہ ہر چہ کہ درکار
باشد انجامش نہ نماید۔ ع
حیف صد حیف کہ نادیر خبردار شدیم

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ہر فقیرے کہ بہرہ از علم ندارد
و اکثر افعال و اقوال او خلاف شرع
باشد زاہد خشک است صاحب
فرمان را لازم کہ حال او دریابد تا او

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
جب کبھی مہتمم توشک خانہ یا مہتمم شاگرد پیشہ
یا مہتمم مساجد عیدگاہ اور مساجد کیلئے
بجائے فرش کہنہ کے نیا فرش طلب کریں
تو لازم ہے کہ پرانا فرش خیرات
کر دیا جائے اور نیا تیار کرایا جائے
کیونکہ یہ بات مسلمانی سے بعید ہے
کہ اپنے محل کے آرائش کی چیزوں
کیلئے ہزارہا روپیہ صرف کرے اور
اور عیدگاہ و مسجد کے لئے جس چیز کی ضرورت ہو
اُس کو پورا نہ کیا جائے۔
حیف صد حیف کہ نادیر خبردار شدیم

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جو فقیر جاہل ہو اور اوس کے
قول و فعل شرع کے خلاف ہوں تو وہ
زاہد خشک ہے صاحب فرمان کو
لازم ہے کہ پہلے اس کا حال معلوم کریں تاکہ وہ

مغلوب النفس ہم خود را معقول کنند
والا ہمچو مبتدعان را کہ از خود چیزی تراشند
و نسبت بہ شرع دہند تنبیہ باید کرد اکثر
بادشاہان زمانہ ماضیہ بدمذہبان و
مبتدعان را در مجالس راہ بل در ولایت
خود جائی دادند تا دیگران بصورت
آنہا گمراہ نشوند لیکن الحال سرداران را
برای انتظام مقدمہ فوجداری فقرای
حال را پارچہ و طعام و نقد بقدر حاجت
شان دادن ضروراست کہ از مسدودی
خیرات اکثران پیشہ بدمعاشی اختیار می کنند
و ہر گاہ کہ بطلب اکل و شرب آمد و رفت
نزد سرداران کنند و حاجت خود را
روا یابند شاید کہ ہمیشہ بدمعاشی نورزند
و ہم از صحبت چند ساعت طریقہ دین
ہم اختیار کنند - ع -
چہ خوش بود کہ برآید بہ یک کرشمہ دو کار

مغلوب النفس اپنے کو قائل کرے
ورنہ ایسے بدعتیوں کو جو (دل سی) باتیں
گڑھتے ہوں اور اُن کو شرع سی منسوب کرتی ہوں
تنبیہ کرے اکثر شاہان سلف نے ایسے بدمذہب اور
بدعتیوں کو اپنے دربار کیا حتے کہ اپنے ملک میں
بھی رہنے نہیں دیا تاکہ دوسرے لوگ
اُن کی وجہ سی گمراہ نہ ہوں لیکن فی زمانہ سرداروں کو
جرائم کے انتظام کے لئے ایسے فقرا کو
(اُن کی ضرورت کے موافق) کپڑا کھانا نقدی
دینا مناسب ہے کیونکہ خیرات کے
بند کر دینے سے اکثر ایسے لوگ بدمعاشی
اختیار کر لیتے ہیں اور جب کہ کھانے کی غرض سے
سرداروں کے پاس آئیں گا اور اپنے مقصد میں
کامیاب ہوں گے تو ممکن ہے کہ کبھی بدمعاشی
اختیار نہ کریں اور چند گھنٹوں کی صحبت سے
دین کا طریقہ بھی اختیار کریں
چہ خوش بود کہ برآید بہ یک کرشمہ دو کار

وجناب نواب بیگم صاحبہ[۵۱] اکثر فقرا را
خیرات بسیار می نمودند

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم کہ
سپاہیان را کہ در کار سرداران بیا
می آیند و عمل خوب می نمایند ہمیشہ
آفرین و تحسین کردہ باشد۔ و دل شان را
ہر بار تازہ و خوش دارد و تنخواہ شان
چندان کہ مقرر باشد بے طلبش دادہ باشد
کہ سپاہیان جان را در کار سرداران
می بازند۔ چنانچہ نواب نظیر الدولہ
نظر محمد خان صاحب بہادر و میاں
وزیر الدولہ۔ وزیر محمد خاں صاحب بہادر
ہم اول سپاہی بودند و زور بازو
ملک خود را از مہاراج دولت راؤ
والی گوالیار و رگوجی والی ناگپور و
دیگر گراسیان وغیرہ گرد و نواح محفوظ

نواب قدسیہ بیگم صاحبہ بھی ہمیشہ فقیروں کو
بکثرت خیرات دیا کرتی تھیں۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
سپاہیوں کو جو کہ سرداروں کی بہت کام آتی ہیں
اور اچھا کام کرتے ہیں اونکو شاباشی
دیا کریں۔ تاکہ اون کا دل ہمیشہ خوش رہے
اور جو کچھ اون کی تنخواہ مقرر رہے
وہ بھی بلا طلب دی جاوے کیونکہ
سپاہی اپنی جان کو سرداروں پر
نثار کرتے ہیں۔ چنانچہ نواب نظیر الدولہ
نظر محمد خان صاحب بہادر میاں
وزیر الدولہ۔ وزیر محمد خان صاحب بہادر بھی
پہلے سپاہی تھے اور اونہوں نے اپنی قوت
بازو سے ملک کو مہاراج دولت راؤ سیندھیا
(گوالیار) اور رگھوجی والی ناگپور اور
گراسیان اطراف و نواح سے محفوظ رکھا

[۵۱] گوہر بیگم صاحبہ ملقب بہ قدسیہ بیگم۔

واشتند پیش وسیلہ سرکار انگریزیہ
معرفت اسٹور صاحب بہادر و سرجان
مالکم صاحب بہادر بہ جلدوئی تدارک
گراسیان و پنڈاران صدر آرای
ملک بھوپال شدند۔
نکتہ مخفی مباد کہ اول این ملک بھوپال
در قلمرو فرمان روایان کدام بود و بعد آن
ہمسران فرصت را از دست ندادہ
چگونہ در قبضہ خود آوردند و تخت و چتر برای
خود ساختند پس برای دنیای دو روزہ
بہ مکر و فریب ملک را و تخت حکومت
خود در آوردن کار مردانہ نیست واگر
خواہند نمود مکافات آن از پیش گاہ
منتقم حقیقی خواہند یافت و ہر منفعتے
کہ بحیلہ خواہند اندوخت بہمان نسبت بیوفائی
و نمک حرامی از نوکران خود
خواہند دید۔

اور سرکار انگریزی کے توسط سے
بہ زمانہ اسٹور صاحب بہادر و سرجان
مالکم صاحب بہادر گراسیوں اور
پنڈاروں کا استیصال کر دیا جسکے صلہ مین
صدر آرائی بھوپال ہوئے۔
مخفی نہ رہے کہ ملک بھوپال پہلے کسکے
قبضہ مین تھا اور اسکے بعد کسطرح
اُن کو بے دخل کر کے خود قابض ہوئے
اور تخت چتر اپنے لئے بنایا
دو روزہ دنیا کے لئے مکر و فریب
سے کسی ملک کو اپنے قبضہ مین
لانا بہادری کا کام نہین ہے
اور اگر ایسا کرین گے تو منتقم
حقیقی کے دربار سے اُس کا بدلہ پائین گے
اور جو فوائد حیلہ سازی سے حاصل کرینگے
ویسی ہی بے وفائی اور نمک حرامی وہ
اپنے نوکروں سے دیکھین گے۔

دریاب کنون کہ دولتت ہست بدست
کاین دولت و ملک می رود دست بدست

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم اگر حاکم
وقت ملک رئیسے را بتصرف دشمن
بنام انتظام بگذارد بگوید کہ مالک
خود را بتصرف دشمن چرا گذاریم و تغافل
در امر ممکن الحصول چون کنیم مگر شعور و تحمل
امر خطیر فرمان روائی نداریم یا سلیقہ ملک
گیری و مفسدان اسیری نمی دانیم۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم ہرگاہ
کہ کسے از امرا و وزرا شکوہ کسے از عہدہ
داران ادنی بنویسد، صاحب فرمان را
نیز حال فضولی و افراط و تفریط او در
حاکم خود عادتش دریابد لازم کہ بعدم
ثبوت قصورش حکم کمی منصب
و عہدہ آن بدہد و آن را بنویسد
کہ نمک حلالی ہمین معنی دارد کہ امرا

دریاب کنون کہ دولت ہست بدست
کاین دولت و ملک می رود دست بدست

صاحب فرماں کو لازم ہے کہ اگر
بادشاہ کسی رئیس کے ملک کو انتظاماً
دشمن کو دے تو وہ رئیس یہ کہے کہ ہم اپنے ملک کو
دشمن کے قبضہ مین کیون دین اور جو کام کہ
انجام پاسکتا ہے اس مین غفلت کیون کرین کیا ہم
کسی کام کے سمجھنے کی قابلیت نہین رکھتے ہین یا طریقہ فرمان روائی
اور مفسدون کی گرفتاری کرنا نہین جانتے ہین

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جب کوئی
امیر یا وزیر کسی ادنی درجہ کے ماتحت کی
شکایت لکھے تو صاحب فرمان کو بھی
اس کی کمی بیشی اور میانہ روی اور نیز
عادت حکماً دریافت کرنا چاہئے اور عدم
ثبوت جرم پر ان کا منصب اور
درجہ گھٹا دینا چاہئے اور محرر مذکور کو تحریر کرے
کہ نمک حلالی کے یہی معنی ہین کہ تم نے امرا

و وزرا از خود آزرده می۔

نکتہ۔ از اولاد صاحب فرمان ہر کسے را کہ سر ارادہ سرداری باشد در ایام صاحب زادگی سلامتی نفس پیدا کند و با امرا و وزرا ہمچو سلوک کند کہ ہمہ راضی بودہ در حضور و غیبت بہ خوشی و خوش دلی تعریف و توصیفش کنند بل رفاقت دیگر برادران و عزیزان را ترک نمودہ ملازمت او اختیار نمایند و اگر جمعے باشارۂ کسے از برادران و حاسدان حرکات نا ملائم و حروف بارے ادبانہ مواجہ بگویند بہ تازیانہ اغماض و تحمل خود چنان تنبیہ نماید کہ از سر انصاف اقرار بہ صاحب حوصلگی او کنند و نقش سرداری و بہادری او بر لوح خاطر بد ریز گوارش مرتسم گشتہ کارہاے دست بستہ بہ زور بازو پیش صورت بندد

وزرا کو ناراض کیا ہے (یعنی جب با تخت اُنکی ناجائز احکام کی تعمیل نہین کریگا تو وہ ضرور ناراض ہونگے

صاحب فرمان کی اولاد مین جس کو سرداری کا حوصلہ ہو اوس کو صاحبزادگی مین سلامت روی اختیار کرنا چاہیے اور امرا و وزرا سے ایسا سلوک کرے کہ سب راضی رہین نہایت مسرت اور خوش دلی سے حاضر و غائب اسکی تعریف کرین۔ بلکہ دوسرے بھائیون اور عزیزون کی رفاقت چھوڑ کر اُسکی ملازمت اختیار کرلین۔ اور کچھ لوگ دوسرے بھائیون اور حاسدون کے اشارہ سے اس کے سامنے غیر مہذب گفتگو کرین تو ان کو چشم پوشی اور تحمل سے ایسی تنبیہ کرے کہ بہ نظر انصاف وہ اسکی بلند حوصلگی کے مقر ہو جائین اور اسکی بہادری سرداری باپ کے دل پر نقش ہو جاے اور رُکے ہوے کام اُسکے قوت بازو سے انجام پذیر ہون

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر
ہر انچہ ناصح مشفق بہ گویدت بپذیر

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ہر کسے را کہ کار ملکی تفویض نماید از
ادراک حالش بے خبر نباشد تا بر
عہدہ خود رفتہ ہنگامہ برپا کند و مردم آن
شہر را بجان آرد۔ و سر عافیت را بدر
آرد و بالملک را بے ملک دیدہ ہر چہ
خواہد نماید۔ و اگر ہمین صفت موصوف
دریابد معزولی او از عہدہ و منصبش را کم
فرماید تا بہ این تنبیہ ہوشش او بیفزاید

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ استقبال والدین و حاکم اعلیٰ بذاتہ
نماید و برائے امرا و وزرا کہ تفصیلش
در دستور العمل ہر یک محکمہ مندرجہ است
درجہ بدرجہ رسانیدہ باشد۔ وقت
بیماری امرا و وزرا برائے عیادت بذاتہ

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر
ہر انچہ ناصح مشفق بہ گویدت بپذیر

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جس شخص کو حکومت کا کام سپرد کرے
اُس کے دریافت حال سے بے خبر نہ رہے
کیونکہ ایسا نہو کہ اپنی جگہہ پہ پہونچکر وہ ہنگامہ برپا کرے
اور وہاں کے باشندوں کو جان کو لاوے اور چین
اور عام بے چینی پیدا ہو جاوے یا یہ دیکھکر کہ [illegible]
صاحب فرمان نہیں ہے خود سری اختیار کرے اور
ایسی صورت پیش آئے تو وہ حاکم اپنی جگہہ سے معزول کیا جاوے
اور اُس کا منصب کم کر دیا جاوے تا کہ اس تنبیہ سے وہ ہوشیار ہو جاوے

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
والدین اور حاکم اعلیٰ کا استقبال خود کرے اور
امرا کا استقبال مطابق ہدایات
دستور العمل درجہ بدرجہ کیا جاوے
جب کوئی امیر یا وزیر بیمار ہو تو
اُس کی مزاج پرسی کو خود جائے

برود و یا نیابتاً از طرف خود معتمدے راکہ
سلیقہ عرض داشتہ باشد براے احوال
پرسی مریضے برساند۔ و بعد آن خیال
تربیت پسرش دارد و اورا بہ بطور او
نگذارد و روزے کہ نیاید استفسار نماید
کہ کجاست و در چہ کار نشود کہ او بہ فراموشی
ابتر گردد۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ہر کسے را براے تسخیر ملک و یا گرفتاری
بدمعاشان مامور کند از حال او غافل
نشود و در باب دستگیر کردن شان
تدبیرے نوشتہ باشد، و تاکید زود
رفتن مہتمم مذکور بر شان در چنین وقتے
کہ آن سیہ بختان بادۂ غرور از خود رفتہ
باشند غالب کہ بر او شان دست یابد
و مسلم آزاران را پابند مکافات کند
و بعد از حصول مقصود این نعمت عظمیٰ را

یا کسی ایسے معتمد کو نیابتاً روانہ کرے
جس مین گفتگو کا سلیقہ ہو اور جب یہ امرا
فوت ہو جائین تو اُس کے بیٹے کی
پرورش کی جاے اور اُسکو بحال خود نہ چھوڑ دیا جاے
اور جس دن حاضر دربار نہ ہو تو دریافت کیا جاے کہ وہ
آج کہان ہے اور کیا کرتا ہے ایسا نہو کہ غفلت سے وہ
آوارہ ہو جاے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جب
کسی شخص کو کسی ملک کی تسخیر یا گرفتاری
بدمعاشون کے لئے مامور کرے تو اُسکی حال سے
غافل نہو اور اُن کی گرفتاری کے لئے
تحریری ہدایات دیے اور تاکید کیجاے
کہ مہتمم فوراً اُن کے سر پر پہونچ جاے
جب کہ وہ غرور کے متوالے اپنے ہوش مین
نہ ہون تو امید ہے کہ وہ گرفتار ہو جائین
اور ان مسلم آزارون کو گرفتاری کے بعد
سزا دیجاے اور اس بڑی کامیابی کو

از پروردگار دانند کہ ہم چو مفسدان را
بجزاے وارشان رسانید۔

نکتہ۔ صاحب فرمان کسے از معتمد
خود را براے فتح کدام قلعہ وغیرہ بفرستد
وا و خبر درباب فتح قلعہ مذکور بحضور رساند
ودران صاحب فرمان را شکے پیدا شود
کہ اصلے دار دیا نہ یا تمہید دل شکستن از
معتمد دیگر کہ ہمراہ او رفتہ باشد دریابد
معتمدے دیگر کہ برا و اعتماد کلی باشد
فرستادہ تصدیق نماید زیرا کہ مردم
دنیا براے اغراض خود چہ چیزہا کہ نمی تراشند
وچہ شکستہا کہ بجہت درستی کار خود
نمی دہند اگر گرفتن مفسد وکشایش قلعہ
از و تواند شد چہ بہ از ین والا معتمدے
کہ برا و اعتماد کامل باشد با مردان
شجاع وبہادر برساند تا باغ رود و
گلدستہ تفرج بدست آرد ہر دم

خدا کی طرف سے جانتے جس نے ایسے
مفسدون کو سزایاب کرایا۔

صاحب فرمان جب کسی معتمد کو
کسی قلعہ کے فتح کے لئے بھیجے
اور جب وہ فتح قلعہ کی رپورٹ پیش کرے
اور صاحب فرمان کو اُس مین شک ہو
سچ ہی ہے یا نہین یا اُس معتمد کی جو اسکے ساتھ گیا ہو
دل شکنی کی تمہید سمجھے تو کسی دوسرے
معتمد کو جس پر اعتماد کامل ہو
ذاتی اغراض کی بنا پر خدا جانے کیا کچھ نہین گھڑتے ہین
اور اپنی کامیابی کے لیے دوسرون کو
شکست دیتے ہین اگر قلعہ کا فتح کرنا
اور دشمن کا گرفتار کرنا اوس کے
امکان مین ہو تو پھر اور کیا چاہیے
ورنہ کسی اور معتمد کو جس پر پورا بھروسہ ہو بہادر
سپاہیون کے ساتھ بھیجے تاکہ
وہ کامیابی حاصل کرے اور جو

شجاع و بہادر ہمراہ خواہد بود۔ در ہنر رضای
خاطر او کوشیدہ سُرور بر سرور
خواہد افزود۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ ہرگاہ درمیان اراکین و یا برادران
و فرزندان وغیرہ نزاع شود یا ہم دیگر
صفا دہد۔

دنیانہ منا علیست کہ ارزدہ نزاع

نکتہ۔ ہرگاہ کہ صاحب فرمان کسے
از معتمدان برای انصرام مہمے بفرستد
و او زان جا بنویسد کہ برادران و فرزندان
وغیرہ بحمایت کدام باغی کمر بستہ اند
و باغی می خواہد کہ بر قلعہ در آید چنانچہ
یک روز از ہمین ارادہ سوار شدہ
از قلعہ پائین آمد از خبرداری مردم
نتوانست کہ در قلعہ در آید تا در فتح
قلعہ ہمین سبب است

بہادر اُن کے ہمراہ ہون
اُن کی دلجوئی کرے تاکہ کامیابی پر
کامیابی نصیب ہو۔

صاحب فرمان کو لازم ہے
کہ جب اراکین یا بھائیوں میں
کوئی نزاع پیدا ہو جائے تو اُن کا باہمی
فیصلہ کرا دے۔

دنیانہ منا علیست کہ ارزدہ نزاع

جب کبھی صاحب فرمان کسی شخص کو
معتمدان (خاص) سے کسی مہم کی انصرام کیلئے بھیجے
اور وہ اُس جگہہ پہونچکر لکھے کہ برادران و فرزندان
وغیرہ اُس باغی کی حمایت مین کمر بستہ ہین
اور باغی چاہتا ہے کہ قلعہ مین داخل ہو جائے چنانچہ
ایک روز اسی ارادہ سے سوار ہو کر
وہ قلعہ کے پیچھے آیا تھا لیکن سپاہیوں کی
ہوشیاری کی وجہ سے اندر نہ آسکا چنانچہ
فتح قلعہ مین تاخیر اسی وجہ سے ہوئی ہے۔

لازم کہ بفور رسیدن خبر تدبیر
لائق در محافظت برادران و فرزندان
و مفتوح ساختن قلعہ بہ معتمد مذکور
نوشتہ حوالہ ڈاک منشی نماید کہ بر ڈاک
زود بفرستد نشود کہ باغی مذکور با برادران
و فرزندان بیامیزد۔ و کار ریاست
برہم کند و نمی داند۔ ۵

حقوقِ خدمتِ صد سالہ لعبِ طفلان است
بکشورے کہ در آن کودکان خداوندند

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
ہرگاہ کہ معتمدے برائے کسے از فرزندان
و برادران و اقربا صاحب فرمان
چنان بنویسد کہ صاحب فرمان گونہ
حکم بہ دستگیر کردنش بدہد و بعد
از ان حال بے ادبی و دروغ گوئی
معتمد معلوم شود کہ آن حرفے اصلے
نسبت فرزندان و برادران و

لازم ہے کہ اس خبر کے پہونچنے پر فوراً
برادران و فرزندان کی حفاظت اور
قلعہ کے فتح کرنے کے لئے مناسب تدبیر
معتمد مذکور کو لکھکر ڈاک منشی کے حوالہ کرے
کہ فوراً روانہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ باغی مذکور برادران
فرزندان سے مل کر ریاست کے کام کو برہم کر دے
وہ نہین جانتا ہے۔

حقوق خدمتِ صد سالہ لعبِ طفلان است
بہ کشورے کہ دران کودکان خداوندند

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
جب کوئی معتمد کسی فرزند یا
برادر صاحب فرمان کو یہ
لکھے کہ مجھکو رئیس نے (تمہاری) گرفتاری کا
حکم دیا ہے۔ اس کے بعد معتمد
کی بے ادبی اور جھوٹ جو کہ اُس نے
فرزندان و برادران وغیرہ کے

واقربا کردہ است۔
صاحب فرمان را لازم است
کہ بعد تحقیق سزا اسے لائق درحق دروغ
نویس فرماید وخیالے نہ نماید کہ خود کردۂ
درمان نیست چہ کنم بالفعل سزائش
بر وقت مصلحت وار دزیرا کہ یار باقی
صحبت باقی واگر از فرزندان و برادران
واقربا کسے را کہ درحق آن معتمد مذکور
دروغ نوشتہ باشد نزد خود بطلبد
وبعد ازان دیگر امور۔
زدریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ
وقت رسیدنش برائے استقبال
بہر وضع کہ دستور قدیم باشد بخشی یا
نائبش یا دیگرے را کہ مناسب داند
بامردم فوج بفرستد تا با آئین گرین
آوردہ ملاقات بکناند۔
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم کہ گاہی

کی غلطی معلوم ہوجائے
تو صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
بعد تحقیق جھوٹ بولنے والے کو سزا دے
اور یہ خیال نہ کرے کہ اپنے کئے کا
علاج نہیں ہے مین کیا کرون
پھر کسی وقت دیکھا جائے گا بقول شخصے
یار باقی صحبت باقی اور اگر فرزندان برادران مین سے
کوئی شخص معتمد مذکور کے حق مین جھوٹ لکھے
تو اول روبکاری مین طلب کرے اوسکے بعد
دوسری بات دریافت کرے
زدریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ
اور معتمد کے داخلہ کے وقت قدیم
دستور کے مطابق استقبال کے لئے بخشی
یا نائب بخشی یا دوسرے اہلکار کو جسے
مناسب سمجھے فوج کے ساتھ بھیجے تاکہ وہ
باعزاز تمام لاکر ملاقات کرائے۔
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ

ظلم دیا نیت ظلم نہ نماید زیرا کہ بنیاد ظلم
درجہان اندک بود ہر کہ آمد بران مزید نمود
تا رفتہ رفتہ بجائے رسید کہ حدی نماند

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم ہرگاہ
کہ معتمدے صاحب فرمان را خبر فتح
قلعہ و گریختن باغی بنویسد و گریختن باغی
از اغماض بدسگالان (بدین نیت
تا آن کہ دوکان سرد شدنی گرم ماند)
ثابت شود۔ صاحب فرمان آن را بخدا
سپارد کہ بدلہ آن نمک حرامی
خداوند تعالیٰ خواہد داد و خود در پے
آن نہ باشد درین امر تنگ گرفتن خود آزاری است
اگرچہ نہی این امر در شرع شریف
نیامدہ۔ آدمی را باید کہ مقبول مردم باشد
اما چہ کند کہ این ہم اختیاری نیست

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ظلم یا ظلم کی نیت کبھی نہ کرے کیونکہ ظلم کی بنیاد
پہلے تھوڑی تھی پھر جو آیا وہ اس عمارت کو بڑھاتا رہا
رفتہ رفتہ یہاں تک پہونچی کہ جس کی کوئی حد نہ رہی
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جس وقت
معتمد کسی قلعہ کی فتح کی خبر پہونچاوے
اور باغی کی فراری کی اطلاع دے اور باغی کا بھاگ
جانا کسی بدخواہ کی چشم پوشی سے ثابت ہو
(محض اس خیال سے کہ گرم بازاری قایم رہے)
اس حالت میں صاحب فرمان اس معاملہ کو خدا کے
سپرد کر دے کہ وہ خود ہی منتقم ہے۔
اور آپ اُس کے پیچھے نہ پڑے
اس معاملہ میں سختی کرنا اپنے کو تکلیف دینا ہے اگرچہ
شریعت میں اس امر کی نسبت کوئی ممانعت
نہیں ہے۔ آدمی کو مقبول خلایق ہونا چاہیے لیکن
کیا کرے یہ بھی امر اختیاری نہیں ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم است
کہ کسے را از مدعیان قید نہ نماید و
و مقدمۂ کہ قابل فیصلہ شریعت غرا شود
او را بقاضی القضاة رجوع کند تا موافق
شریعت غرا فیصل شود بشرطیکہ قاضی
متدین باشد۔ صاحب فرمان را
لازم کہ وقت دادن عہدہ قضا، قاضی
را صالح و متقی و متدین کہ چشم بر ایں و آں
نہ دارد و در انفصال قضایا حق وحساب
منظور دارد۔ دیدہ و فہمیدہ بر قضا
مامور نماید۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم کہ
ہر کسے از معتمدان خود بہتر و خوب
خدمات، و ترددات نماید، و حالش
از عریضۂ او و یا از خارج دریابد بے طلب و
از سرفرازی و عنایات جاگیر و اضافہ،
خلعت مالای مروارید و شمشیر و فیل

صاحب فرمان کو لازم ہے۔
کہ کسی مدعی کو قید نہ کرے اور
اور جو مقدمہ فیصلہ شرعی کا محتاج ہو
اوس کو قاضی القضاة (سب سے بڑا قاضی
جو بمنزلہ چیف جسٹس کے ہو) سپرد کریں تا کہ شریعت کے
مطابق فیصلہ ہو بشرطیکہ قاضی متدین ہو۔ صاحب فرمان کو
لازم ہے کہ قضا کا عہدہ سپرد کرتے وقت یہ دیکھ
لے قاضی صالح، پرہیزگار، اور ایماندار ہو اور وہ
کسی کی رعایت نہیں کرے گا اور فیصلہ
مقدمات میں سچ کا طرفدار ہوگا، اوسی کو
مقرر کرے۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ
جب کوئی معتمد اچھا کارگزار ہو
اور اوس کا حال خود اوس کی
تحریر سے یا خارجاً معلوم ہو تو بغیر اوس کی
طلب کے جاگیر، اضافہ، خلعت
موتی کا کنٹھا، شمشیر، ہاتھی،

وپالکی وپیچ وغیرہ محروم نہ دارد زیراکہ
معتمدان بہتر ومتدین امانت ودیانت دار
وخیرخواہ گاہے از ہیچ اشیاء مرقومہ
بالا نمی طلبد وجانفشانی رابہ خدمت
فروشی مبدل نمی کند وبہ ارادہ گردن
سرگروہ سرداران سرگردان نمی نماید۔
نکتہ۔ صاحب فرمان اگر باغے تیار کند
بہتر است کہ طراوت باغ حیات بخش
می شود وبرہمہ دیگر اماکن از آراستگی
اشجار وپرورش اثمار۔ وصفائی آبگینہ
وحیاض وترتیب نہالان واجرائے
انہار توجہ مفرط دارد۔ ویک داروغہ
دیانت دار فہمیدہ وسنجیدہ برائے او
بگذارد کہ او ہمیشہ خود رفتہ در ترتیب وخرمی
آن موکد بودہ باشد والا یک بار خود
ہر روزہ رفتہ کما ینبغی تقید ترمیم وتصفیہ
عمارات ورباض پرداختہ باشد وجمیع

پالکی اور پیچ وغیرہ سے محروم نہ رکھے
کیونکہ اچھے معتمد جو امین و دیانت دار
و خیرخواہ ہون وہ کبھی ایسی چیزین
خود نہین مانگتے ہین نہ جان فروشی کو خدمت فروشی سے
تبدیل کرتے ہین اور وہ یہ بھی نہین چاہتے کہ
محض اپنے تفوق کیلئے رئیس کو پریشان کرین۔
صاحب فرمان اگر باغ تیار کرے تو بہتر ہے کیونکہ باغ کی ترو
تازگی روح افزا ہوتی ہے اور صدر مقام کے علاوہ
دوسرے مقامات مین بھی درختون کی
آرایش اور میوہ دار درختون کی پرورش
اور صفائی نالی اور حوض اور درختون کے
لگانے اور نہرون کی نکالنے مین خاص توجہ رکھے
اور ایک داروغہ مقرر کیا جائے جو ایماندار
اور سمجھدار ہو جو خود ہمیشہ باغ کے اندر رہکر
اُس کی درستی و سرسبزی کی تاکید کرتا رہے
اور روزانہ ایک مرتبہ جا کر بیت در مکان
مکانات اور باغات کی دیکھ بھال مین مصروف رہے

کیفیات کم و بیش آن دیدہ و تفصیل عمارات
وانہار واشجار و بقولات دمیدہ وگل
بقید تحریر دارد و بل نقشہ تیار نمودہ
نزد خود دارد، و ہر سال ہمین طریق
نقشہ برای دریافت کم و بیش آن،
نوشتہ باشد و بعد بیشتر تکدمہ برای
مرمت شکست وریخت آن ہا مقرر نماید
افسوس کہ تعمیر خزانۂ دل نہ کردیم وہم چو
اطفال در لعب و اشتغال در باختیم قطعہ

افسوس کہ عمر رفت ہشیاری نیست
دردا کہ امید خویشتن داری نیست
گفتم کہ چو بیدار شوم روز بود
ہیہات کہ روز رفت و بیداری نیست

نکتہ - ہرگاہ کسے از ناظمان در کارخانۂ
ریاست، جانفشانی، و تنبیہ مفسدان و
استمالت رعایا نماید صاحب فرمان را

سـ۵ صید در دام کردن ۱۲

اور تمامی امور کو دیکھ کر تفصیل عمارات
انہار، اور اشجار کی اور سبزہ کیاریان
جس مین ترکاریان یا وہ جس مین پہول اُگے ہون
اُسکی کیفیت لکھے اور اس کا نقشہ اور صرفہ کا
بل تیار کرکے اپنے پاس رکہے اور اسی طرح ہر سال نقشہ
کمی و بیشی کا لکہا کرے اور ختم تعمیر کے بعد
تکدمہ مرمت کا بہی مقرر کرے افسوس ہے کہ
ہم نے خزانۂ دل کی تعمیر نہین کی اور بچون کی طرح
کہیل اور شکار مین وقت ضائع کر دیا۔

افسوس کہ عمر رفت ہشیاری نیست
دردا کہ امید خویشتن داری نیست
گفتم کہ چو بیدار شوم روز بود
ہیہات کہ روز رفت بیداری نیست

ناظمون سے جب کوئی کارخانہ ریاست مین
جانفشانی کرین، مفسدون کی تنبیہ
کرین، اور رعایا سے اچہا برتاؤ کرین تو صاحب فرمان کی

لازم کہ بہ عنایات و اضافہ سرفراز فرماید
و بنویسد کہ این مراتب کہ بدیدہ آید در
جلدوے آن کارہا است کہ از ایشان
بر آمد اگر ہمین قسم فدویت و جانفشانی
و کارہاے دیگر از ایشان خواہد بر آمد
بہ عنایات دیگر ہم امتیاز خواہند یافت
و بہ مرتبہٴ بلند تر از ین مرتفع خواہند شد

نکتہ۔ ہرگاہ کسے از ناظمان بمیرد صاحب
فرمان را لازم کہ جہت انصرام کاروبار
ضلع متعلقہٴ او یکے را از دو کس آدم
کاردان بامشورہٴ معتمدان و ارکین ریاست
و تامل اندیشی اکار فرمودہ بر عہدہٴ مذکور مامور نماید

نکتہ۔ ہرگاہ کہ کسے از معتمدان و ارکین
و فرزندان و برادران بہ مقدمہٴ کسی تامل
اندیشی را کار نہ فرمودہ حال و خوب نویسد
صاحب فرمان را لازم کہ با او بنویسد
کہ معتمدان و ارکین و فرزندان و برادران

لازم ہے کہ ان پر عنایت کیجاوے اور ترقی سے
سرفراز کئے جائین اور ان کو تحریر کیا جاوے کہ یہ عزت
افزائی اُن خدمات کے صلہ مین ہے جو تم سے نمایان
ہوئی ہین اگر اسی قسم کی فدویت اور جانفشانی
اور دوسری کام تم سے انجام پذیر ہون گی تو دیگر
عنایات سے ممتاز کئے جاؤگے اور موجودہ
درجہ سے اور بھی درجہ بلند کر دیا جائیگا۔

نظار ریاست مین سے جب کسی کا انتقال ہوجاے
تو صاحب فرمان کو لازم ہے کہ اوس کے
ضلع کے کام کے لئے دو ایک تجربہ کار لوگون مین سے
ایک کو انتخاب کر کے معتمدین اور ارکین کی
مشورے اور غور و فکر کے بعد عہدہ مذکور پر مقرر کرے

معتمدان، ارکان، فرزندان اور
برادران مین سے جب کوئی کسی مقدمہ مین بانجام
کار پر نظر نہ کر کے اچھی روداد نہ لکھے
تو صاحب فرمان کو لازم ہے کہ ان سب کو لکھے
کہ ہر امر مین تحقیق کامل کرنا چاہئے

در ہر امر تحقیق مدقق بکند کہ بہ یک اقرار
و انکار مقدمہ تمام شود و در انفصال مقدمات
اعتبار حجت غالب را منظور ندارند و از این
قسم مردم بیشتر بودہ اند و درین وقت کہ
ایمان ضعیف و شیطان قوی است
تحقیق کامل و راستی گوئی کجا؟ ہر کہ
حق می کند ہمہ جا معزز است و حق با او دارد
راستی موجب رضائے خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
راستی ہر کار انسان را می آراید ۵
این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
لازم کہ حال او مفصل تحقیق نمودہ معروض
دارید کہ از وحق و باطل علیحدہ نمودہ فیصلہ شود
نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم کہ ہر کسے
از معتمدان و ارکان ریاست در استرسال
احکام تاخیر بسیار کند۔ صاحب فرمان آنرا

تاکہ ایک ہی اقرار اور انکار
مین مقدمہ فیصل ہو جاوے اور فیصلہ
مقدمات مین جو پلہ بھاری ہو وہ قابل
اعتبار نہین ہے کیونکہ اس زمانہ مین ایمان
کمزور ہو گیا ہے اور شیطان غالب ہے
تحقیقات کامل اور سچائی باقی نہین ہے
(لوگ) حق پر ہین وہ ہر جگہہ معزز ہین اور سچائی دین کے تنہا ہے یاد رکھو
راستی موجب رضائے خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
سچائی آدمی کی ہر کام کو آراستہ کر دیتی ہے۔
این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
لازم ہے کہ مقدمہ کا مفصل حال تحقیق کر کی عرض کرو
تاکہ حق و باطل کو علیحدہ کر کی فیصلہ کیا جا سکے۔
صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جب کوئی شخص
معتمدان و ارکان ریاست مین سے ارسال
احکام مین بہت تاخیر کری تو صاحب فرمان کو چاہئے

دیده و فهمیده کارہاے متعلقه اش کم نماید
واگر او موجود نه باشد وکیلش را یا کسے راکه
از او عهده بالا داشته باشد تاکید بنویسد
و حلم نه کنند ع

راست ناید خواجگی با بندگی

وصاحب فرمان نیز بر خود چنان نظام
دارد که کار امروز را به فردا نه گذارد

نکته ۔ صاحب فرمان را لازم که اگر کدام
معتمد به کدام عهده بفرستد دستور العمل کارہاے
متعلقه اش نوشته باو بدهد او را بگوید که
کارہاے مفوضه خود را مطابق دستور العمل
اجرا نماید و اگر کدام مقدمه زیاده از دستور العمل
بر آید حال مفصل آن نوشته با تجویز خود ارسال
دارد و هرگاه که معتمد مذکور صاحب فرمان را
کیفیات پرگنات چه خالصه چه جاگیر
بنویسد صاحب فرمان جوابش مفصل
نوشته زود نزدش برساند۔

کہ اوس کے متعلقہ کام کو دیکھ کر کچھ کم کردے
اور اگر وہ موجود نہ ہو تو اوس کے وکیل کو
یا اور کسی شخص کو جس کا عہدہ اوس سے بڑا ہو تاکید لکھی
اور حلم کو دخل نہ دے کیونکہ ۔ ع

راست ناید خواجگی با بندگی

اور صاحب فرمان خود بھی یہ التزام کرے
کہ آج کا کام کل پر نہ اوٹھا رکھا جاے ۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ اگر کوئی معتمد کسی
عہدہ پر بھیجا جاے تو اوس کی متعلقہ خدمت کا
دستور العمل لکھ کر اوس کو دیدے اور تاکید کردے
کہ اپنے متعلقہ کام کو ہدایت کے مطابق انجام دے
اور اگر کوئی ایسا مقدمہ ہو کہ جس کی نسبت دستور العمل
مین کوئی ہدایت نہ ہو تو اوس کی پوری کیفیت
تحریر کر کے اپنی تجویز کے ساتھ ارسال کرے اور جب کبھی معتمد
مذکور صاحب فرمان کو پرگنات کی کیفیت خواہ وہ
جاگیر کی ہون یا خالصہ کے لکھے تو صاحب فرمان
اوس کا مفصل جواب لکھ کر واپس کردے ۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم ہرگاہ کہ
بخشی فوج را با توپ و فوج برای فتح
قلعہ تعین نماید تا سرانجام ہمان کار دیگر
کار باو نہ سپارد زیرا کہ تا تصفیہ آن
کار دیگر براو گذاشتن در عین کار متردد
ساختن است و تا فتح قلعہ توپ ہارا
برای انصرام کار نزدش بدارد و نقشہ
طرح قلعہ و مورچال و خندق با کیفیتش
از بخشی بطلبد و بہر سمتے کہ تختہ سنگلاخ
کہ از نقب زدن متعذر معلوم شود حکم دہد
کہ در آن جا دو سہ دمدمہ سرکوب
تیار کنند تا از تصادم ضرب توپ ہا
تزلزل محصورین و ارکان حصار
در افتد و زود این عقدہ کشاید۔

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جب کبھی
بخشی کو فوج اور توپ خانہ کے ساتھ کسی قلعہ کے
فتح کے لیے متعین کرے تو جب تک وہ اس کام کو
ختم نہ کرے دوسرا کام اُس کو سپرد نہ کرے کیونکہ
ختم کام کے پہلے دوسرا کام سپرد کرنا اُس کو
پریشانی میں مبتلا کرنا ہے اور فتح قلعہ تک
توپوں کو اُس کے پاس رہنے دے اور بخشی فوج سے
قلعہ کا نقشہ مورچال اور خندق کی کیفیت
طلب کرے اور جس سمت میں چٹان ہو اور
اس میں نقب لگانا دشوار ہو اُس جانب
تیاری دمدموں کا حکم دے
تاکہ سلاسل گولوں کے پڑنے سے
محصورین اور ارکان کے دل ہل جائیں
اور جلد عقدہ کشائی ہو۔

نکتہ۔ صاحب فرمان را لازم کہ ہرگاہ
کہ کسے از معتمدان و ناظمان حال خرابی
محالات ضلع خود بسبب چہاؤنی وغیرہ

صاحب فرمان کو لازم ہے کہ جب کوئی
معتمد اور ناظم اپنے ضلع کی خرابی
پرگنات کا حال لکھیں کہ ڈاکوؤں نے اس پرگنہ میں چھاؤنی

نوشتہ درخواست فوج جنگی برائے
گوشمالی آن گروہ شقاوت نشان
نماید صاحب فرمان را لازم کہ بعد
دریافت حالات آن اگر جماعت
کثیر باشد یکے را از افسران کلان
فوج با فوج جنگی با جمعیت شائستہ
بہ آن طرف فرستند

ڈالی ہے اور وہ ان کی گوشمالی کے لئے فوج
طلب کریں تو رئیس کو چاہئے کہ بعد
دریافت حال اگر تعداد ڈاکوؤں کی
زیادہ ہو تو کسی بڑے فوجی افسر کی
ہمراہی میں جنگی فوج ایک شائستہ
جماعت کے ہمراہ اس علاقہ میں
روانہ کرے۔

تمام شد